

UTL AT DOWNSVIEW



D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 13 20 04 01 023 3

CT
1504
S46
1922

Siddiqi, Muhammad Shamsuddin
Tarikh-i shamsiyah

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

CT
1904
546
1922



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمہید

وجہ الیقیناً رخ ہذا ایک روز مجھے بزرگان سلف کے حالات معلوم کر نیک خیال ہوا۔ خاندان کے موجودہ بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر بغرض استفادہ استفسار کیا۔ صرف چند ہی حضرات کو اپنے بزرگوں کے تفصیلی حالات سے فی الجملہ باخبر پایا۔ اُسی وقت میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ جب ہمارے بزرگوں کو اپنے آبا و اجداد کے حال سے کما حقہ واقفیت نہیں ہے تو ہماری آئندہ نسلیں کیا خاک اپنے سلف کے کارناموں سے خبردار ہو سکتی ہیں۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے ارادہ کر لیا کہ موجودہ بزرگوں کے وجود کو غنیمت جان کر جس قدر حالات ان سے معلوم ہو سکیں قلمبند کر لینا چاہئے ورنہ تھوڑے ہی دنوں میں وہ بھی نسیانیا ہو جائیں گے۔ مجھے اپنے اشغال ملازمت اور دیگر امور سے بہت کم فرصت ملی تاہم میں نے قصہ کی تکمیل میں حتی الوسع سعی و باجوندہ یا بندہ آخر میں مقبر بزرگوں کے

متواتر شہادتوں سے تحقیق کر کے ایک حد تک حالات جمع کر لئے۔ پھر مجھے ان
 فرامین و نوشتہ جات کی تلاش ہوئی جو شاہان ماضیہ و وزراء ملتدہ بایہ
 وریڈینٹ صاحبان دولت انگلشیہ ہمارے بزرگوں کے نام و قفا فوقاً تحریر
 فرمائے رہے ہیں۔ چونکہ مجھے ابتداء سے تاریخ دانی کا شوق رہا ہے اس لئے
 بڑی جدوجہد سے تھوڑے ہی عرصہ میں میں نے ایک معتد بہ مواد پیدا کر لیا۔
 اور سب واقعات مرتب کر کے ایک رسالہ کی صورت میں لکھنا شروع کر دیا
 میری طبعی مناسبت کے سبب سے مجھے اس کام سے نہایت دلچسپی رہی
 اور بہت جلد تاریخ شمسیہ تیار ہو گئی۔ میں نے اس کام میں علاوہ اپنے بزرگوں
 کے (جن کا شکریہ ادا کرنا مجھے لازم ہے) پرانے کاغذات اور حیدر آباد کے
 قدیم و معتبر تاریخوں سے بھی مدد لی ہے اور جن واقعات کا مجھے ذاتی علم تھا۔
 ان کو تفصیل سے لکھا ہے تاکہ آئندہ نسلوں کو اپنے خاندان کے حالات سے
 اچھی طرح واقفیت رہے حقیقت میں اس کی سخت ضرورت ہے کہ اپنے
 بزرگوں کے حالات قلمبند رہیں۔ اگر مورخین وقت بوقت حالات قلمبند
 نہ فرماتے تو آج ہم دنیا کے حالات سے نا آشنا محض رہتے۔ غرض کہ واقعات
 کا قلمبند رکھنا جس قدر مفید و کارآمد ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

بنابراں میں نے جرات کر کے چند اوراق اپنے معمولی سیدھی سادھی عبارت
 میں بلا کسی تکلف کے لکھ دیے ہیں تاکہ آئندہ نسلوں کو اپنے اسلاف کا صحیح

حال معلوم کرنے میں وقت نہ ہو۔

یہ کتاب مشتمل ہے دو طبقوں اور چند فقرات پر اور آخر کتاب میں میں
خاندان کا وہ شجرہ بھی ہسلاک کر دیا ہے جن کا سلسلہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

جہاں سے مجھ کو حالات لکھنا منظور ہے وہ ہمارے خاندان کے جدِ
حضرت شاہ عبدالغفور صاحب قدس سرہ ہیں جو خاص احمد آباد گجرات کے
متوطن تھے۔ آپ نواب آصف جاہ بہادر مغفرت مآب کے ہم عصر تھے
اور نہایت مقدس رہنمائے طریقت اور راز داں حقیقت تھے۔ آپ سے
سلسلہ عشیقہ حینکیہ جاری ہوا۔ آپ کو سلسلہ قادریہ حضرت شیخ محمد علی قدس
سے اجازت حاصل تھی جو حضرت شیخ حسام الدین محمد فرخ چشتی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ
کے خلیفہ خاص تھے گویا حضرت شاہ عبدالغفور صاحب قدس سرہ کو حضرت
پیران پیر دسگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت میں اکیسواں واسطہ تھا۔
غرض شاہ صاحب قدس سرہ سے پیری و مریدی کا سلسلہ جاری رہا۔
آپ کے دو صاحبزادے تھے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) مولانا حکیم عبدالقادر خاں صاحب محی الدولہ اول۔

(۲) مولانا حکیم جعفر بایراں صاحب محی الدولہ دوم۔

پس ان دو صاحبزادوں کی انسلوں کی کیفیت دو طبقوں میں مذکور ہے۔

اور طبقہ اول دو فصلوں پر شامل ہے اور ہر فصل خند فقرات پر محتوی ہے۔
 مولانا عبد الغفور صاحب مرحوم نے شب چہارم محرم الحرام میں
 انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار گجرات میں بمقام احمد آباد اندرون شہر واقع ہے
 باوصف کوشش کے سال وفات کا پتہ نہیں چلا۔



طَبَقَةُ اَوَّلِ

متعلق خاندانِ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبِ کنی
 طبیب اور حکیم حکیم انوار الدین قایم خان بہا

ف۔ آپ نے التجری میں تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد نامور شاہ
 سے استفادہ کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں جمیع علوم معقول و منقول اور فنِ طب میں
 پورے ماہر اور فاضل ہو گئے۔ آپ کو اپنے قبلہ گاہِ حضرت شاہ عبدالغفور صاحب
 قدس سرہ سے بیعت و غرقہ خلافت حاصل تھا۔ آپ نہایت خلیق اور ذی مرد
 تھے۔ آدابِ پیری کا بہت خیال تھا اور اپنے پدر بزرگوار کے حد درجہ کے
 اطاعت گزار تھے بیان کیا جاتا ہے کہ مولانا عبدالقادر صاحب کے خواب میں
 ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد
 ہوا کہ دکن میں ہدایت کی غرض سے جا۔ مولانا صاحب تعمیلِ حکم نبوی پر آمادہ ہی
 تھے کہ آپ کے والد حضرت شاہ عبدالغفور صاحب نے بھی اس رمز سے واقف

ہو کر اپنے صاحبزادے کو ارشاد فرمایا کہ تم تقیل حکم بنوئی میں کیوں تاخیر کرتے ہو۔
تب تو مولانا صاحب بالکل آمادہ و مستعد ہوئے اور صرف تنہا اور نگاہاً
کا راستہ لیا اور شاہ مسافر صاحب کے تحفہ میں اقامت گزریں ہوئے۔ چونکہ
آپ ذی علم تھے لہذا آپ کو علماء سے ملاقات کا بھی شوق تھا۔ جب آپ نے سنا
کہ اورنگ آباد میں ایک عالم مولوی قمر الدین صاحب ہیں فوراً اُن کی
ملاقات کیلئے روانہ ہوئے جب اُن کے مکان پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ
میرزا ہد اور قاضی مبارک کے تدریس میں مصروف ہیں۔ مولانا صاحب نے
خوش ہوئے اور صحن میں کھڑے رہ گئے اور دیر تک مولوی صاحب اور اُن کے
شاگرد کی باہمی بحث کو سماعت فرماتے رہے۔ آخر میں مولوی صاحب نے
ملاقات فرمائی مولوی صاحب نے بھی مولانا صاحب کو صوف سے نہایت عزت و
سے ملاقات کی۔

شہر اورنگ آباد میں اس بات کا چرچا ہو گیا کہ ایک نئے عالم مولوی صاحب
کے پاس جہان آئے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ اُس کی اطلاع جناب آداب
صوبہ دار اورنگ آباد کو ہوئی۔ چونکہ اُس زمانہ میں منجانب بادشاہ دکن صوبہ دار
کو حکم تھا کہ مجبور و رد کسی فضل و ذی علم کے سرکار میں اطلاع ہوا کرے لہذا
شاہ دکن کو اس کی اطلاع دی گئی۔ اسی اشار میں صوبہ دار کی لڑکی علیل ہو گئی اور
عرصہ تک علالت کا سلسلہ جاری رہا۔ اطباء وقت نے اُس کی صحت سے

نامیدی ظاہر کی۔ ایک روز حکیم صاحب صوبہ دار کے پاس حسب الطلب گئے اور اُن کو متفکر دیکھا اور سبب تفکر کا دریافت کیا۔ صوبہ دار نے تمام حالات مرض مزمنہ کے بیان کئے حکیم صاحب نے کہا کہ اگر ایک نظروہ لڑکی مجھے بتلائی جائے تو میں بھی دیکھ لوں گا۔ صوبہ دار نے کہا کہ کیا آپ کو فن طب میں بھی دخل ہے حکیم صاحب نے کہا کہ ہاں کچھ جانتا ہوں۔ صوبہ دار صاحب چونکہ اُس لڑکی کی زندگی سے ناامید ہو گئے تھے بتلادیا۔ حکیم صاحب نے لڑکی کو دیکھا۔ اُس لڑکی نے کہا کہ اگر میں زندہ رہ سکتی ہوں تو علاج کیجئے ورنہ بیفائدہ ہے۔ حکیم صاحب نے براہِ ظرافت فرمایا کہ تم زندہ رہو گی اور بعدِ صحت شادی ہو گی اور مجھ جیسا بنو تم کو ملیگا حالانکہ اس وقت آپ جوان تھے آخر کار علاج شروع ہوا اور تھوڑے ہی دنوں میں مرضیہ کو صحت ہوئی۔ صوبہ دار نہایت خوش ہوئے اور چاہا کہ حکیم صاحب سے ہی اُس لڑکی کا عقد ہو جائے۔ الغرض اُس لڑکی سے حکیم صاحب نے شادی کی جن کا نام جمیلہ بیگم صاحبہ تھا اُن کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے :-

(۱) محمد علی صاحب المخاطب بہ قادر یا رخاں بہادر

(۲) محمد حسین صاحب المخاطب بہ قادر نواز خاں بہادر

بیان کیا جاتا ہے کہ مولانا عبدالقادر صاحب کی شادی جمیلہ بیگم صاحبہ کے ساتھ نواب نظام علی خاں بہادر کے حکم و اصرار سے ہوئی۔ فاطمہ بیگم سابقہ بی بی کے بطن سے صرف محمد جلال الدین خاں تولد ہوئے اور لا ولد فوت ہوئے۔ اس لئے

مقدم الذکر دونوں صاحبزادگان کا حال دو فصولوں میں مذکور ہے۔

جب نواب نظام علیاں بہادر سر آرائے دولت آصفیہ ہوئے تب

نواب معراج نے مولانا صاحب کی قدر کی اور مختب صدر الصدور بلکہ حیدر

مقرر فرما کر خطاب حکیم احکام قادریاں محی الدولہ بہادر ممتاز کیا اور جاگیر

مواضع چکوروتر کا پٹی و گورم چرو گندم گوڑہ وغیرہ سے سرفرازی بخشی جاگیر

کی سند ۱۸۰۰ ہجری کی ہے جس میں حکیم احکام کا لفظ درج ہے اور من بعد مختلف

سنین میں بہر بادشاہ کے عہد میں اس کی تجدید ہوتی رہی۔ الغرض ۱۸۰۰ ہجری

میں تعمیر استیصال مولانا صاحب نے اورنگ آباد میں انتقال کیا اور وہیں

ہوئے۔ آپ کا فرار محلہ نواب پورہ کے متصل جعفر دروازہ کے باہر املی کے

درخت کے نیچے واقع ہے۔

یا نبی انتقال حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب شاہ معین الدین صاحب خلیفہ حضرت

آنکہ سلطان و اعلیٰ بن بود	ہم سر اج تحقیقین بودہ
گویم از خوش اولیا ہر جا	کہ بد او شاہ و سرور عرفاء
نام او عبد قادر است عیاں	چینی الاصل صاحب جہاں
ہند ہم از جادوی الاخری بود	رو چہ کہ انتقال نمود
صد و ہشتاد و ہشت بعد ہزار	بود از ہجرت احمد مختار
روح اللہ دوحہ آبکا	بسنی و الہ الشکلاء

از میر غلام علی صاحب رشید

عبد قادر بود قادر یار خاں	عارف ذات خدار و شن ضمیر
ہفتیم بود از جمادی الثانیہ	روز جمعہ کان ولی بنیظیر
اگر دجلت سوئے فردوس رسید	در جوار رحمت رب قدیر
حافظ حال مریدانش خداست	از طفیل ذات آں شیخ کبیر
اگفتم از بہر حساب سال او	بود عبت القادرم یک سنگیر

آپ کے انتقال سے نواب نظام علی خاں بہادر کو سخت رنج ہوا۔ لہذا مرحوم کے پسماندگوں سے ہمدردی فرمائی گئی اور چونکہ وقت انتقال حکیم صاحب کے دونوں صاحبزادے صغیر سن تھے اس لئے حکیم صاحب کے بھائی حکیم محمد جعفر یار خاں صاحب بحکم نواب نظام علی خاں بہادر احمد آباد سے طلب ہوئے اور اُن کو حکم دیا گیا کہ خدمت صدارت کا کام انجام دیں۔ چنانچہ ایک عرصہ تک یوں ہی نیابتہ کام چلتا رہا۔ جب قادر یار خاں وقادر نواز خاں صنائے شعور کو پہنچ گئے تو اس وقت اُن سے لوگوں نے کہا کہ آپ لوگ اپنی پدری جگہ سنبھال لیں۔ آپ کے چچا آپ لوگوں کے طرف سے نیابتہ کام کر رہے ہیں تو قادر یار خاں صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے چچا کے پاس خدمت کا رہنا۔ گویا ہمارے ہی پاس رہنا ہے۔

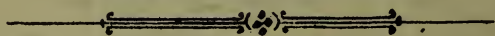
الحال خدمت صدارت حکیم جعفر یار خاں صاحب ہی سے متعلق رہی

لیکن منجملہ جاگیرات عطا شدہ کے چند مواضع قادر یار خاں اور قادر نواز خاں کو عطا فرمائے گئے باقی مواضع اور خدمت صدارت بدستور حکیم جعفر یار خاں ہی سے متعلق رہی اور چونکہ قادر یار خاں اول کی صاحبزادی عزت یار خاں دہلی محی الدولہ ثالث سے منسوب تھیں اسوجہ سے بھی قادر یار خاں اور قادر نواز خاں کو حکیم جعفر یار خاں کے گھرانے میں خدمت کے رہنے سے غدر نہ تھا۔

تذکرہ آصفیہ کے صفحہ ۹۵ میں مذکور ہے (حکیم قادر یار خاں کے حاوی علوم صوری و معنوی بود باستقلال تعلقہ احتساب فرخندہ بنیاد سرفراز شدند) اور اسی کتاب سے پایا جاتا ہے کہ ربیع الاول ۱۲۰۱ھ ہجری میں یہ سرفرازی ہوئی ہے۔ تیغ مکھن لال کے صفحہ ۳۷ سے پایا جاتا ہے کہ قادر یار خاں محی الدولہ اول عہد صلابت جنگ بہادر میں وارد دکن ہوئے اور صوبہ برار میں حضرت غفران مآب کی ملازمت سے سرفراز ہوئے اور اسی زمانہ میں صدارت کی خدمت آپ کے تفویض ہوئی۔ نگارستان آصفی مولفہ منشی التفات حسین صاحب مرحوم میرنشی رزیدنشی تحریر کردہ ۱۲۰۲ھ ہجری صفحہ ۷۷ سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ پرانے کاغذات سے پایا جاتا ہے کہ جمیلہ بیگم صاحبہ کے بطن سے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں۔ دونوں صاحبزادیوں نے اپنی والدہ کے روبرو انتقال کیا۔ اولاد کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

(۱) قادر یار خاں صاحب - (۲) قادر نواز خاں صاحب -

(۳) پیاری بیگم صاحبہ۔ (۴) شہدی بیگم صاحبہ۔
 آپ کی دوسری منکوحہ سوسن نام کے بطن سے ایک لڑکی امۃ السلام بیگم
 پیدا ہوئیں۔ اُن سے دو لڑکے ہوئے۔
 شرف الدین صاحب عرف شرف میاں۔
 اور حمید الدین صاحب۔



فصل اول

متعلق خانہ ادریس قایم خانانی خلفِ حضرت شاہ
القادر صاحبِ طرب لہ تبارہ اول
عبد صابینہ مخا بنو امحی الد قادی خان

من آپ جمیلہ یکم صاحبہ کے بطن سے شہ اسمہ بھری میں تولد ہوئے
اد جبکہ آپ کی عمر نو سال کی تھی اسوقت آپ کے والد قضا کر گئے لیکن ہمراہ اپنے
عمم بزرگوار کے نواب نظام علی خاں بہادر کے دربار میں ہمیشہ حاضر رہا کرتے
تھے اس کے بعد نواب سکندر شاہ بہادر کے دربار میں خود جاتے اور عرض
و معروض کی عزت بھی حاصل کیا کرتے تھے آپ اور آپ کے بھائی صاحب نے
اپنے زمانہ میں محلہ پتھر گئی سر راہ ایک مسجد بھی بنائی جو اسوقت تک موجود ہے
مسجد کا حوض اور صحن بعد کو تیار ہوا ہے۔ مسجد کی صفائی وغیرہ کے لئے
پیشکامہ نواب سکندر شاہ بہادر سے سیپ کا چونہ عنایت ہوا تھا گویا اس
یہ مسجد امداد شاہی سے تیار ہوئی ہے۔ گلزار آصفیہ کے صفحہ (۹۰) کے

دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غفران مآب کے مقبرہ و جالی قادر یار خاں اور
 قادر نواز خاں کے اہتمام سے تیار ہوئی ہے۔ تزک آصفیہ کے
 صفحہ (۲۸۵) سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱۹۵ھ ہجری میں آپ اور آپ کے
 بھائی صاحب پیشگاہ نواب نظام علی خاں بہادر سے بخطاب صل و اضا
 ہفت صدی سرفراز تھے۔ آپ علاوہ علوم ظاہری کے علوم باطنی کے
 بھی بڑے واقف و کامل اور بڑے عامل بھی تھے۔

روایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ علاوہ چھ فرزندوں کے آپ کو ایک اور
 فرزند محمد ظاہر نامی بھی تھے جو آپ کو بہت عزیز تھے مگر چونکہ انھوں نے
 کم عمری میں انتقال کیا اس لئے اُن کے انتقال کا آپ کو بیدارِ رنج و ملال تھا
 چنانچہ آپ اسی رنج کے باعث حضرت حسین شاہ ولی صاحب قدس سرہ
 کے درگاہ میں جانے مقیم ہوئے۔ اتفاقاً ایک روز آپ پر مردہ خاطر افسردہ
 دل سر راہ تشریف رکھتے آتے ہندوستان سے ایک قافلہ گروہ کثیر کا درگاہ
 سے ہوتا ہوا بلدہ کو جا رہا تھا اس میں ایک صاحب مقدس صورت فرشتہ سیت
 حضرت شیخ جمی حالی صاحب قدس سرہ بھی شریک تھے جب قریب پہنچے
 تو حضرت موصوف نے قادر یار خاں صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ
 قادر یار خاں دل لگی اُس سے کرنی چاہئے جو ہمیشہ کے لئے اپنا رفیق ہو۔
 ایسے شخص سے محبت کرنا کیا فائدہ دے سکتا ہے جو خود فانی ہو اس کے بعد

قافلہ بڑھ گیا۔ قادر یار خاں صاحب کو حیرت ہوئی کہ میں تو ان حضرت سے مطلق
 واقف نہیں تھا اور نہ وہ مجھ سے۔ پس میرے نام اور میرے دل کے حال سے
 ان کو کیوں کرواقفیت ہوئی۔ غرض اسکے بعد خان صاحب بلدہ حیدر آباد میں
 داخل ہو کر حضرت شیخ جی حالی صاحب کی خدمت شرف حضور میں سے ممتاز
 ہوئے اور بیعت کی درخواست فرمائی۔ حضرت شیخ جی صاحب قدس سرہ نے
 ابتداء بیعت سے انکار فرمایا۔ لیکن جب خاں صاحب کا اصرار زیادہ ہوتا
 گیا تو ارشاد ہوا کہ تم اپنے درباری لباس سے مع سامان مریدی پیادہ پاؤ
 تو البتہ میں تم کو مرید کر سکتا ہوں۔ اس سے غالباً شیخ جی صاحب کا مطلب
 یہی تھا کہ نہ قادر یار خاں اس طریقہ سے میرے پاس آئینگے نہ میں انکو مرید کر سکا
 کیونکہ قادر یار خاں صاحب فی الحقیقت ایک امیر تھے اور سلاطین وقت کے
 دربار میں جایا کرتے تھے۔ غرض قادر یار خاں صاحب مطابق ارشاد کے درباری
 لباس پہن اور کشتی سر پہنے کر پیادہ پاروانہ ہوئے۔ شیخ جی صاحب قدس سرہ
 نے دور سے خاں صاحب کو آتا ہوا دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ قادر یار خاں صاحب
 پیچھے پڑے ہیں اور ہمارے امتحان میں کامل اُترے۔ بہر حال اس کے بعد
 خاں صاحب بیعت سے سرفراز اور اپنے پیر کے فیضان سے بہرہ ور ہوئے
 آپکو حضرت شیخ جی صاحب قدس سرہ سے سلسلہ طریقت جو حاصل تھا۔
 گلزار آصفیہ کے صفحہ ۳۹۹ میں بھی اسکا تذکرہ ہے۔

روایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دلاور بادشاہ و سنگی بادشاہ صاحبزادگان
 منجھلی بیگم صاحبہ آپ کے نہایت معتقد تھے۔ ایک روز حالت بیماری میں
 قادر یار خاں صاحب نے سنگی بادشاہ کو فرمایا کہ جس طرح ہم آپ سے زندگی
 میں ملتے ہیں انتقال کے بعد بھی ملیں گے سنگی بادشاہ صاحب نے کہا کہ آخر
 کس طریقہ سے ملاقات ہوگی اور اس کا کیا ذریعہ ہے۔ اپنے ارشاد فرمایا کہ
 تم اس راز کو کسی سے نہ کہنا شب جمعہ کو ہماری قبر پر آیا کرنا ہم ملاقات کیا کریں گے
 چنانچہ سنگی بادشاہ صاحب مطابق ارشاد کے جاتے اور ملاقات کرتے تھے
 ایک روز دلاور بادشاہ صاحب نے اپنے بھائی سے کہا آپ بتلائیے تو کہ آخر
 آپ کہاں جایا کرتے ہیں سنگی بادشاہ صاحب نے اُس کے ظاہر کر نیسے انکار کیا
 جب دلاور بادشاہ کا اصرار دعا عتدال سے متجاوز ہو گیا تو کئی مہینہ کے اصرار
 پر یہ سب حال انھوں نے اپنے بھائی سے بیان کر دیا۔ جس روز کیفیت بیان
 کی گئی اُس روز سے قادر یار خاں صاحب کی پھر ملاقات میسر نہیں ہوئی۔
 اس روایت کو نواب تہنیت یا ورا لدولہ بہادر اور نواب نصیر جنگ بہادر
 بھی بیان کرتے تھے۔ حضرت حبیب علی شاہ صاحب چشتی نور اللہ مضجعہ نے
 بھی اس روایت کو خود مولف سے بیان فرمایا ہے اور اس کو خود انھوں نے
 سنگی بادشاہ صاحب سے سنا ہے۔ حضرت سید غلام شہین احمد صاحب شطاری
 بر اللہ مرقدہ سے مروی ہے کہ اُنکے پدر بزرگوار حضرت سید شاہ حکمری صاحب

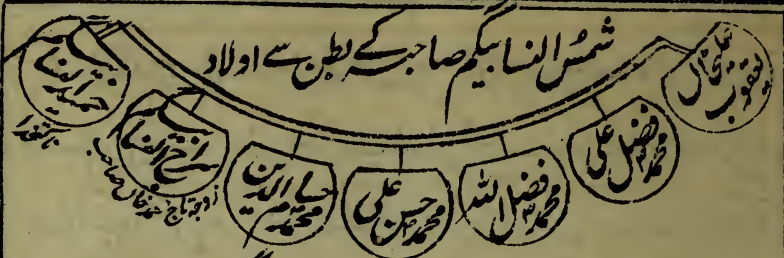
شطاری عرف پیارے صاحب قدس سرہ کو حضرت قادریا خاں صاحب سے
 اکثر علیات میں اجازت و ترسیت تھی ایک وقت جناب شاہ صاحب نے
 حضرت خاں صاحب کی اجازت سے کسی خاص چلہ کا ارادہ کیا جو مشروط
 بہ ترک حیوانات تھا اتفاقاً حضرت سید شیخ صاحب شطاری قدس سرہ
 جو سید عسکری صاحب کے قبلہ گاہ اور اوس وقت زندہ تھے جناب انصاف
 سے ایک شخص کے لئے سفارش کی کہ میرے لڑکے کے ہمراہ وہ شخص بھی شریک
 کر لیا جائے قادریا خاں صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادہ کے ہمراہ اُس کی
 شرکت مناسب نہیں ہے۔ امید نہیں کہ وہ شخص پرہیز و غیرہ میں ثابت قدم
 رہے اور ایسا نہ ہو کہ بجائے نفع کے نقصان اٹھائے۔ لیکن حضرت شیخ صاحب
 قدس سرہ نے بید اصرار فرمایا اس لئے قادریا خاں صاحب نے اس بات کو
 منظور فرمایا اور یہ تجویز ہوئی کہ ایک ہی حجرہ میں دونوں شخص چلہ بیٹھیں چنانچہ
 ایسا ہی ہوا اور دو یا تین روز خیریت سے گزرے۔ تیسرے یا چوتھے روز
 تین پیرات کو وہ شخص چیخ مار کے گر پڑا اور اوس کی حالت خراب ہونے لگی
 حضرت پیارے صاحب کو بھی اس سے دہشت ہوئی لیکن آپ نہایت
 اطمینان سے بجائے خود قائم رہے فوراً اپنے کشف باطنی سے قادریا خاں صاحب
 قدس سرہ اس حالت سے مطلع ہو گئے اور پچھلی رات کو دفعۃً اپنے مکان
 پتھر گٹی سے محلہ دبیر پورہ میں آ پہنچے اور حجرہ کے دروازہ پر آواز دی

سید پیارے صاحب خوشی سے اٹھے اور دروازہ کھولا خاں صاحب نے
 اُن سے پوچھا کہ صاحب زادے خیر تو ہے انھوں نے عرض کیا میں تو آپ کی
 عنایت سے بخیریت ہوں خاں صاحب قدس سرہ نے فرمایا کہ کوئی واقعہ
 ضرور ہوا ہے تب سید پیارے صاحب نے اپنے شریک کی رجعتی
 سرگذشت اور اپنی ثابت قدمی کی کیفیت کو بیان کیا۔ جناب خاندنا
 نے فرمایا کہ میں نے اسی خیال سے پیشتر ہی انکار کیا تھا۔ غرض اسکے بعد
 صبح ہو گئی اور معلوم ہوا کہ اوس نے مطابق ہدایت کے عمل نہیں کیا بلکہ
 بد پرہیزی کی تھی۔ من بعد حضرت شیخ صاحب قدس سرہ نے جناب
 قادر یار خاں صاحب سے فرمایا کہ اب اس کی اصلاح بھی آپ ہی فرمائیں
 ورنہ ایک مسلمان کو ضرر پہنچ جائے گا۔ اون کے اصرار پر خان صاحب
 پھر اس کی اصلاح حالت پر متوجہ ہو گئے۔ جس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔
 نواب نظام الملک آصفیہ بہادر اور جناب تہنیت النساء بیگم صاحبہ
 جو مکاتبت آپ سے کی ہے اُن کی نقلیں ضمیمہ ادل میں مندرج ہیں ان سے
 واضح ہو گا کہ قادر یار خاں صاحب اور قادر نواز خاں صاحب پر کس قدر
 شاہی عطا وفت تھی اور اون سے کس درجہ کی عقیدت تھی۔

بشمربیع الاول ۱۲۳۹ ہجری میں آپ نے انتقال فرمایا اور
 بودلے شاہ صاحب کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔

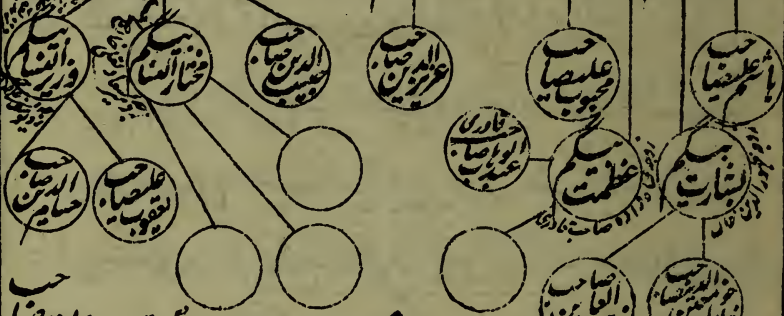
قطيع من ثقل حضرة ابي جابر طهرا واولاد كوفي بي سيد غلام شطابي مرموم

آنکه قادر یا رخا بے بدل
بدمه باطن در طریقت پیش رو
ایں جنین زیبا روش کتر بود
کرد چوں از دار فانی انتقال
بهر ساش آماز با تف نذا
عالم و عارف ز اسرار ازل
گرچه در ظاهر شد ز ابل دول
دل بیار و دست مشغول عمل
ز اں خبریں شد هر غنی و مبتذل
شد و فایست منبج علم و عمل



بطن ثانی سے مولوی غلام محی الدین صاحب اور بانو بگم صاحبہ زوجہ مولوی
سید برائیم صاحب تہ لد ہوئے۔ بانو بگم صاحبہ کے بطن سے تین صاحبزادے تولد ہوئے

مولوی علیم حیلانی صاحب۔ مولوی سید عظیم الدین صاحب۔ مولوی سید شیخ الدین صاحب۔



مولوی محمد یعقوب علیخان صاحب

۱۲۲۱ھ ہجری میں تولد ہوئے۔ سب

صاحبزادوں میں حضرت قادریار خان صاحب کے

بڑے اور بہت ہوشیار تھے۔ ملکی معاملات میں

خدا داد قوت اور ملکہ رکھتے تھے۔ سرکار انگریزی کے رزٹڈنٹ وقت ان کے

نہایت موافق تھے چنانچہ منجانب سرکار انگریزی ان کو بعض خدمات کے

صلہ میں دو کر چیں اور چند اشیاء عنایت ہوئے۔ تیار خورشید جاہلی

اسکا داخلہ موجود ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۵ فریئر صاحب بہادر نے بھی اپنی مولفہ کتاب میں یعقوب علی خاں صاحب کا حال لکھا ہے۔ نواب صرالدولہ بہادر اور نواب افضل الدولہ بہادر نے بھی بعض امور میں آپ سے مشورہ لیا، لیکن نواب سر سالار جنگ بہادر وزیر اعظم حیدر آباد بعض وجوہ سے آپ سے خوش نہ تھے اور آخر کار ان ہی اسباب سے اول کو اپنی جائیداد موضع ترکا پٹی میں عرصہ تک تشریف رکھنا پڑا اگر آپ ایسے محنتی شخص تھے کہ وہاں بھی اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔ قرآن شریف کا حفظ کر لیا۔ ۱۲۸۶ھ میں انتقال فرمایا اور پدیری مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک مولوی محمد رضا دوسرے یوسف علی صاحب۔ لیکن آپ کی بی بی نور العقیبہ سگیم خاں صاحبہ کے بطن سے کوئی ◯ یعقوب علی خاں صاحب ◯ اولاد نہیں ہوئی۔

نقل قعہ دیو دس صاحب دُر زینت حیدر آباد دکن

عَلَيْهِ سَلَامٌ
الْحَقِيقُ الْمُبِينُ

نظر بخیر خواہی سرکار عظمت مدار کہ در ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷ء از ایشان بطور رسد
از پیشگاہ بندگان حضور نواب مستطاب علی القاب گورنر جنرل ہند در اقامت
بہ جمال عنایت و مرحمت کہ خلعت عطا شدہ بصحابت ہذا ابلاغ یافت۔
المرقوم نسبت و ششم فروری ۱۸۶۲ء عیسوی۔ دستخط خط انگریزی
ف مولوی حافظ محمد فضل علی صاحب ۱۲۲۶ ہجری میں تولد ہوئے
اور علوم عربی سے فراغت پا کر حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قدس سرہ
بلسلہ نقشبندیہ بیعت حاصل کر کے خرقہ خلافت سے شرف ہوئے آپ
علوم ظاہری و باطنی دونوں میں فاضل اور نہایت مقدس تھے علم فراض
و منا سخم میں آپ کو ایک خاص ملکہ اور دلچسپی تھی۔ اعلیٰ درجہ کے خلیق اور
ذی مروت و حافظ قرآن و قاری تھے۔ آپ عدالت دیوانی بلکہ کے
ناظم بھی تھے۔ تاریخ دکن مرتبہ مولوی نصر اللہ خاں صاحب کے صفحہ ۶۰
میں اسکا حال مذکور ہے۔ ایک زمانہ میں آپ بھونگیر میں میر عدل بھی
رہے ہیں۔ ۲۹ رجب ۱۲۸۶ ہجری یوم جمعہ کو آپ نے انتقال کیا اور
اپنے مرشد کے گنبد کے بیرونی حصہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی حسب ذیل

اولاد ہے۔ سید النسا بیگم صاحبہ کے انتقال کے بعد اپنے دوسری شادی کی۔

پہلی بی بی سید النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے دوسری بی بی خیر النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے

(۱) مولوی حافظ محمد عابد علی صاحب (۱) جمال الدین صاحب قاضی بھونگیر

(۲) مولوی حافظ محمد علی صاحب (۲) محمد صادق علی صاحب موسیٰ میاں

(۳) مولوی حافظ محمد محمود علی صاحب (۳) محمد وارث علی صاحب۔

(۴) بشیر النسا بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد اکبر صاحب (۴) تین صاحبہ ادیاں۔

بڑی صاحبزادی میر احمد علی صاحب فرزند میر وزیر علی صاحب سے منسوب

تھیں اور مولوی سید فضل صاحب قاضی قبضہ قاضی بیٹھ ضلع فرنگی

منجھلی صاحبزادی منسوب ہیں۔ آپ کے بطن سے ایک صاحبزادہ اور

ایک صاحبزادی ہیں۔ مولوی سید فضل صاحب بہ اعتبار لیاقت علمی

و قابلیت ذاتی و اخلاق پسندیدہ کے منتخب شخص ہیں اور چھوٹی صاحبزادی

مولوی عبد الکریم صاحب سے منسوب تھیں۔

ف مولوی حافظ محمد عابد علی صاحب۔ آپ شوال ۱۲۵۰ ہجری

میں تولد ہوئے اور بعد تحصیل علوم عربی و فارسی اپنے مدرسہ العلوم کراچی

میں امتحان دیا اور مور دتھیں ہوئے۔ سرکار نے اُس صلہ میں وظیفہ مقرر

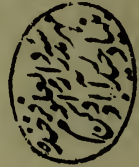
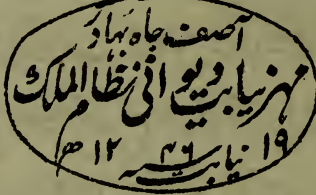
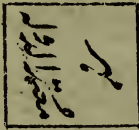
فرما دیا۔ آپ خوش خط اور معروف واعظ تھے اپنی موروثی مسجد اور انج

کی شاہی مسجد میں ربیعین میں وعظ فرماتے تھے اور صد ہا آدمی آپ کے

وعظ ستفید ہوتے تھے۔ ۲۸ رمضان ۱۲۸۳ میں آپ نے انتقال کیا
امہ اللہ بیکم صاحبہ بنت حضرت مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم آپ کی
بی بی ہیں۔ اُن کے بطن سے حسب ذیل اولاد ہے:-

مولوی حافظ محمد احمد علی صاحب مرحوم۔ مولوی حافظ محمد عبدالعلی صاحب اور
تین صاحبزادیاں۔ بڑی صاحبزادی سیدہ النسا بیکم صاحبہ مولوی محمد نظام الدین
خال بہادر سوم تعلقدار صاحب سے منسوب ہیں۔

نقل ساریفک معطیہ سرکار عالی واقع غرہ شعبان ۱۲۸۲ھ



باعث تحریر ایس سطور آنکہ

محمد عابد علی ولد مولوی محمد فضل علی صاحب ناظم عدالت دیوانی خرد بلوچ
فرخندہ بنیاد حیدر آباد دکن ابن محمد علی المخاطب بہ قادریار خان بہادر مرحوم
ساکن فرخندہ بنیاد حیدر آباد دکن در مدرسہ دارالعلوم بلدہ موصوفہ
مقررہ سرکار تعلیم یافتہ بتاریخ ۲۸ شہر ذی الحجہ ۱۲۸۱ھ در عربی امتحان
لیاقت درجہ ثالثہ دادہ پسند متحین گردید بنابر اس از سند ہذا امتداد گشت
تحریر فی التاریخ غرہ شعبان المعظم ۱۲۸۲ھ ہجری ۱۲۸۲ھ

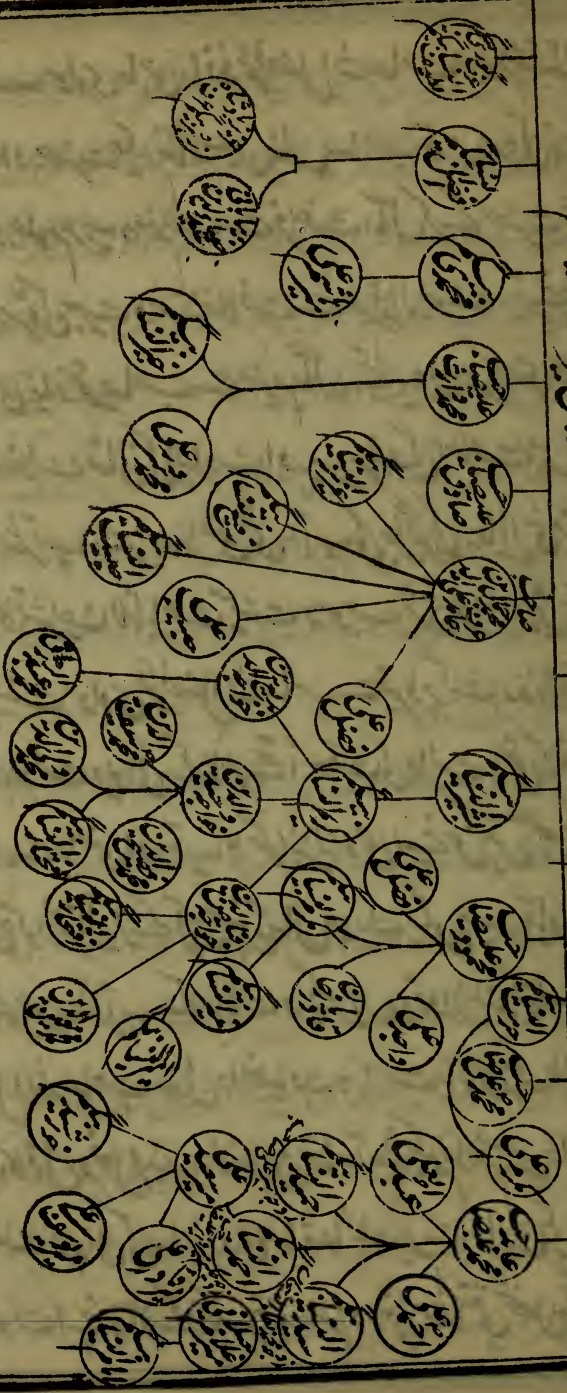
ف۔ مولوی حافظ محمد علی صاحب۔ آپ ۱۲۵۶ھ ہجری میں تولد ہوئے۔
 ذی علم اور حافظ قرآن تھے۔ آپ بھی وعظ فرماتے اور اپنے وعظ سے لوگوں
 کو مستفید فرماتے ہیں۔ آپ کو چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ ہوا۔
 تین صاحبزادیوں کا انتقال ہو گیا۔ چھوٹی صاحبزادی امین الدین علیضہ سے منسوب
 آپ کے فرزند مکرم علی صاحب تھے۔ جناب محمد علی صاحب کی تاریخ ۶ محرم ۱۲۸۷ھ انتقال ہو گیا۔
 ف۔ مولوی حافظ محمود علی صاحب۔ آپ مولوی محمد فضل علی صاحب کے
 تیسرے صاحبزادے اور اپنے چچا مولوی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم کے داماد
 اور حضرت مولوی نیاز محمد صاحب کے لایق شاگرد تھے۔ آپ نے بھی عربی و فارسی
 میں قابلیت پیدا کی۔ نسخ و مستعلیق میں خوش خط اور قرآن شریف بھی تہنیت خوش کنی
 پڑھتے اور رتل القرآن ترسیلاً پر عمل کرتے تھے۔ آپ کو حسب ذیل اولاد ہے:-
 خدیجہ بیگم صاحبہ کے بطن سے۔

- (۱) مختار النساء بیگم زوجہ مولوی محمد علی صاحب نبیرہ مولوی محمد کرامتہ العلی صاحب۔
 - (۲) مکرم النساء بیگم زوجہ مولوی محمد علی صاحب بعد انتقال مختار النساء بیگم کے۔
 - (۳) معظم النساء بیگم زوجہ مولوی امجد علی صاحب خلف محمد ابو الفیض صاحب نبیرہ صاحبہ۔
 - (۴) محمد واجد علی عرف غلام غوث صاحب۔ تاریخ تولد ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ
- فضل علی صاحب { قادریا رخان صاحب
 نعمت النساء بیگم صاحبہ کے بطن سے }
 ۱۰ صفر ۱۳۱۱ھ ۱۱ شوال ۱۳۱۶ھ

از نظر خیر الناسایک

مردی از فضل علی صاحب الزمان

از بن سید الشاکب



ف مولوی حاجی حافظ محمد فضل اللہ صاحب مرحوم ۱۲۲۰ ہجری میں تولد
 ہوئے اور حضرت حکیم غلام حسین خاں صاحب قدس سرہ کی زیر نگرانی تعلیم
 پائی اور علوم عربیہ و علم طب سے فراغت حاصل کر کے حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
 قدس سرہ کی بیعت و خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ مولوی اکرامت
 و مولوی نیاز محمد صاحب سے علوم حاصل کئے۔ دن سرکاری کاموں میں اور
 رات خداے تعالیٰ کی عبادت اور پیرو مرشد کی اطاعت میں صرف ہوتی تھی
 خلق اللہ آپ سے بید راضی تھی۔ آپ کی جاگیر کی رعایا اپنی فروغ زمین میں
 آپ کا تشریف لانا باعثِ مہینت و موجبِ ترقی و افزائش خیال کرتی تھی
 فی الحقیقت مولوی محمد فضل اللہ صاحب سے خیر و برکت روز افزوں تھی جبکہ
 آپ عدالت دیوانی کے ناظم تھے اس وقت کی حالت یہ تھی کہ فریقین آپ کے
 فیصلہ سے راضی اور آپ کا حکم بمنزلہ وحی اپنے حق میں سمجھتی تھی۔ مولوی صاحب
 مدوح کو انتقال کر کے آج چھپن سال ہوئے لیکن حیدر آباد کا ایک ایک
 فرد بشر جس نے آپ کے حالات دیکھے ہیں: آواز باند کہتا ہے کہ مولوی
 فضل اللہ صاحب عدل و انصاف و راست بازی میں اپنی آپ نظر تھے
 آپ کا قول و فعل پسندیدہ خلایق تھا۔ آپ حکیم غلام حسین خاں صاحب ناظم
 عدالت دیوانی کی صاحبزادی مسماۃ عائشہ بیگم سے شادی کی تھی حکیم صاحب
 موصوف اپنے زمانہ کے ایک جید عالم اور نہایت متقی شخص تھے۔ ان کے حالات

کے لئے خود ایک مستقل کتاب کی تالیف کی ضرورت تھی اس لئے مولف تیارخ ہذا
 نے ایک رسالہ موسوم بہ یادگار شمسیت حکیم صاحب کے حالات میں لکھا ہے
 اور حکیم صاحب کے حالات گلزار آصفیہ کے صفحہ ۲۴ میں بھی مذکور ہیں۔
 مولوی صاحب نے اپنے خسر حکیم غلام حسین خاں صاحب کی اطاعت
 و فرماں برداری کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تھا۔ حکیم صاحب بھی اپنے
 داماد پر بے انتہا شفیق تھے اور اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔
 غرض حکیم صاحب کے انتقال کے بعد بلحاظ علم و فضل و دیانت مولوی
 فضل اللہ صاحب ناظم عدالت مقرر ہوئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب رآباد
 میں چند ہی عدالتیں تھیں۔

مولوی محمد فضل اللہ صاحب کسی روز حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قدس
 کی ملازمت سے محروم نہ رہے۔ شاہ صاحب مرحوم بھی مولوی صاحب پر بچہ
 عنایت رکھتے تھے۔ منجملہ اور صفات کے آپ حافظ قرآن و حاجی حسین بن
 بھی تھے اور حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے حسب الامر مولوی صاحب
 ہر سال رمضان مبارک میں ختم قرآن مجید نماز تراویح میں جماعت کثیر مسجد
 خانقاہ والا میں ادا فرماتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ بھی ہمیشہ شریک جماعت
 ہو کر آپ کی اقتداء فرماتے تھے۔ اس کی کیفیت رسالہ احوال العارفین مولفہ
 مولوی خلیل الرحمن صاحب میں مذکور ہے۔ بظاہر دنیا میں قدم تھا لیکن پیش

دینا سے نافر اور خدا سے مغفرت کے خواستگار تھے۔

روایت ہے کہ آپ کے بڑے بھائی جناب مولوی محمد فضل علی صاحب کے چلے کے روز بوجہ اسکے کہ زانی مکان میں مستورات جمع تھیں قادر یا رخا صاحب مرحوم بیرونی مکان میں آرام فرماتے تھے نوئے شب کے خلاف عادت دفعۃً حضرت شیخ جی حالی صاحب قدس سرہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ قادر یا رخا آج تم باہر کیوں سوتے ہو۔ انھوں نے عرض کیا کہ گھر میں مستورات جمع ہیں اس لئے یہاں سویا ہوں تو شیخ جی حالی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ آج تم ہرگز باہر آرام نہ کرو۔ لہذا قادر یا رخا صاحب نے اندرجانیکا ارادہ کیا تو شیخ جی صاحب قدس سرہ نے ایک انار شیریں عطا فرمایا اور حکم دیا کہ اپنی بی بی کو کھلاؤ خدا تم کو صالح لڑکا دیگا۔ غرض اسی شب میں مولوی محمد فضل اللہ صاحب کا حل قرار پایا۔ شیخ جی صاحب قدس سرہ اس خبر سے بہت خوش ہوئے اور ارشاد ہوا کہ جب یہ لڑکا پیدا ہو ہم اس کا نام ابوالعلا رکھیں گے جب مولوی محمد فضل اللہ صاحب پیدا ہوئے تو شیخ جی صاحب قدس سرہ نے ابوالعلا کے نام سے آپ کو موسوم فرمایا۔ جب حکیم غلام حسین خاں صاحب مرحوم دہلی سے حیدرآباد تشریف لائے تو آپ کے علم و فضل اور تقویٰ کی خبر پا کر قادر یا رخا صاحب ملاقات کے لئے تشریف لگئے پھر روزانہ آمد و رفت جاری تھی کچھ عرصہ کے بعد قادر یا رخا صاحب

نے حکیم صاحب سے کہا کہ آپ تنہا کب تک تشریف رکھیں گے اپنے علاقے
 کو وطن سے طلب کر لیں تو اچھا ہے تو حکیم صاحب نے کہا کہ ہکو کوئی مکان یہاں
 نہیں ملتا ہے لاکر کہاں رکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا مکان موجود ہے۔ آپ
 اس میں نجوشی سکونت فرمائیں۔ آپ کے اصرار پر حکیم صاحب نے زمانہ طلب کر لیا
 اور محلہ پتھر گٹی میں سکونت اختیار فرمائی۔ جب قادر یار خاں صاحب کو
 معلوم ہوا کہ حکیم صاحب کی ایک لڑکی خرد سال ہے تو اپنے تحریک شروع کی کہ
 اس لڑکی سے اپنے لڑکے کا عقد ہو جائے۔ بالآخر قادر یار خاں نے اپنے فرزند
 کو جمع کیا اور حکیم صاحب کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ان سب
 لڑکوں سے آپ جس کو پسند فرمائیں میں اسکو آپ کی غلامی میں دینا چاہتا ہوں
 حکیم صاحب مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ اپنے لڑکوں کو آپ بہتر جانتے ہیں کہ
 نیک مزاج اور خوش چلن کون ہیں۔ قادر یار خاں صاحب نے فرمایا کہ سب
 بچے میرے ہیں میں اسکو ترجیح دے سکتا ہوں۔ جب حکیم صاحب نے قادر یار خاں صاحب
 ہی کی رائے پر اس امر کو مفوض فرمادیا تو قادر یار خاں صاحب نے فرمایا کہ سب
 میرے ہیں لیکن میں محمد فضل اللہ کو بہت اہل سمجھتا ہوں حکیم صاحب بھی
 ان ہی صاحبزادہ کے عقد کیلئے راضی ہو گئے اور فوراً بسم بیع الاول سنہ ۱۲۹۹
 کو حکیم صاحب اور قادر یار خاں صاحب کی ولایت سے عقد خوانی ہو گئی۔
 نواب تہنیت یاوردولہ مرحوم کا بیان تھا کہ ہم فقہار اشریت خوری کے

اہتمام میں شریک تھے۔ فوری عقد خوانی کے اسباب یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ قادر یار خاں صاحب تقریباً دو سال سے مرض استسقا میں مبتلا تھے۔ ایک روز اپنے خواب میں دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمائے کہ قادر یار خاں ہم تمھارے منتظر ہیں۔ اپنے عرض کیا کہ سیکار عالم مجھ ناچیز کیلئے تشریف ہیں۔ ارشاد ہوا کہ رحمۃ للعالمین کا نشانہ ہو ہی ہو۔ اپنے عرض کیا کہ غلام حاضر ہے۔ اسکے بعد قادر یار خاں صاحب شاہاں و فرحاں خواب سے بیدار ہو کر اپنے چچا زاد بھائی نواب عزت یار خاں بہادر محی الدلولہ ثالث کو طلب کیا اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ محمد فضل اللہ کا عقد حکیم صاحب کی صاحبزادی سے ایسوقت ہو جائے۔ نواب صاحب نے کہا کہ آخر تیار ہی تو ہو رہی ہے اور سامان آگیا ہے شام تک یہ کار خیر انجام پاسکتا ہے۔ اپنے کہا کہ میں شام تک زندہ نہیں رہ سکتا اور اپنے خواب کا حال بھی بیان فرمادیا عرض اسکے بعد عجلت ہونے لگی اور حکیم صاحب طلب کئے گئے اور خپہ معزز و مقدس حضرات کی حضوری میں عقد ہو گیا اور شادی کے مراسم بعد طے ہوئے۔

۱۲۸۰ ہجری میں نواب مختار الملک اول وزیر اعظم حیدر آباد نے حیدر آباد کی عدالتوں کا انتظام اور عدالت العالیہ کا انعقاد کرنا چاہا تا تب عدالت العالیہ کی میر مجلسی کے لئے آپ کو منتخب فرمایا اپنے بعض وجوہ سے عدالت العالیہ کی میر مجلسی کو قبول نہیں فرمایا لیکن نواب صاحب مدوح اس خدمت جلیلہ کے

قبول کرنے پر مولوی صاحب سے سجدہ مصرعے اور بذریعہ تحریر مولوی صاحب کو
 اس امر سے آگاہ کیا کہ آپ سے بہتر اس خدمت کیلئے کوئی شخص موزوں نہیں ہے
 اور یہ بھی لکھا کہ میں اپنا اطمینان آپ کی نسبت پیشگاہ حضرت اقدس اعلیٰ میں
 ظاہر کر چکا ہوں۔ بہر حال لمحاظ دیانت و قیامت عدالت العالیہ کی مجلسی
 آپ مقرر کئے گئے اور تادم زیست اس خدمت پر قائم رہے۔ ابتداءً آپ اپنے
 خسر حکیم غلام حسین خاں صاحب مرحوم کی جگہ نظامت عدالت دیوانی بلکہ پر
 مامور ہوئے۔ وہاں سے میر جلسی پر تقرر ہوا۔ نواب سرسالا جنگ بہادر کے
 عنایت نامجات کے نقول ضمیمہ دوم میں مندرج ہیں۔ مولوی صاحب کے تیسرے
 رہنے کا حال تاریخ دکن مرتبہ مولوی نصر اللہ خاں صاحب کے صفحہ ۳۷۵ و ۳۷۶
 اور تاریخ خورشید جاہی کے صفحہ ۶۲۶ میں بھی مذکور ہے۔ الغرض تاریخ ۱۵ ذیقعدہ
 ۱۲۸۳ یوم جمعہ وقت ظہر ہضیمہ سے مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ آپ کے انتقال کے
 وقت باوجودیکہ کثرت سے بارش ہوئی لیکن اس پر بھی پیچیدہ و تکفین میں خلافت
 کی کثرت تھی۔ آپ حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قس سرہ کے گنبد کے بیرونی گوشہ
 میں دفن ہوئے۔ اپنے اپنے قلم خاص سے چند کتابیں لکھی ہیں منجملہ ان کے کتاب ابد الفوائد
 ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۸۵ میں اپنے تحریر فرمایا تھا میرے حصہ میں آئی ہے جسکو میں نے تبرکاً
 احتیاط سے اٹھا رکھا ہے۔ تاریخ انتقال حضرت مولوی حاجی حافظ محمد فضل اللہ صاحب
 از مولوی حافظ حاجی سید غلام غوث صاحب طبری ساکن بیرونہ مسجد طاریہ

حضرت کو فی فضل اللہ	آنکہ بذاظم عدالتہا	عالم و حافظ کلام حق	زاہد و متقی و مرد خدا
زود حق زحق جہا	پیش انصاف و عدل و تقضا	صمیم و حقیق عاقل	گشت نہاں حشر و نما
	بہر سال وفات و غفر	از جہاں رفت دل بجا	

والہ الضیاء

بود جہاں فی فضل اللہ	والہ حضرت سداشہ	دیدہ نہ دیدہ مانند	عالم و حافظ حق آگاہ
میر عدالتہا دکن	ملک نظام آصفیہ	خلق خدا شد از عدل	از باطل بایستی راہ
عاش تقیانی الدنیا	حتیٰ اذ جاء امر اللہ	راح الی دار الخلد	صدار لہ فیہا مشواہ
بہر شش ہفت گفتم	راہنما فی فضل اللہ	مولوی حاجی محمد فی فضل اللہ	حافظ مرحوم

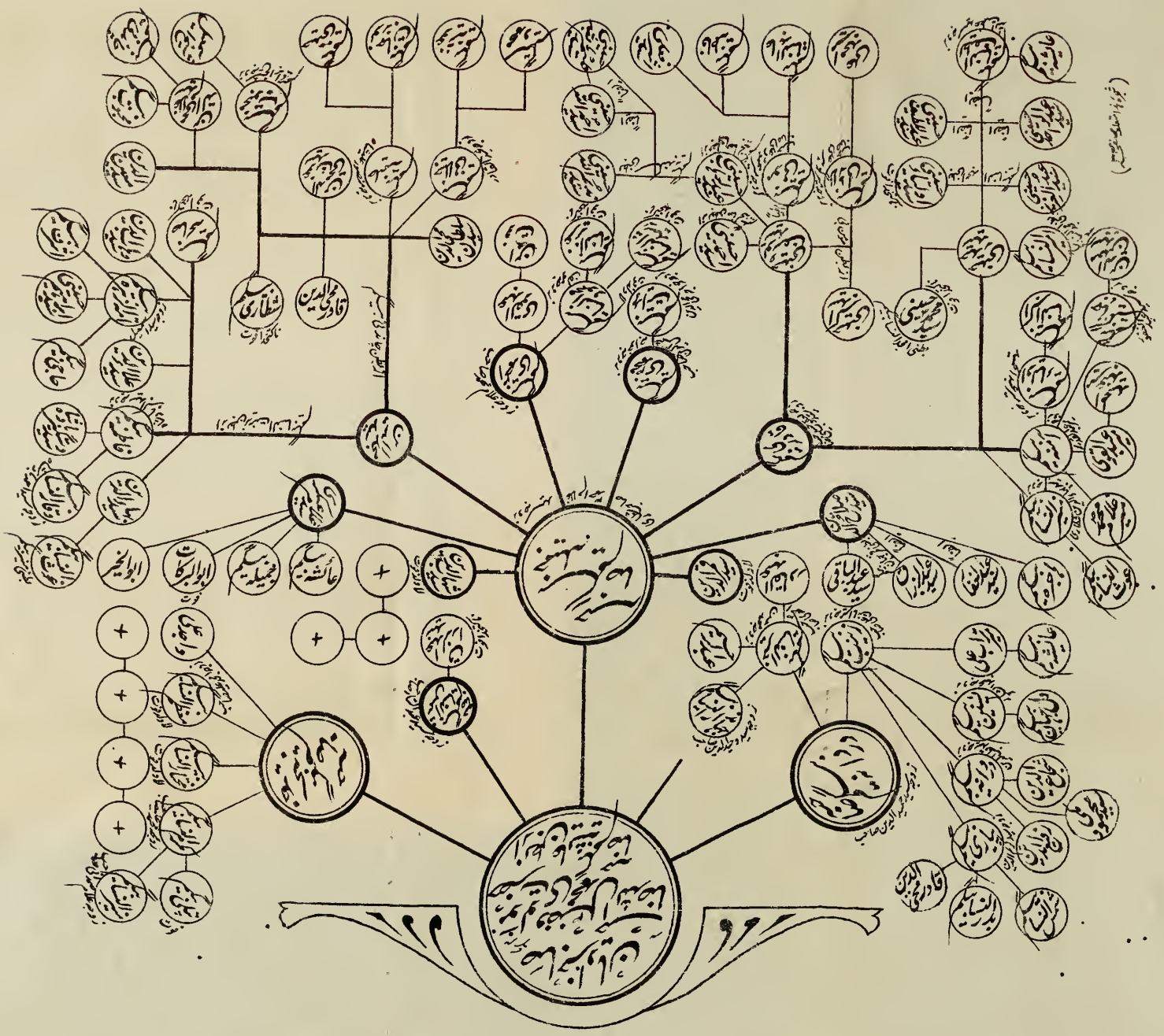
مولوی صاحب مرحوم کے چھ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں حسب ذیل ہیں :-

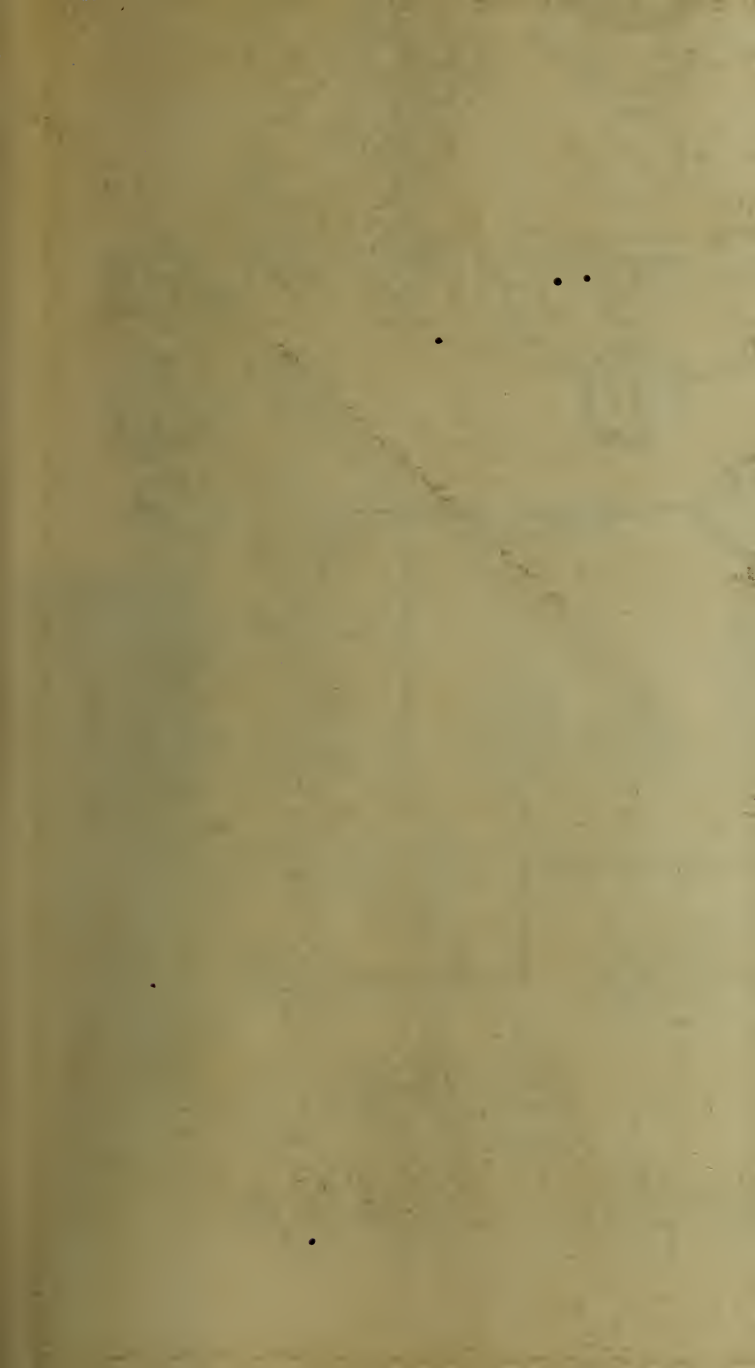
- (۱) مولوی محمد حمید الدین صاحب (۲) مولوی محمد عبدالقادر صاحب
- (۳) مولوی محمد اکبر صاحب - (۴) مولوی محمد ہدایت اللہ صاحب
- (۵) مولوی محمد غلام حسین صاحب (۶) مولوی محمد مستح اللہ صاحب
- (۷) جمیلہ بیگم صاحبہ - (۸) خدیجہ بیگم صاحبہ -
- (۹) شمس النساء بیگم صاحبہ - (۱۰) دردانہ بیگم صاحبہ -

چونکہ ہر صاحبزادہ کا تفصیلی حال اس کتاب میں آئندہ مذکور ہوگا اس لئے صرف صاحبزادیوں کی اولاد کا حال ذیل کے شجرہ میں بتلایا گیا۔

جو صفحہ ۳۳ میں لکھا گیا ہے

(توضیح: این جدول به صورت یک درخت منتهی به یک نقطه است)





ف مولوی محمد حمید الدین صاحب ۲۶ ذیقعدہ ۱۲۷۸ ہجری میں
 تولد ہوئے۔ سب صاحبزادوں میں مولوی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم
 بڑے اور نہایت حلیم الطبع اور نیک مزاج بامروت اور ہر دل عزیز تھے۔
 نواب مختار الملک بہادر نے بھی آپ کی نیک مزاجی کی بارگاہِ تکریم
 و تصدیق کی ہے۔ آپ نے اپنے قبلہ گاہ کے زیرِ نگرانی تعلیم پائی ابتداً
 عبداللہ خاں صاحب نامی ایک اوستاد بغرض تعلیم مقرر ہوئے۔
 جب معمولی نوشت و خواندگی قوت حاصل ہوئی تب لانا مولوی نیاز محمد خاں
 سے علوم صرف و نحو حاصل کی من بعد مولانا مولوی محمد زماں خاں صاحب
 شاہ جہاں پوری بغرض تدریس مقرر ہوئے چنانچہ خاں صاحب معصوم
 سے علم حدیث و تفسیر کے چند کتابیں پڑھیں۔ چونکہ مولوی محمد زماں خاں
 ایک فاضل و متقی شخص تھے اور اس قابل تھے کہ بادشاہ دکن کے
 صاحبزادے صاحب کی تعلیم کے لئے مقرر ہوں لہذا مولوی محمد فضل اللہ
 نے بہ توسط نواب احمد یار خاں حمی الدولہ چہارم مولوی محمد زماں خاں صاحب
 کی سفارش بیشکاہ حضرت نواب ناصر الدولہ بہادر میں کی نواب مدد
 نے نواب افضل الدولہ بہادر کی تعلیم کے لئے مولوی صاحب معزز کو
 ساٹھ روپیہ ماہوار پر مقرر فرمایا اور وہ وقت بوقت ترقی کرتے ہوئے
 ایک ہزار روپیہ تنخواہ تک پہنچ گئے اور شہید ہوئے اس کے بعد

مولوی محمد حمید الدین صاحب نے پھر مولوی نیاز محمد صاحب سے بقیہ
 علوم حاصل کئے۔ اس اثناء میں مولوی محمد فضل اللہ صاحب کا انتقال
 ہو گیا۔ نواب سرسالا جنگ اول نے بلخا قیامت و لیاقت عبداللہ عالیہ
 کی کنیت پنجم سے بیج الاول ۱۲۸۲ھ ہجری میں سرفراز فرمایا۔ ایک سال
 تک یوں ہی کام چلتا رہا۔ جب مولوی احمد علی خاں صاحب مجلس
 خدمت سے علیحدہ کر دیے گئے تو اوس وقت منجملہ اور لوگوں کے
 مولوی محمد حمید الدین صاحب بھی خدمت سے علیحدہ ہوئے۔ لیکن
 ساتھ ہی سرکار نے بتاریخ غرہ بیج الثانی ۱۲۸۶ھ ہجری دوسرے روز یہ
 تنخواہ منصب سے ممتاز کیا اور حکم دیا کہ مجلس ترتیب دستور العمل کا
 کام انجام دیں۔ چنانچہ چند سال تک آپ برابر کام کرتے رہے من بعد
 ۱۲۸۸ھ امرداد ۱۲۸۸ھ فصلی مطابق ۲۲ جمادی الاول ۱۲۹۰ھ ہجری میں
 خدمت نظامت اول عدالت دیوانی بلدہ سے سرفراز ہوئے۔
 ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ ۸ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۹ مہر ۱۲۸۳ھ
 صفحہ (۴۱) اور اس کے بعد ۹ تیر ۱۲۸۳ھ فصلی خدمت نظامت اول
 فوجداری بلدہ سے ممتاز ہوئے لیکن بالآخر بعض حکام کی مخالفت کی
 وجہ سے خدمت مددگاری عدالت کر ڈگری پر بھیج دیے گئے اور
 یہ طے ہوا کہ تنخواہ خدمت مددگاری علاوہ تنخواہ منصب کے ملا کرے

تاکہ تنخواہ نظامت سے ان کی تنخواہ کسی حالت میں کم نہ رہے عدالت
 کروڑ گیری پر ۱۲۸۲ھ فصلی مطابق غرہ رجب ۱۲۹۲ھ ہجری میں تقریر
 ہوا۔ ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ مورخہ ۶ رجب ۱۲۹۲ھ ہجری۔
 اس عدالت میں تقریباً تیرہ سال تک رہے بعد وفات نواب مختار الملک
 بہادر اول کے یہ محکمہ برخواست کیا گیا لہذا مولوی صاحب موصوف
 بتاریخ ۱۹ رمضان المبارک ۱۲۸۳ھ ہجری عدالت ضلع محبوب نگر
 کی مددگاری پر مقرر کئے گئے وہاں بہ شمول منصب پانچ سو روپیہ
 تنخواہ پاتے رہے۔ آپ کا خط نسخ و نستعلیق بھی اچھا تھا۔ آپ کی
 قلمی ایک کتاب عقائد السننی جو نہایت محشی اور خوش خط ہے مولف
 کے حصہ میں آئی ہے جس کو مولف نے حفاظت سے رکھا ہے وہ
 کتاب ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۸۳ھ ہجری کی لکھی ہوئی ہے۔

بہ سلسلہ نقشبندیہ حضرت شاہ سعد اللہ صاحب سمرہ کے آپ مرید تھے۔
 ۵ جمادی الثانی ۱۲۸۳ھ کو مولوی صاحب موصوف نے انتقال فرمایا۔

تاریخ انتقال حضرت مولانا مولوی محمد حمید الدین صاحب قبلہ مرحوم
 از مولوی حاجی حافظ سیّد غلام غوث صاحب شیطاری ساکن دہلی

خلیق و عالم و الانشادے	از دنیا سوئے آخری رخت بستہ
------------------------	----------------------------

چو بنامش حمید الدین صاحب حمید الوصف بوده چون فرشته

برائے سال حلت گفت با تق

حمید الدین پیئے جنت فرشته

از مولوی سیاح الدین صاحب شطرنجی مختصص به اشراکین دیر کور

چون حمید الدین صاحب منبع علم و کرم

آنکه اوصاف حمیدش هست بیرون از رقم

صاحب علم و عمل هم سالک راه خدا

مرد با ایمان بر احکام دین ثابت قدم

معدن علم حقیقت بود و کان معرفت

معرفت را با شریعت کرد او یکجا بهرسم

اندرین دایره المحن رنج و مشقت با کشید

داعی حکم قضا را گفت بس نور انعم

از وفات شان جهان تاریک آمد و نظر

اهل ظاهرا اهل باطن هر دو را شد رنج و غم

فکر کردم بهر سال حلتش هر گاه اثر

گفت آنف شد وصال مجمع فیض و کرم

آپ کی اولاد کا حال شجرہ ذیل سے واضح ہو سکتا ہے:-



من ضمن (۱) مولف تاریخ ہذا فرزند اکبر مولوی محمد حمید الدین صاحب کی تاریخ ولادت ۷ جمادی الاول ۱۲۷۵ ہجری ہے۔ ابتداءً عبداللہ خان غاضا عثمان علی صاحب منظور احمد صاحب - خواجہ حسین صاحب اساتذہ سے فارسی - اردو کی تعلیم ہونے کے بعد مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی محمد عباس علی خاں صاحب سے صرف و نحو - فقہ و حدیث میں ایک مناسب حد تک تعلیم پکڑ کر آذر ۱۲۹۷ء سے مولف نے دائرہ ملازمت میں قدم رکھا ملازمت کا تعلق چونکہ عدالتی سرشت سے تھا اس لئے امتحان وکالت اور من بعد امتحان جوڈیشل میں کامیابی حاصل کی۔
ملاحظہ ہوں جبرائیل :-

- (۱) جریدہ جز ثانی ۲۸ فروردی ۱۳۰۶ء صفحہ ۱۲ نمبر وکالت -
 - (۲) جریدہ جز ثانی ۳۱ زریماہ الہی ۱۳۰۶ء نمبر سلسلہ ۱۱ - جوڈیشل
 - (۳) جریدہ جز ثانی ۲۴ مرداد ۱۳۰۶ء صفحہ ۱۰ ازبان ملکی -
- خدا کے فضل اور جوہر شناس حکام وقت کی توجہ سے مجلس عالیہ عدالت کی صیغہ داری سے تہذیب و ترقی کر کے منظمی صدر عدالت صوبہ بیدر و درنگل پر پہنچا وہاں سے عدالت فوجداری بلکہ کی سرشتہ داری پر مامور کیا گیا اور بالآخر فروردی ۱۳۱۲ء میں عدالت منصفی پر بھٹی پر تقرر ہوا۔ درجہ سوم کی منصفی سے اول درجہ کی منصفی پر ماموری عمل میں

اُئی تقریباً تیس سال کام کر نیکے بعد وظیفہ حسن خدمت عطا ہوا خداوند عالم کا احسان ہے کہ مولف کی کارگزاری حکام وقت کی نظروں میں پسندیدہ رہی اور دیانت و راستبازی و محنت کی تصدیق و تعریف حکام نے فرمائی رعایا کے نزدیک بھی مولف بلحاظ برتاؤ و طریقہ کار روائی بہر دل عزیز رہا جن اعلیٰ اور مقتدر حکام نے مولف کا کام دیکھ کر اظہارِ رائے کیا ہے بعض رایوں کا اقتباس آخر کتاب میں مندرج ہے۔ مولف کو ابتدائی عمر سے تصنیف و تالیف سے خاص دلچسپی رہی چنانچہ اب تک حسب ذیل پندرہ آئینہ رسالے طبع و شائع ہو چکے اور مفت تقسیم کئے گئے۔

عبرت النساء	الحق مر	حمایت نامہ	فضائل الابیون
اعظم للاخلاق	مُعین الاخلاق	دیس کی کلب	مناقب عثمانی
مناقب محبوبی	اعانت الاخلاق	اخلاقِ ظہیری	انتباه المسرفین
بیچ اور اسکی نصیر	طنطنہ صدیق اکبر	دبدبہ فاروقِ عظم	عظمت فی النورین
شوکتِ مرضوی	سنگین جہانم	عظم الاخلاق	حمدِ باری
در بارِ اعظم	عبرت السالین	تنبیہ العتال	یادگارِ شمیمہ
ہدایہ شمیمہ	منجملہ ان کے	حمایت نامہ	انتباه المسرفین
اخلاقِ ظہیری	مُعین الاخلاق	فضائل الابیون	سرکار میں پیش

اور پسند ہوئے اور پانچ ہزار نسخے سرکاری خرچہ سے طبع ہو کر مدارس میں تقسیم

کئے گئے۔ بھرا اللہ تعالیٰ ان سب رسالوں کو عامہ خلافت نے پسند کیا اور
 تحسین کی۔ اسی طرح اپنے والد مرحوم کے بعد سے ہر سال ماہ صیام میں
 جہنمی اوقات افطار و سحر طبع و تقسیم کرتے ہوئے اُن کی اس یادگار کو
 باقی رکھا ہے۔ عامۃ الناس نے اس طریقہ کو بہت پسند کیا اور قدر کی
 ان قومی خدمات کے صلہ میں پیشگاہ خسروی جہاں پناہی سے بچاؤ پڑتا
 ماہانہ کا منصب مولف کے نام جاری فرمایا گیا اس بے طلب غایت
 باخیر مولف بارگاہ سبحانی وظل سبحانی کا شب و روز شکر گزار ہو۔ مولف کو سلسلہ
 نقشبندیہ حضرت مولانا امیر اشرف علی صاحب قدس سرہ سے ملازمت
 حاصل ہے۔ دفتر فینانس سے اجرائی ماہوار کے متعلق جو مراسلہ جاری ہوا
 بجسہ اُس کی نقل ذیل میں کی جاتی ہے۔

مراسلہ محکمہ سرکار عالی صیغہ فینانس واقع اردی بہشت ۲۸
 نشان ۱۳۷۸ / ۱۳۷۹ بحسب حکم سرکار عالی

منجانب مقدم فینانس ام قلم من منظور اجرائی ماہوار
 خدمت صدر محاسب صاحب سرکار عالی بنام محمد مس الدین صاحب صدیقی
 بارگاہ ظل سبحانی سے بذریعہ فرمان صوبت نشان
 مترشدہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۳ ہجری یہ حکم محکم شرف صدور لایا ہے

کہ محمد شمس الدین صدیقی کے مولف
 پانچ کتابیں سرکاری اخراجات
 تعدادی نو سو بیالیس روپیہ
 تین آنہ سکہ عثمانیہ سے طبع کر کے
 انتباہ المسرفین فضائل الابوین
 حمایت نامہ معین الما خلاق
 اخلاق طہیری

ان کتب کی اشاعت منجانب سرکار فوراً عمل میں آئے اور بعد طبع
 عامہ مسلمین اور مدارس میں تقسیم کئے جائیں اور ان کے مولف
 محمد شمس الدین صدیقی کے نام بطور صلہ پچاس روپیہ ماہوار
 تاحیات جاری کی جائے پس حسبہ اس سال زائد از موازنہ اجرائی
 کی جائے اور آئندہ سال کے موازنہ میں بہ مدتعلقہ تنخواہ کی
 گنجائش رکھی جائے۔

فتنی بجواب مراسلہ نشان (۵۶۹) مورخہ ۲۰ ستمبر
 ۱۳۲۸ھ فصلی مقدمہ صاحب سرکار عالی صیفہ عدالت وغیرہ کی
 خدمت میں تمیلاً مرسل اور نگارش ہے کہ حسب احکام خسروی
 طبع و تقسیم کا انتظام کیا جائے نقطہ
 شرح دستخط

مددگار مقدمہ فیائن

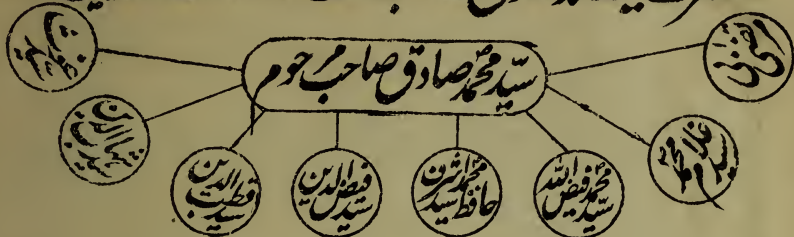
مؤلف کے نام کا سلسلہ پری حسب ذیل ہے۔



مؤلف کی نانی کا سلسلہ مادری حسب ذیل ہے۔



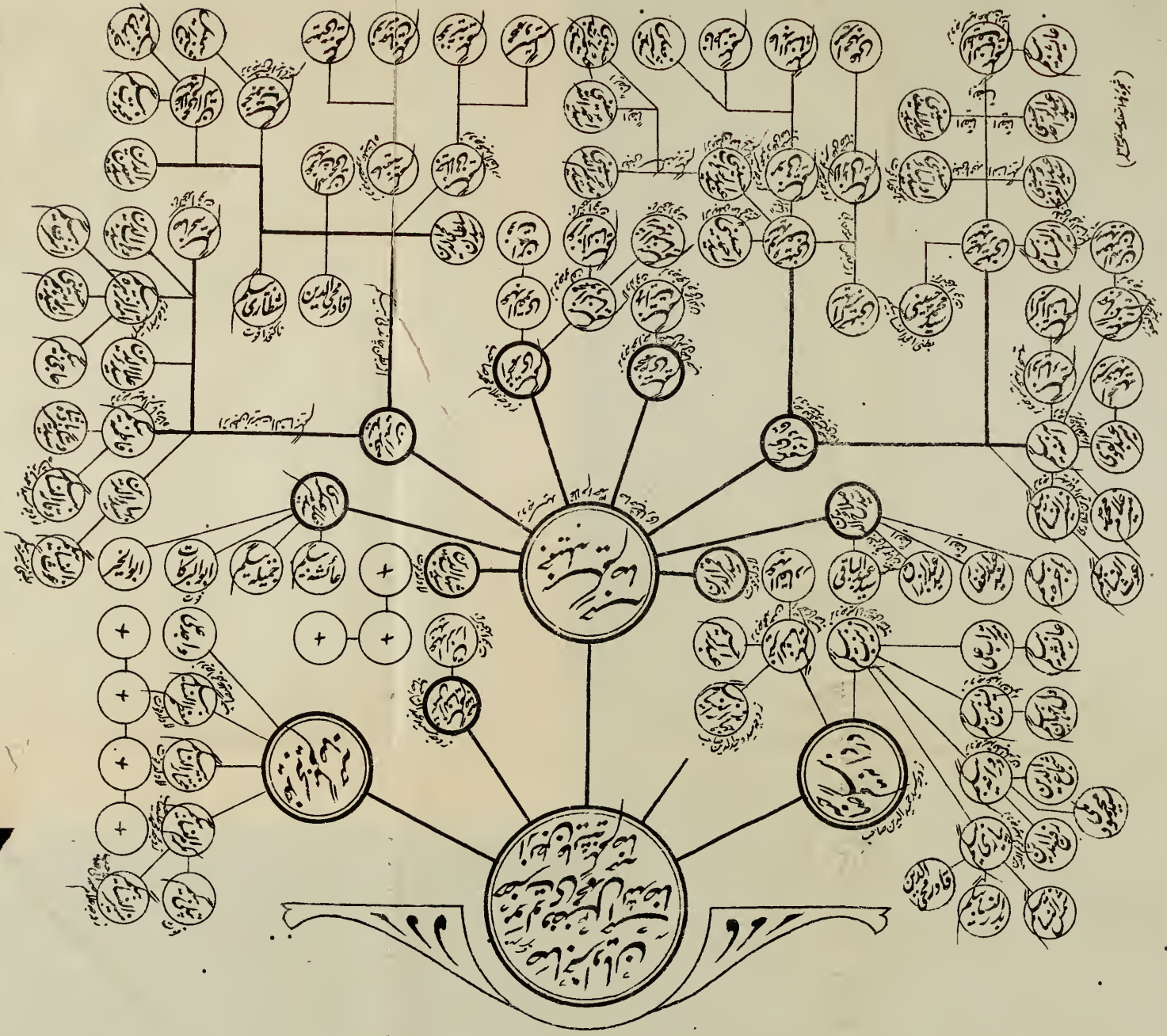
حضرت سید محمد صادق صاحب مہل ف کے ناما کے والدین

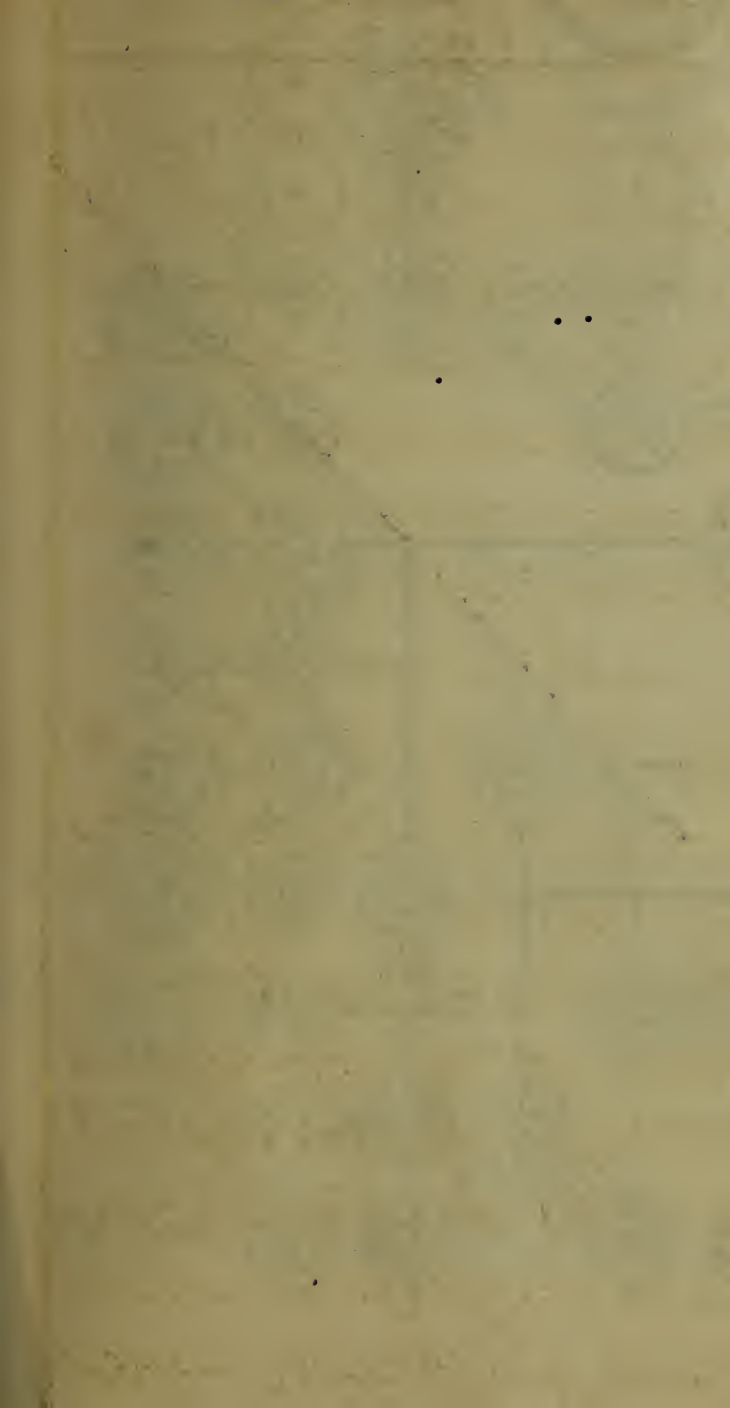


4

شبه

(توضیح و تفسیر)





ضمن (۲) محمد ضیاء الدین صاحب غزہ ذیحجہ ۱۲۹۷ھ میں تولد ہوئے ابتداً خانگی طور پر تعلیم ہوتی رہی من بعد دارالعلوم اور مدرسہ دینیہ میں شریک ہو کر ایک مناسب حد تک آپ نے علم حاصل کیا نہایت نیک مزاج اور سلیم الطبع میں اپنے والد کے اخلاق سے آپ نے بڑا حصہ لیا ہے فیاض اور مہاں نواز ہیں سیاحت کے طرف میلان طبع ہے خدمت معتمدی مجلس انتظام پائیکہ نواز سر آسمانجاہ بہادر پر پامور ہیں دیانت داری سے اپنی خدمت انجام دیتے ہیں بسلسلہ نقشبندیہ آپ کو بھی حضرت مولوی میر اشرف علی صاحب رحمہمیت صاحب خانہ آپ کو کریم النسا بیگم کے بطن سے حسب ذیل اولاد ہے :-

محمد حمید الدین محمد شمس الدین سید النسا بیگم نور النسا بیگم کے بطن سے ایک لڑکا کا افتخار الدین ہے۔

ضمن (۳) محمد نور الدین صاحب الرحمادی الثانی ۱۲۸۵ھ ہجری میں تولد ہوئے بہت عقیل اور رساطبعت ہیں۔ فارسی اردو کی تعلیم خانگی طور سے ہوئی من بعد مدرسہ دینیہ اور دارالعلوم میں تعلیم ہوئی اسکے بعد انگریزی کا شوق ہوا اور سٹی ہائی اسکول میں داخل ہو کر پہلے ہی سال اپنے ہم دروسوں میں ممتاز رہے چنانچہ سرکار سے انعامی جلسہ میں انگریزی مُطلا۔ مرحمت ہوئے والد کے انتقال کے بعد بزمانہ نواب آصف نواز الملک بہت معتمدی صرف خاص علاقہ صرف خاص مبارک میں ملازمت اختیار کی اور

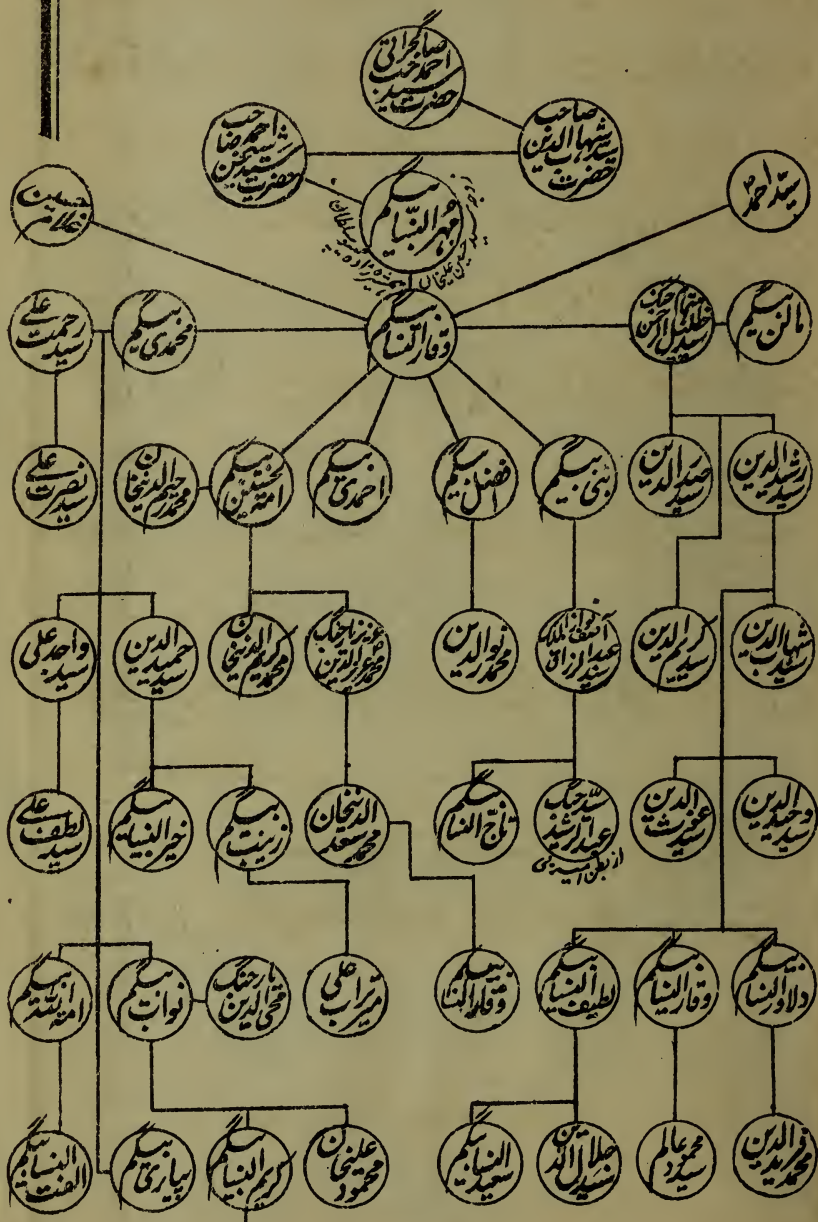
اب سرشتہ مذکور میں عہدہ مہتممی دفتر بازارات پر مامور ہیں۔ آپ بھی اپنے خاندانی اصول پر کاربند ہیں۔ اسی وجہ سے آپ کا شمار متدین کار گزار عہدہ داروں میں ہے۔ آپ کو خوش نویسی میں دخل اور طغری مانوگرام نقشہ کشی سے طبعاً دلچسپی ہے۔ حیرت انگیز مادہ ایجاد رکھتے ہیں۔ آپ کے سب لڑکوں نے بھی طغری مانوگرام نقشہ کشی نوٹوگرافی گھڑی سازی میں بغیر تعلیم کے طبعی طور پر کافی لیاقت اور حیرت انگیز قابلیت پیدا کر لی ہے۔

محمد انور الدین صاحب نظامت تعلیمات سرکار عالی میں ایک مناسبت خدمت پر مامور ہیں۔

محمد منور الدین صاحب نایب مددگار محکمہ بندوبست صرف خاص مبارک کی خدمت پر کار گزار ہیں۔

محمد ظہور الدین صاحب محکمہ آبپاشی صرف خاص مبارک میں مقرر ہیں۔ آپ کی نانیال کا مختصر سلسلہ صفحہ (۴۷) پر درج کیا گیا ہے۔





قادر آباد
صاحب
جامع محمد

میرزا محمد
فضل النبی
سید

صاحب
نظام الدین
سید

صاحب
یعقوب
مولوی سید

صاحب
عزیز میرزا
سید

صاحب
الدین
سید

صاحب
عزیز بندو
سید محمد

بنی
سید

امیر
الحسین
سید

فضل
سید

خلیل
اشرف
سید

محمد
سید

شیخ
الکریم
سید

عزیز
سید

عزیز
الدین
سید

رشید
الدین
سید

نواب
سید

نائب
الکریم
سید

محمد
الدین
سید

محمد
الدین
سید

ف مولوی حاجی محمد عبدالقادر صاحب مولوی محمد فضل اللہ صاحب
 کے دوسرے صاحبزادے ہیں نہم ربیع الثانی ۱۲۵۱ھ ہجری میں تولد ہوئے اپنے
 بھی اپنے بھائی کے ہمراہ عبداللہ خاں صاحب سے ابتدائی تعلیم پائی من بعد
 مولوی محمد زماں خاں صاحب مرحوم و مولوی نیاز محمد صاحب شاہ فضل سولہ
 سے علوم حدیث و تفسیر و فقہ کی تکمیل کی آپ نہایت شجاع اور بہادر تھے اپنے
 قبلہ گاہ کی زندگی ہی میں نواب سرسار جنگ بہادر سے عرض معروض کرتے تھے
 اور اپنے امور نواب صاحب مدوح سے بلا واسطہ خود طے کیا کرتے تھے
 نواب صاحب موصوف بلحاظ مستعدی و ہمت و شجاعت کے آپ کو نہا-
 پسند کرتے تھے اور ہمیشہ انکا خیال رہا کہ کوئی عہدہ بلحاظ حالات مولوی صاحب
 کے آپ کے تفویض کیا جائے جب حالات ملک کے لحاظ سے نواب سر-
 سار جنگ بہادر کو قیام محکمہ عرب کی ضرورت داعی ہوئی تو اپنے مولوی صاحب
 مدوح ہی کو اس محکمہ کا ناظم مقرر کیا ملاحظہ ہو جریدہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ
 مطابق ۱۳ مہر ۱۲۸۲ھ صفحہ ۲۲ و ۲۸۔ مولوی صاحب نے بھی نہایت لیا
 و مستعدی و جرات سے اس خدمت کو انجام دیا اور اپنے فرائض کے مقابلہ
 میں کبھی اپنی جان عزیز کی پروا تک نہ کی سرکار کے حسب منشاء انتظام کیا اور
 عرب کی قوت گھٹائی اور شدید معرکوں و خطرناک مقامات پر جہاں ہزاروں
 نفوس انسانی کے تلف ہونے کا اندیشہ تھا مولوی صاحب نے ثابت قدمی

کام انجام دیا جس کی وجہ سے سرسالا جنگ بہادر اور امراء دکن و رعایاے
حیدر آباد کے دلوں میں آپ کی عزت اور وقعت قائم ہوئی اور ہر طرف سے
آفریں و مرجا کی صدائیں نکلیں نواب سرسالا جنگ بہادر کے اعلیٰ مقربین
بھی مولوی صاحب کا قدم بڑھ گیا تھا آخر کار اس تقریب کے عروج کو زمانہ
کی نیزنگی نے بدل دیا مولوی صاحب اور مدارالہام سرکار عالی میں شکر بنجی
پیدا ہو گئی اور ۱۲۹۰ھ میں خدمت سے سبکدوش کر دیے گئے ملاحظہ ہو جریہ
۸ رجب ۱۲۹۰ھ ہجری مطابق ۱۹ مہر ۱۲۸۳ھ ۱۲ صفر ۱۲۸۳ھ لیکن سرکار عالی نے
آپ کے خدمات کا لحاظ کر کے دو سو روپیہ ماانہ منصب آپ کے فرزندوں کے
نام اجرا فرما دیا اس کے بعد آپ نے سفر حرمین الشریفین سے بھی فراغت پائی
اور حضرت عبدالغنی صاحب قبلہ سے بیعت کر کے خرۃ خلافت سے مشرف ہوئے
اگرچہ ابتداء حضرت شاہ سعد اللہ صاحب سے سلسلہ نقشبندیہ میں ملازمت
حاصل کی لیکن من بعد آپ نے حضرت شاہ فضل رسول صاحب سے بھی ملازمت
حاصل فرمائی آپ کو تالیف و تصنیف کا بیحد شوق تھا۔ چنانچہ آپ کے مولفہ
کتب حسب ذیل ہیں۔

تذکرہ قادریہ	چار گلزار شہداء	منازل السالکین	مقامات شاکرین
تحفہ نقشبندیہ	صدید نعمان	چراغ ہدایت نوان	گوہ مقصود
ردالمقولات	مجمع احسانات	شمس الضحا	بدر الدبج

تحفۃ العاشقین نور الہدے تبلیغ الاحکام فی مسائل آداب الطعام
 کوکب اعظم آسمانجا ہی المعروف بہ مؤید الاخاف
 آخر الذکر کتاب دس جلدوں میں ترتیب دیجی ہے۔ مؤلف صاحب کا
 بیان تھا کہ ایک ثلث کتاب ہوئی ہے، دو ثلث اس کے ابھی باقی ہیں
 اس کتاب کی تالیف میں مولوی صاحب نے استفادہ محنت اٹھائی کہ
 آپ کی بصارت نہایت کم نہ رہ ہو گئی جس کی وجہ سے باقی حصہ کتاب کا
 ملوثی رہ گیا۔ تاریخ ہذا کی ترتیب کے وقت مجھ کو مولوی صاحب مرحوم سے
 بہت مدد ملی آپ کو نہ صرف ہمارے خاندان سے معلومات تامہ حاصل تھے
 بلکہ ہمارے ملک کے حالات سے بھی آپ کو پوری واقفیت حاصل تھی
 افسوس کہ بتاریخ ۳۲ ذیحجہ ۱۳۲۹ء آپ نے انتقال فرمایا اور حضرت شاہ
 خاموش صاحب قبلہ کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد حسب ذیل ہے

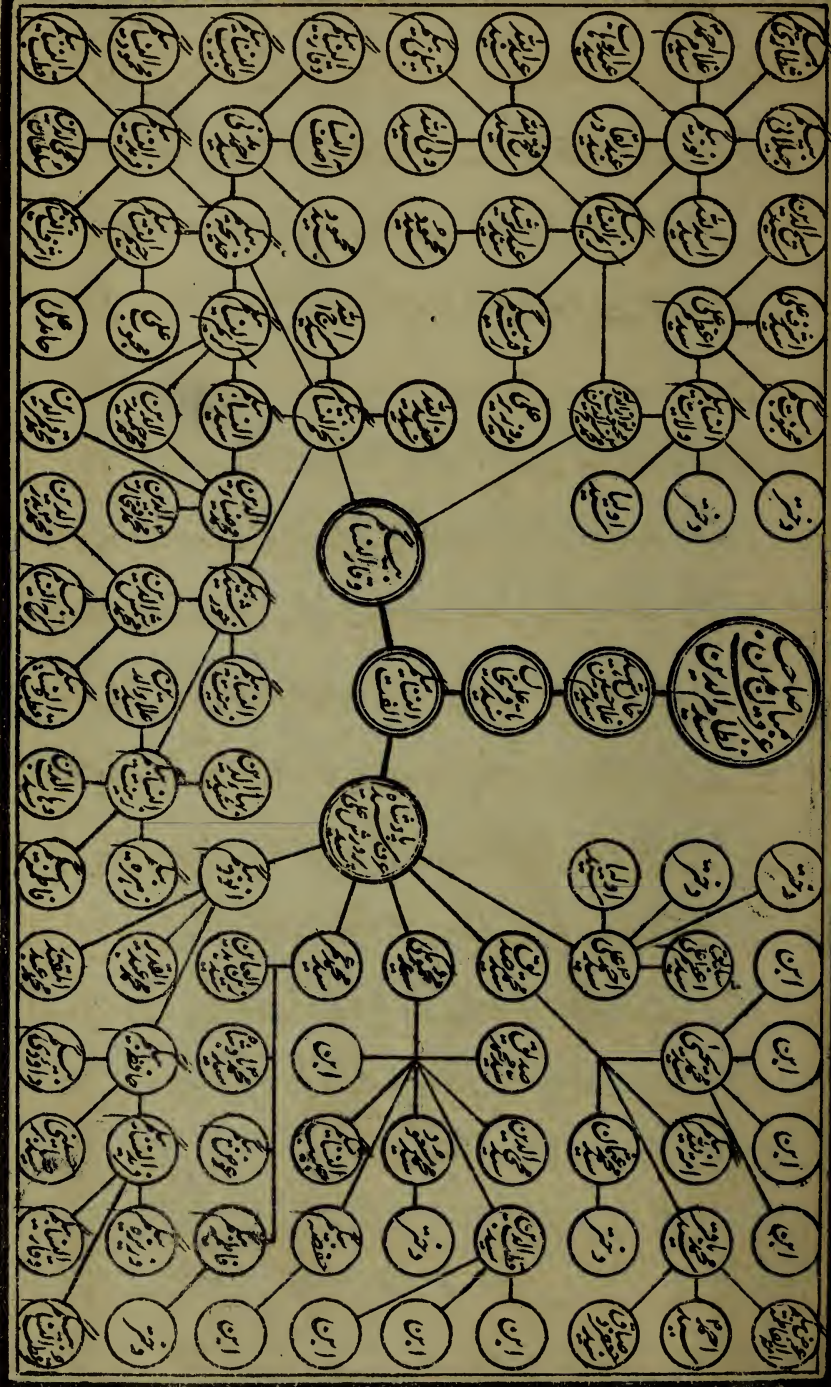


ضامن مولوی محمد عبدالقدیر صاحب حسرت ۲۷ رجب ۱۲۸۸ھ یوم جمعہ کو تولد ہوئے
 آپ نے ابتداً مدرسہ محبوبیہ واقع درگاہ مولانا مولوی محمد زماں خاں صاحب
 شہید میں مولوی میر احمد صاحب کہانی سے اور پھر اپنے چچا مولوی غلام حسین صاحب
 سے تعلیم پائی من بعد مدرسہ دارالعلوم میں تمام مدارج طے کرتے ہوئے پنجاب
 یونیورسٹی کے امتحانات مولوی فاضل ونشی فاضل کامیاب ہوئے ملاحظہ ہو
 جریدہ خبر و ثانی بابۃ التکلف صفحہ ۳۶۹ و ۳۷۱ نشان سلسلہ ۲ نمبر ۸۔ اور پھر
 سلسلہ نظامیہ کے خود مدرسہ کے اساتذہ اور مولوی محمد عبدالصمد صاحب ہزاری
 وغیرہ علما سے استفادہ کیا اور سید محمد تونسلی صاحب در مولوی سید عمر
 قادری سے سند قرأت حاصل کی۔ آپ کو عربی فارسی اردو میں نظم و نثر کا کافی
 ملکہ ہے اور معقولات سے خاص مناسبت ہے۔ مدرسہ طبیبیہ میں مولوی منظور علی صاحب
 سے علم طب حاصل کیا۔ آپ کا نسخ و ثلث خط بھی اچھا ہے انگریزی میں بھی
 آپ نے ایک مناسب حد تک تعلیم پائی متقی و جوان صلح ہیں اپنے والد
 مولوی محمد عبدالقادر صاحب مرحوم اور داماد مولوی حافظ سید محمد صدیق صاحب
 مرحوم سے بیعت و خلافت آپ کو حاصل ہے ابتداً مدرسہ دارالعلوم سرکارِ عالم
 میں مدرسہ پر آپ کا تقرر ہوا پھر ترقی کرتے ہوئے پانچ سو روپیہ ماہوار پر پہنچے
 اور اب پروفیسری کلیہ جامعہ عثمانیہ شعبہ دینیات کی خدمت مامور ہیں
 مامور ہیں آپ کے تعلیم یافتہ اشخاص ہمیشہ امتحان مولوی فاضل ونشی فاضل

اعلیٰ کامیابیاں حاصل کیں آپ اپنی اعلیٰ معلومات کی وجہ سے حسب الحکم سرکار علی
 کمیٹی اصلاح نصاب دارالعلوم شعبہ دینیات کلیہ جامعہ عثمانیہ کے ممبر مقرر ہوئے
 اور ان کی رائے جو طبع ہوئی نہایت پسندیدگی سے دیکھی گئی اور ان کے علم
 مشوروں سے نصاب شعبہ دینیات دارالعلوم کو بہت فائدہ پہنچا۔
 روح الادب آپ کی مصنفہ کتاب نصاب مولوی کے لئے سرکار سے منظور
 کی گئی تھی اور انتخاب شاہنامہ بھی سرکار میں پسند ہوا علاوہ نخواستہ کلیہ عثمانیہ
 کے سورہ پیہ منصب بھی سرکار سے ملتا ہے۔

آپ کے حالات جلد دوم ترک مجوبیہ دفتر چارم صفحہ ۱۵ میں مفصل مذکور ہیں آپ کے
 بڑے فرزند مولوی حاجی محمد عبدالعزیز صاحب منشی فاضل و مولوی فاضل
 میں کامیاب ہونیکے علاوہ قرأت سبعہ میں نامور اور ممتاز تسلیم کئے گئے۔
 افسوس کہ عین جوانی میں انتقال کئے دوسرے فرزند مولوی محمد عبدالرحیم صاحب
 بھی منشی مولوی فاضل کامیاب اور بہت نیک و جوان صالح ہیں۔
 آپ کی اولاد کی کیفیت شجرہ ذیل سے معلوم ہو سکتی ہے:-

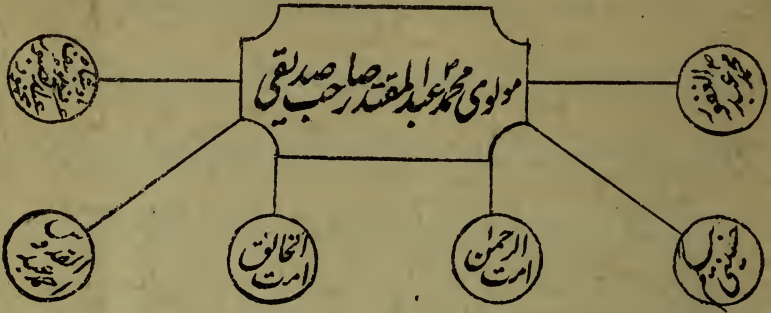




آپ کی نانیہیں اس کا سلسلہ حسب بالا ہے

ضمیمہ ۲) مولوی محمد عبدالمقدر صاحب فضل ۶ محرم ۱۲۹۱ھ میں تولد ہوئے
اور بعد خانگی تعلیم کے دارالعلوم میں داخل ہو کر مولوی عالم و مولوی فاضل کے
امتحانات پنجاب یونیورسٹی میں کامیاب ہوئے ملاحظہ ہوں جرائد ۲۱ مہر ۱۳۱۱ھ
جزو ثانی نشان شمار ۵ مولوی عالم۔ و جزو ثانی صفحہ ۷۰ مطبوعہ ۱۲ مہر ۱۳۱۱ھ
مولوی فاضل۔

اس کے بعد آپ نے اپنے مامو حضرت مولوی حافظ سید محمد صدیق صاحب
قادری اور اپنے والد جناب مولوی محمد عبدالقادر صاحب نقشبندی سے
بیعت و اجازت حاصل فرمائے بہت سے لوگ آپ سے علم ظاہری اور
فیض باطنی حاصل کرتے ہیں اور آپ کا بہت موثر بیان اور دلچسپ و غلط
ہوتا ہے۔ نواب اطہر جنگ بہادر جو آپ کے چچا زاد بھائی ہیں آپ سے
نہایت عقیدت رکھتے اور مذہبی پیشوا سمجھتے ہیں۔ مولوی غلام حسین صاحب
کی صاحبزادی امیر بیگم صاحبہ سے خرد سالی میں آپ کی شادی ہوئی لیکن
باوصف اس کے آپ نے خرد سال ہی سے اپنی بیوی کی علمی تعلیم شروع
کر دی اردو فارسی کے بعد صرف و نحو اور پھر فقہ و حدیث و تفسیر اپنے
ان کو پڑھائی چنانچہ امیر بیگم صاحبہ کی استعداد اس وقت امتحان مولوی
کامیاب کے مساوی ہے بیگم صاحبہ عورات کی مجالس میں غلط بھی فرماتی ہیں
اور اپنے شوہر کے حد درجہ اطاعت گزار ہیں۔



محمد عبد الغفور صاحب امتحان مولوی میں کامیاب ہونیکے علاوہ بند و بست کے امتحان میں بھی پاس ہیں اور عبد الصبور صاحب امتحان رشیدیہ وڈل میں کامیاب اور میٹرک میں امتحان دیا ہے۔

ضمن (۳) مولوی محمد عبد البجار عرف ابوالحسن صاحب ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۹۹ء میں تولد ہوئے دارالعلوم میں تعلیم پا کر ۱۲۹۲ء میں بہ امتحان منشی کامیاب ہوئے اور پھر ۱۲۹۶ء میں بہ امتحان مولوی پاس ہوئے اسکے بعد آپ نے علم طب کی طرف توجہ کی اور بالآخر رمضان ۱۳۰۳ء میں کامیابی حاصل کئے حکیم عبد الوہاب صاحب نابینا سے سند حاصل کی اور اب طب جاری ہے۔
ف مولوی حافظ محمد اکبر صاحب صدیقی حضرت مولوی محمد فضل شہزاد صاحب

کے تیسرے صاحبزادے ہیں بتاریخ ۱۳ ذی قعدہ ۱۲۵۷ء ہجری تولد ہوئے جس زمانہ میں آپ کی والدہ صاحبہ حمل سے تھیں ایک شب حضرت خواجہ بندہ از حسین قدس سرہ آپ کی والدہ صاحبہ کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا

کہ محمد اکبر آتے ہیں مبارک ہو آپ کی والدہ خواب سے بیدار ہو کر اپنے والد
 حضرت حکیم غلام حسین صاحب سے عرض حال کیا۔ حکیم صاحب نے فرمایا
 کہ تم کو ضرور لڑکا ہوگا تولد کے بعد تم وہی نام رکھو۔ چنانچہ آپ کے تولد کے
 بعد وہی نام محمد اکبر رکھا گیا۔ ابتداً حاجی عبداللہ خاں صاحب سے اپنے
 تعلیم پائی من بعد مولوی محمد زماں خاں صاحب اور مولوی نیاز محمد صاحب
 و مولوی سید محمود صاحب و مولوی فیاض حسین صاحب مولوی محمد حسین
 و مولوی محمد حبیب اللہ صاحب و مولوی محمد عبداللہ صاحب ولایتی و
 مولوی محمد عبدالصمد صاحب قندھاری سے علوم عربی حاصل کئے۔ فن
 خوشنویسی میں محمد مظفر الدین خاں صاحب سے تلمذ حاصل تھا فن گری
 میں بہت مشاق اور گھوڑے کی سواری و نشان اندازی و ہنٹ میں بڑے
 ماہر تھے ہزار ہار و پیہ کے اسلحہ آپ کے پاس موجود تھے اور اس فن سے
 آپ کو بڑی دلچسپی اور ایک خاص انس تھا۔ اعلیٰ درجہ کے متدین اور خدائے
 تھے ابتداً اپنے والد کے ماتحت کئی سال عدالت دیوانی بزرگ میں
 اور من بعد اپنے بھائی مولوی محمد عبدالقادر صاحب کے ماتحت محکمے
 قضایائے عرب میں آپ نے بحیثیت مددگار ناظم کے کام کیا اور محکمہ قضایا
 عرب کی تحقیقات تک عدالت موصوفہ میں متعین و امور بیکار تھے اور انشاء
 میں حکم نواب سرالار جنگ اعظم رکن مجلس تصفیہ عرب بھی ہوئے من بعد

عدالت منصفی بیرون عدالت ضلع محبوب نگر کی مددگاری پر منصرانہ تقرر فرمایا
اور پھر عدالت منصفی خلد آباد پر مستقلانہ تقرر ہوا ملاحظہ ہو جو دیدہ جلد اول
۱۳ دے ۳۵۰ صفحہ ۱۲۱- آپ کے کام اور برتاؤ سے حکام و رعایا سب
راضی و خوشنود رہے آپ کی کارگزاری و تدبیر کو خود سرکار نے تسلیم کیا
ملاحظہ ہو جو دیدہ ۵۰۵ تیسرے صفحہ ۱۳۰ خبر اول صفحہ ۸۰۳ و جو ڈیشیل رپورٹ
مرتبہ ہائے کورٹ بابۃ ۳۰۰ حصہ دوم صفحہ ۹۲- آپ نے اضلاع اورنگ آباد
و ناندیڑ و بیڑ کی صدر منصفی کا کام بھی منصرانہ انجام دیا ہے بلکہ اس میں
آپ کی وظیفہ کی کارروائی نواب فخر الملک بہادر محین المہام عدالت کے
ملاحظہ میں پیش ہونے پر نواب صاحب مغز نے حکم دیا کہ مولوی محمد اکبر صاحب کا
وظیفہ اس شرط سے منظور کیا جاتا ہے کہ سلسلہ میں ان کے فرزند کو منصفی دیجا
بالآخر تاریخ یکم آبان ۱۳۱۶ء مولوی صاحب موصوف بے طائے وظیفہ حسن
خدمت جالندہ کی منصفی سے سبکدوش کئے گئے اور آپ کے سلسلہ میں مولوی
محمد اسد اللہ صاحب کو عہدہ منصفی عطا ہوا۔ آپ کی علی کارگزاری اظہار الشمس
ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ ادھر آپ وظیفہ پر جہاں ہو گئے ادھر رانی صاحبہ
جاگیر دار گوندی تعلقہ انبر ضلع اورنگ آباد نے سرکار میں عرض کر کے اپنی
جاگیر کے لئے بے طائے اقتدارات درجہ اول آپ کو ناظم مقرر کر لیا اسکے بعد
جب حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی اورنگ آباد رونق بخش ہوئے

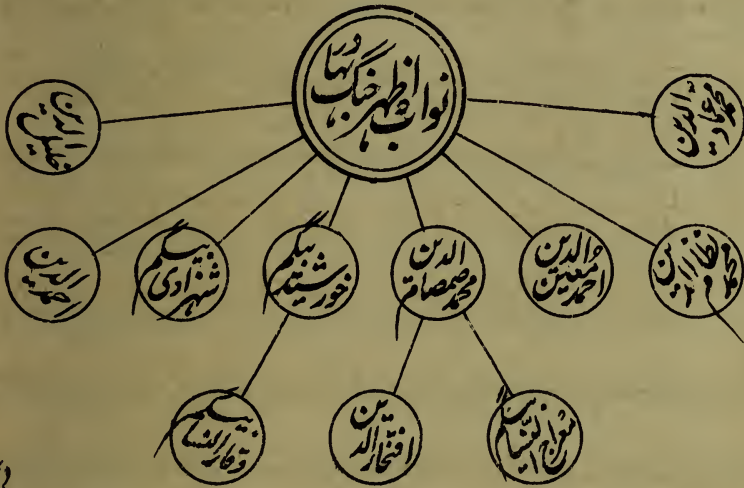
تو آپ کی دیانت اور بے لوثی اور کارگزاری و محنت کا حال سماعت فرما کر
صرف خاص مبارک میں مہتممی اعراس اقبائے خاص و مہتممی نیازات مہتممی
کی خدمت پر مقرر فرمایا اور دونوں خدمات کی تنخواہ پانچ سو روپیہ قرار پائی
اس کے بعد بلحاظ تقدس خدمت نظامت مصارف حرمین الشریفین سے
بھی آپ سرفراز کئے گئے اور تا دم زلیست ان خدمات پر مامور رہے تاہم
۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۳ ہجری یومِ پُشمبہ آپ نے انتقال کیا آپ کے
انتقال کی اطلاع حضرت بندگانِ عالی کو ہوئی تو سرکار نے اظہارِ افسوس کیا۔
اور یہ مراحم خسر و اہنہ خزانہ حبیب خاص سے مصارفِ تمہیز و تکفین و محنت
فرمائے گئے اور مولوی صاحب مرحوم کی مستعدی و محنت و دیانت کی
خاص الفاظ میں تعریف فرمائی۔

مولوی صاحب مرحوم کی نیک نیتی کا یہ بھی ثمر ہے کہ آپ کے صاحبزادے
ذی علم اور سرکاری اعلیٰ عہدوں پر مامور اور نیک نام ہیں جن کا حال آئندہ مذکور ہوگا



ضمن (۱) مولوی محمد غیاث الدین صاحب یقی جمادی الاول ۱۲۹۱ھ
 میں پیدا ہوئے بلکہ کے سرکاری مدارس میں ابتدائی تعلیم پانے کے بعد
 ضلع شاہ آباد کے مدرسہ آ رہ میں آپ نے دینیات کی تعلیم پائی جب ایک
 مناسب حد تک وہاں تعلیم ہوئی تو اورنگ آباد میں اپنے پدر بزرگوار
 کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بروز جمعہ مسجد شاہ گنج میں صداقت اسلام
 پر آپ نے عمدہ وعظ کیا لوگوں نے بہت پسند کیا اور آپ کے بیان
 سب متاثر ہوئے اس کے بعد طبقہ ملازمین میں داخل ہوئے اور عرصہ
 تک مستعدی سے سرکاری کوٹھیاں کا کام انجام دیا غفران مکان علیہ رحمۃ
 کے بعد جب ہمارے اعلیٰ حضرت قدر قدرت مسند نشین اور کار فرما ہوئے
 تو اعلیٰ حضرت نے اپنی پیشی کا کام آپ سے متعلق فرمایا اس کے بعد مختلف خط
 کے اہم کام لے کر غیر معمولی اضافوں اور ترقیوں سے اور بھی آپ کی عزت
 بڑھادی آپ بھی اپنی مستعدی اور محنت و موروثی دیانت سے سرکار کے
 دل میں جگہ پیدا کی اور اعتبار بڑھایا ماہ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ ہجری کو ایک جواہر نگار
 انگشتری ایک مرصع توڑا اور ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ہجری کو ایک طلائی گھڑی
 اور ماہ صفر ۱۳۳۲ھ ہجری کو بگلوں پیشگاہ خسروی سے محنت ہوا اور ۲۹
 جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ ہجری میں نواب اطہر جنگ بہادر کے خطاب سے آپ
 سرفراز کئے گئے غرض اس وقت جو اعتماد سرکار کو آپ پر ہے کسی اور پر نہیں

سرکار کی مہربانی سے آپ کو ایک ہزار روپیہ تنخواہ ملتی ہے سرکار کی کوٹھی
کا کام آپ سے متعلق ہے اور سرکار کی پیشی مبارک کے کام کا تعلق بھی
آپ ہی سے ہے۔ غلام محمد خاں صاحب تعلقدار موطن اور رنگ آباد کی
صاحبزادی قمر آستانی بیگم آپ سے منسوب ہیں اور ان سے حسب ذیل اولاد ہے



مولوی محمد مصام الدین صاحب نے نظام کلج میں ایف اے تک تعلیم پائی
اور سول سروس کے امتحان میں کامیابی حاصل کی اس لئے سرکار سے حکم ہوا
کہ آپ کو کوئی عہدہ دیا جائے چنانچہ اس وقت آپ معتمد صاحب مالگزارہی
کے مددگار ہیں اور چھ سو روپیہ کہ غمانیہ تنخواہ پاتے ہیں آپ نواب
رحیم یار جنگ بہادر کے داماد ہیں۔
نواب رحیم یار جنگ بہادر سے جو سابقہ قرابت آپ کی ہے نقشہ ذیل سے واضح ہو
گی۔

مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ

مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ	مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ
مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ	مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ
مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ	مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ
مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ	مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ
مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ	مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ
مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ	مولانا عبدالغفور صاحب قس سرہ

خورشیدی بیگم نواب محمد سعد الدین خاں فرزند نواب عزیز یار جنگ بہادر سے منسوب ہیں۔
عزیز یار جنگ بہادر سے جو سابقہ قرابت ہے وہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

حضرت سید شیخ صاحب شطاری

سید صلاح الدین صاحب	سید صلاح الدین صاحب
رابعہ بیگم صاحبہ	رابعہ بیگم صاحبہ
نواب اظہر جنگ بہادر	نواب اظہر جنگ بہادر
خورشیدی بیگم صاحبہ	خورشیدی بیگم صاحبہ

ضمن (۲) مولوی محمد اسد اللہ صاحب ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ ہجری میں
تولد ہوئے۔ ابتداً خانگی طور پر تعلیم ہوتی رہی من بعد دارالعلوم میں داخل
ہوئے اور نہایت محنت سے مولوی صاحب نے علم پڑھا اور امتحانات
ذیل میں کامیابی حاصل کی۔

منشی - منشی عالم - منشی فاضل - مولوی - مولوی عالم - ملاحظہ ہوں جرائد ذیل
(۱) جریدہ ۲۲ آبان ۱۳۰۶ء جلد اول صفحہ ۷۷ - ۷۸ - منشی

(۲) جریدہ جزو ثانی ۱۳۰۶ء صفحہ ۸ نمبر سلسلہ پنجاب ۲ - منشی عالم

(۳) جریدہ جزو ثانی ۱۳۰۶ء صفحہ ۸۴ نمبر سلسلہ پنجاب ۷ - منشی فاضل

(۴) جریدہ جزو ثانی ۱۳۰۶ء صفحہ ۲۹۴ نشان سلسلہ پنجاب ۸ - مولوی

(۵) جریدہ ۲۳ شہر لویہ ۱۳۰۹ء جزو ثانی صفحہ ۳۴ نشان سلسلہ پنجاب - مولوی عالم

آپ طبعاً محنتی اور جفاکش ہیں چنانچہ زمانہ طالب علمی میں مطالعہ کتب میں

معمولاً دن رات میں بارگاہ گھنٹے اور قربت امتحان کے زمانہ میں تو بیس گھنٹے

آپ صرف کرتے تھے یہی اسباب تھے کہ ہر امتحان میں پہلے ہی موقع پر

آپ کامیاب نکلے اور کبھی فیل نہیں ہوئے۔ انگریزی بھی خانگی طور پر اپنے

شروع کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں میٹرک تک لیاقت پیدا کر لی و زرش

جسمانی سے بھی آپ کو خاص دلچسپی رہی زمانہ کے ضرورتوں کے لحاظ سے

اپنے قانون کی طرف توجہ کی اور بالآخر وکالت و جوڈیشل کے امتحان میں کامیابی

حاصل کی ملاحظہ ہوں جرائد ذیل :-

و کالت جریئہ اعلامیہ مورخہ ۱۳۱۶ء جز دوم صفحہ ۱

جودیشیل جریئہ اعلامیہ مورخہ ۱۳۱۶ء جز دوم صفحہ ۱

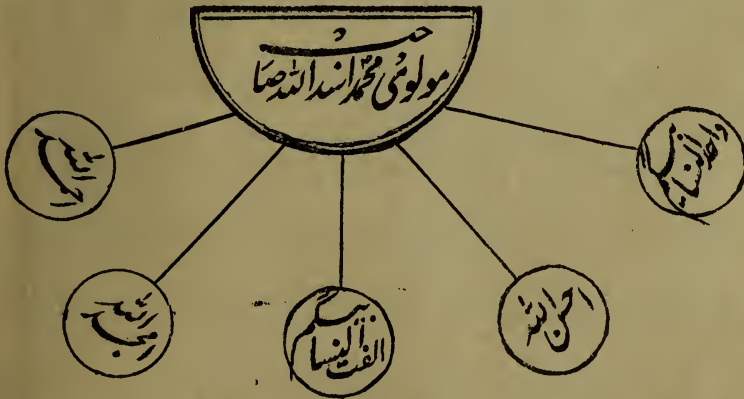
حکام عدالت العالیہ نے آپ کی لیاقت کی قدر فرما کر امیدواران منصفی میں آپ کا نام شریک کیا اور بطور کار آموزی کے نواب حاکم الدولہ بہادر حاکم ابتدائی عدالت العالیہ کے اجلاس پر متعین فرمایا اور پھر بظائے اختیارات فوجداری کے عدالت فوجداری بلکہ میں آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا وہاں آپ نے نہایت لیاقت و دیانت سے کام کیا اس لئے آپ کے والد کے وظیفہ کے سلسلہ میں آپ کا تقرر مستقلانہ بتایاں حکم آبان ۱۳۱۶ء عدالت منصفی ناراین پیٹھ پر ہوا ملاحظہ ہو جریئہ ۲۲ء جز اول صفحہ ۲۶ء

آپ کے افسروں نے آپ کی کارگزاری کی نسبت نہ صرف وقتاً فوقتاً اظہار خوشنودی کیا بلکہ آپ کی ترقی مدارج کے لئے سعی رہے اسی وجہ سے جلد جلد ترقی ہوتی رہی اور خاصۃً بطور شخصی دیوانی و فوجداری کے اختیارات کی بھی توسیع ہوتی رہی۔

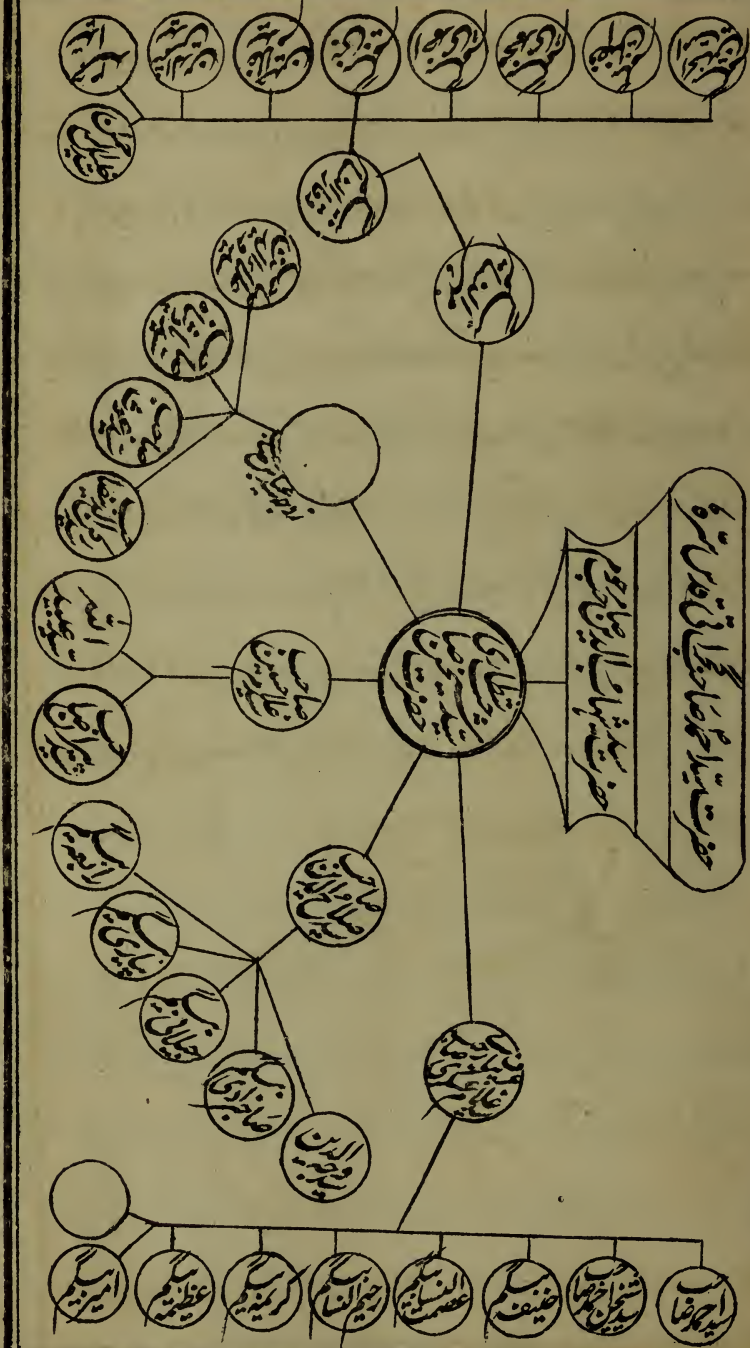
ملاحظہ ہو جریئہ ۲۶ء جز اول صفحہ ۹۹ء (اقتدارات فوجداری جریئہ ۱۳۱۶ء جز اول صفحہ ۱) (اقتدارات دیوانی۔

آپ کے بعض فیصلہ و کارروائی کی نسبت محکمہ سرکار صیغہ عدالت سے اظہارِ خوشنودی کیا گیا اور عدالتِ عالیہ سے سالانہ رپورٹ میں آپ کی عمدہ کارگزاری کی تعریف کی گئی۔

آپ عدالت منصفی سے ترقی کر کے دیوانی بلوک کی نظامت چاہم پر مامور ہوئے وہاں سے نظامت ضلع بیدر پر بہ ترقی مامور کئے گئے نظامت ضلع سے عدالت فوجداری بلکہ کی نظامت دوم پر تقریباً وہاں عرصہ تک آپ نے کام کیا اور بالآخر اسی عدالت کی نظامت اول پر مامور ہوئے فی الحال اس خدمت کی نو سو روپیہ تنخواہ ملتی ہے افضل النساء بیگم صاحبہ بنت نواب سعید الدولہ بہادر سے آپ نے شادی کی ان کے بطن سے حسب ذیل اولاد ہے:-



مولوی محمد اسد اللہ صاحب کا ناں بیالی سلسلہ صفحہ (۶۷) پر درج ہے



ف مولوی محمد ہدایت اللہ صاحب مولوی محمد فضل اللہ صاحب رحمہما
 کے چوتھے صاحبزادے ہیں وہم ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ ہجری یوم دوشنبہ تولد ہوئے
 خانگی تعلیم کے بعد مولوی نیاز محمد صاحب و مولوی محمد حسین صاحب مولوی
 محمد حبیب اللہ صاحب سے آپ نے علم پڑھا۔ فقہ حدیث تفسیر کے حاصل
 کرنے میں بہت محنت کی اس کے علاوہ آپ نے قرآن شریف کا غلط بھی
 کر لیا سرکاری عطیہ پر قانع اور مطالعہ کتب و عبادات میں مصروف
 و خانہ نشین تھے عَزَّوَجَلَّ قَتَح ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہا آپ نے پہلے اپنے
 چچا مولوی حسن علی صاحب کی صاحبزادی سے شادی کی ان کے بعد مولوی
 احمد شاہ صاحب کی دختر آپ سے منسوب ہوئیں لیکن کسی سے اولاد نہیں ہوئی
 جس وقت آپ تولد ہوئے آپ کی والدہ صاحبہ نے اپنے قبلہ گاہ حضرت
 حکیم غلام حسین خاں صاحب کی خدمت میں مولود کو پیش کر کے عرض کیا
 کہ اس کا نام تجویز فرمائیے۔ حکیم صاحب نے تین نام لکھ کر دیئے اور فرمایا
 کہ ان ناموں میں سے جو نام چاہو رکھ لو وہ تین نام یہ تھے۔ ہدایت اللہ نصر اللہ
 فتح اللہ غرض آپ کا نام ہدایت اللہ رکھ دیا گیا ان کے بعد دو صاحبزادے
 اور پیدا ہوئے تو وہی دو نام جو باقی تھے علی الترتیب رکھے گئے۔ ۱۲۳۷ھ
 ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ ہجری روز جمعہ کو آپ نے انتقال کیا۔

ف مولوی غلام حسین صاحب نصر اللہ آپ دوم شوال ۱۲۶۱ھ

میں تولد ہوئے ابتداً خانگی طور سے آپ نے فارسی و عربی پڑھی پھر مدرسہ دارالعلوم سرکار عالی میں تعلیم پا کر اعلیٰ درجہ میں کامیاب اور مورد تحسین ہوئے اور بلحاظ آپ کی قابلیتوں کے ضلع کے مدرسہ سہی پر آپ کا تقرر ہو گیا وہاں آپ نے ایسی عمدہ تعلیم دی کہ تعلقہ کے تمام لوگ آپ سے راضی ہو گئے اور اپنے بچوں کو اوقات مدرسہ کے علاوہ گھر پر پڑھنے کے لئے بھیجا کرتے جس کی وجہ سے مدرسہ کا مرجعہ بہت بڑھ گیا اور مدرسہ کا مکان نا کافی ہو گیا اس کے علاوہ آپ نہایت مقدس اور خدا ترس تھے حضرت محمد صاحب کلیمی منغور سے بیعت و خلافت حاصل تھی علم قراءت میں آپ کو پورا دخل تھا آپ کی قراءت و خوش سخی قابلِ سماعت تھی آپ نے ۱۹ صفر ۱۲۳۷ھ میں انتقال کیا مریم بیگم صاحبہ کے بطن سے آپ کی اولاد حسب ذیل ہے:-



بطن ثانی سے سعادت بیگم - محبوب بیگم تولد ہوئے۔

ضمن (۱) احمد حسین صاحب ۲۶ رجب ۱۲۹۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔

ابتدا ہی سے والد کے زیر نگرانی آپ نے تعلیم پائی پھر دارالعلوم میں داخل ہو کر
امتحانات ذیل میں کامیابی حاصل کی۔

منشی۔ مولوی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل۔ امتحان آخر الذکر میں تمام پنجاب یونیورسٹی
میں اول آنے کی وجہ سے دو نقدی تمغے ایک صاحبزادہ نواب عبید اللہ خان
سی۔ یس۔ آئی۔ آف ٹونک کا اور دوسرا نواب فخر الملک بہادر وزیر تعلیم
کامنجانب سرکار انھیں مرحمت ہوا۔

سنہ کامیابی

۱۸۹۱ء

۱۸۹۲ء

۱۸۹۸ء

۱۹۰۰ء

نام امتحان

منشی

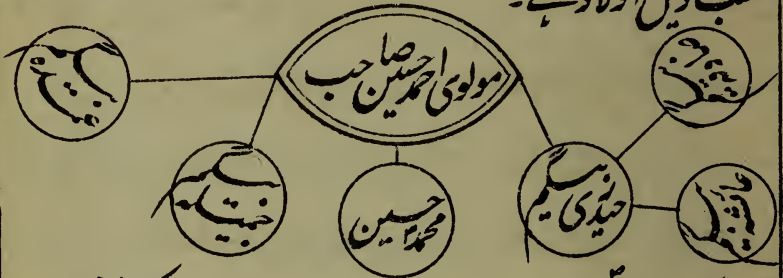
مولوی

منشی عالم

منشی فاضل

اس کے بعد آپ کا تقرر مدرسہ سی ضلع پر ہوا اور کچھ عرصہ کے بعد نظارت مدارس
واطراف بلوچہ کی خدمت پر ہوا آپ اپنے فرائض نہایت عمدگی اور خوش
و محنت سے انجام دیتے رہے جس کی وجہ سے حکام متعلقہ آپ سے راضی
و خوشنود رہے اور آپ کی نسبت آپ کے افسروں نے قیمتی رائے قائم کی
زمانہ نظارت بلوچہ میں بصلہ حسن انتظام صحت یابی لارڈ ہارڈنگ منعقدہ
۲۰ جون ۱۹۱۳ء انھیں ایک تمغہ نقدی بھی منجانب سرکار عنایت فرمایا گیا

اس کے بعد ترقی کے ساتھ آپ صرف خاص مبارک میں منتقل ہوئے وہاں اس وقت آپ مددگار مہتمم اعراس و اقربائے سرکار و نیازات سلامتی مبارک و نظامت مصارف حرمین شریفین کی خدمات پر بیافت و سورد و پتہ بخوار کے مامور ہیں اور سرکار عالی سے منصب بھی پاتے ہیں مولوی سید عبدالرحمن صاحب تحصیلدار کی صاحبزادی آپ سے منسوب ہیں اور ان سے حسب ذیل اولاد ہے۔



آپ کے فرزند محمد حسین صاحب عرف حافظ میاں نوجوان نیک نجت ہیں انھوں نے تحصیل علم میں بہت محنت کی مڈل میٹرک میں کامیاب ہیں اور ایف۔ اے سال اول کے امتحان میں کامیاب اور سال دوم کے امتحان میں شریک ہیں اور قراءت سے بھی باخبر ہیں۔

ضمن (۲) شریف حسین صاحب یکم صفر ۱۳۳۷ء میں تولد ہوئے اور اپنے بھائی کے زیر نگرانی تعلیم پا کر امتحان مڈل و ہنشی میں کامیاب ہوئے اور مدرسہ سی پر تقرر کیا گیا وہاں سے صرف خاص مبارک میں منتقل ہوئے مولوی محمد اکبر صاحب کی صاحبزادی رحمت النساء یگم سے آپ کی شادی ہوئی ان کے

بطن سے محمود حسین پیدا ہوئے بیگم موصوفہ کے بعد خوشید بیگم سے آپ نے شادی کی ان کے بطن سے چار بچے ہوئے جنہیں علی حسین موجود ہیں۔

ف مولوی محمد فتح اللہ صاحب آپ چھٹے صاحبزادے مولوی محمد فضل اللہ صاحب کے ہیں ۳۴ برس ذیقعدہ ۱۲۸۲ء میں تولد ہوئے مختلف جگہ تعلیم پانے کے بعد آپ نے وکالت اور جوڈیشل کے امتحان میں کامیابی حاصل کی اس لئے عدالت العالیہ میں مامور کئے گئے وہاں آپ کی کارگزاری بہر میر مجلس راضی و خوشنود رہے اور آپ پر اعتماد رکھتے تھے اسکے بعد اپنے بہ ترقی منظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ پر اور وہاں سے منصفی پر ترقی پائے آپ نے بہ اجازت عدالت العالیہ صنیعہ عدالت کی ایک مفصل تاریخ لکھی اور اس کو نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس کے نام سے منون کیا اور اسکا نام حاکم التاریخ رکھا اسکے بعد گشتیات کا مجموعہ مرتب کر کے مفتاح الاحکام نام رکھا اور احکام رخصت کا مجموعہ بھی آپ نے مرتب کیا۔ نواب سعد جناب بہادر کرن عدالت العالیہ کی سوانح بھی آپ نے ترتیب دی اور اس کو عہد سعد موسوم کیا زرد جو اہر و مردارید کے پرکھنے میں خاص لیاقت رکھتے ہیں۔ امتحانات وکالت میں جو کامیابی حاصل کی ہے اسکا اندراج جریدہ ۱۵۰۱ء امرداد ۱۹۹۹ء میں ہے

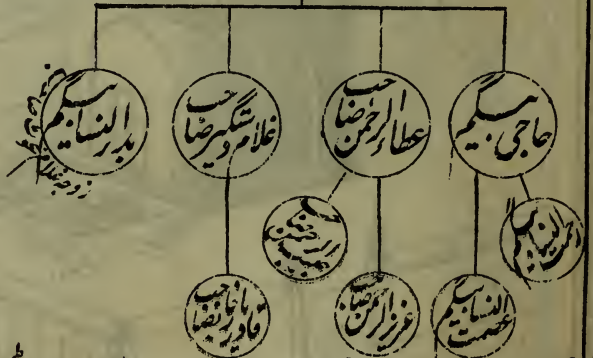
آپ نے حج و زیارت سے بھی فراغت حاصل کی مدینہ طیبہ میں نو مہینے قیام رہا آپ کی اولاد کی تصریح از بطن خیر النساء بیگم صاحبہ دختر میر شجاعت علی خاں صاحب

(۱) محمد عبدالغنی عرف غلام جیلانی صاحب مرحوم
 (۲) محمد بی بیگم زوجہ مولوی سید شہاب الدین صاحب تحصیلدار
 غلام جیلانی صاحب نے سٹی ہائی سکول میں تعلیم پا کر مڈل میں
 کامیابی حاصل کی اور عالم شباب میں انتقال کیا۔
 از بطن رابعہ بیگم عرف شرف بیگم۔
 عبدالرشید
 عبدالحکیم
 از بطن ثانی۔

محمد عبدالحی صاحب - محمد عبدالقیوم - یسین بیگم زوجہ محبوبہ بن ضا
 محمد عبدالحی صاحب ۳۰ سوال ۳۰ لکھ میں تولد ہوئے۔ دارالعلوم میں تشریف
 کے امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد سٹی ہائی اسکول و نظام کالج میں
 انھوں نے تعلیم پائی مڈل - میٹرک میں پاس ہو کر ایف۔ اے کا امتحان
 بھی دیا۔ منشی فاضل وجودیشیل و امتحان عہدہ داران سررشتہ مال
 میں کامیابی حاصل کی۔ خانگی طور پر علم حدیث کی تحصیل میں مصروف
 ہیں اور بالطبع محنتی اور لائق شخص ہیں۔ عدالت دیوانی بلدہ میں
 مترجم انگریزی کی خدمت پر مامور ہوئے اور پھر ترقی سے
 نائب سررشتہ دار کے گئے وہاں سے بہ ترقی ہائی کورٹ میں
 منتقل ہوئے۔

ف مولوی حاجی محمد حسن علی صاحب آپ چوتھے صاحبزادے نواب
 قادر یار خاں بہادر کے ہیں ۳۲ سالہ میں تولد ہوئے علوم عربی کے حاصل
 کرنے میں بڑی محنت اٹھائی اور آخر کار اپنے وقت کے علامہ ہوئے
 تدریس برابر جاری تھی صد ہا آدمی آپ کے شاگرد تھے آپ نے بھی اپنے
 بھائیوں کے طرح حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ سے فرقہ خلافت
 حاصل کیا احکام شرعیہ کے پابند اور بڑے پرجوش مسلمان تھے جمادی الاول
 ۱۲۸۵ء میں آپ نے انتقال فرمایا اور حضرت صاحب قبلہ کے پائین میں دفن ہوئے
 آپ کے سات فرزند تھے منجملہ ان کے جن کو مولف نے دیکھا ہے وہ
 حسب ذیل ہیں :-

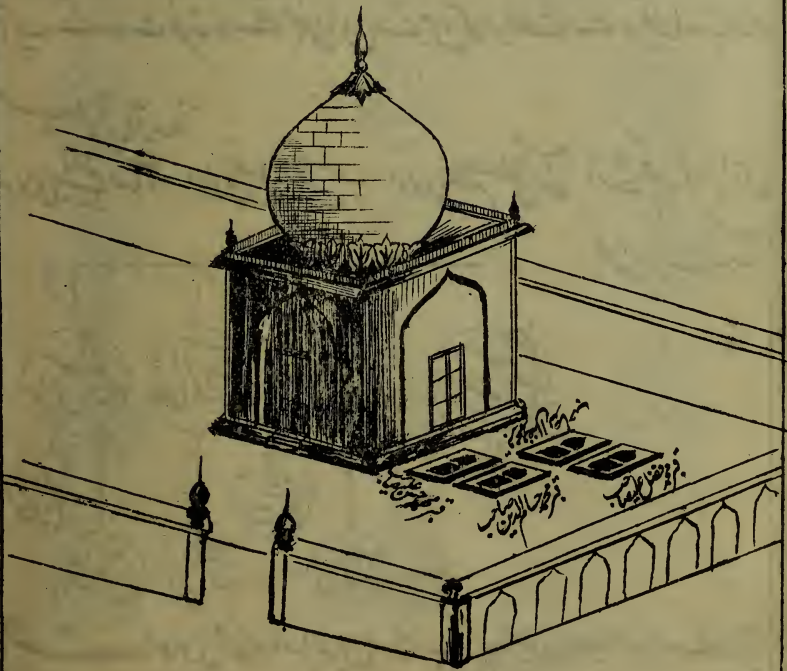
مولوی حبیب اللہ صاحب مولوی خلیل الرحمن صاحب مولوی غلام مصطفیٰ صاحب امت مسلمہ مولوی
 محمد ہدایت اللہ صاحب



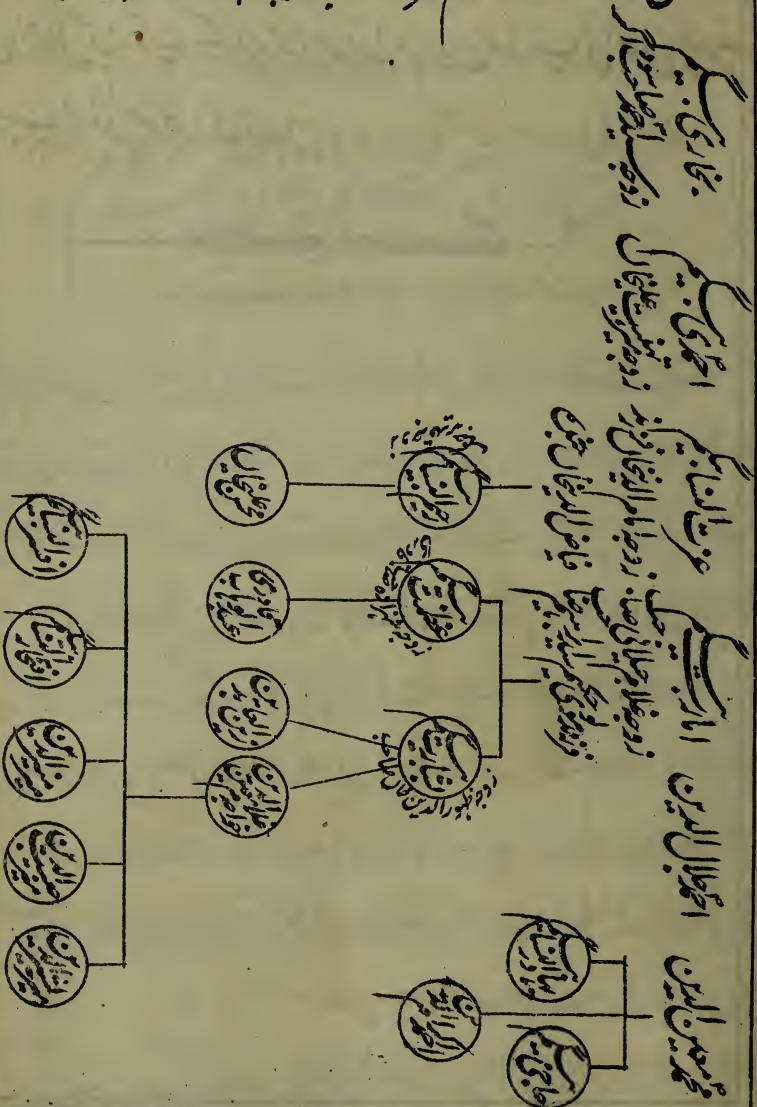
ف مولوی محمد حسام الدین صاحب آپ چھوٹے صاحبزادے نواب
 قادر یار خاں بہادر کے ہیں ۳۲ سالہ میں تولد ہوئے بہت نیک و شکر المزاج تھے

آپ کی پہلی بی بی نامدار النسا بگیم صاحبہ اور دوسری بی بی قاسم بی بی تھیں لیکن
 آپ کو اولاد نہیں ہوئی ۳۰ سال میں آپ نے انتقال کیا اور اپنے مرشد
 حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ کے پائیں دفن ہوئے۔ حضرت شاہ
 سعد اللہ صاحب قبلہ کے گنبد شریف کے باہر آپ کی اور آپ کے بھائیوں
 کی قبریں جس ترتیب سے واقع ہیں اُس کا نقشہ حسب ذیل ہے:-

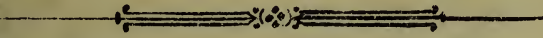
گنبد حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ



ف مولوی غلام محی الدین صاحب آپ بھی قادر یا رخاں صاحب کے صاحبزادہ ہیں۔ لیکن آپ دوسری بی بی سے تولد ہوئے۔ آپ مولوی محمد فضل اللہ صاحب کے ہم عمر تھے۔ آپ کی اولاد حسب ذیل ہے:-



ضمن (۱) مولوی محمد معین الدین صاحب ربیع الثانی ۱۲۵۵ھ ہجری
 میں تولد اور نوشت و خواندیں آپ نے کافی مہارت پیدا کی۔ اور
 فن سپہ گری کے بڑے شایق اور مستعد شخص تھے۔ بتاریخ ۱۳۳۵ھ ہجری
 میں انتقال کیا۔ آپ کے فرزند احمد اکرام الدین صاحب فی الحال ضلع بید
 پرطیب یونانی سرکاری ہیں۔



فصل دوم

متعلق خاندان حضرت قادری نواز خان صاحب مرحوم

قادر نواز خان صاحب الشہ مجری میں تولد ہوئے آپکا نام محمد حسین ہے قادر نواز خان خطاب ہے۔ محمد علی صاحب قادر یار خان کے آپ حقیقی بھائی تھے نہایت متبرک و مقدس بزرگ تھے حضرت شاہ عیسیٰ قادری مجددی قدس سرہ سے بیعت کا افتخار حاصل تھا۔ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ راہ میں خضر علیہ السلام سے آپ نے شرف ملازمت حاصل کیا اور علوم لدنی سے فیضیاب ہوئے آپ نے بزمانہ قیام مدینہ منورہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ فدوی کے تین معروض ہیں اس کی قبولیت کا امیدوار ہوں۔

(۱) یہ کہ ہمارے بادشاہ نواب نظام علیخان بہادر آپ کی زیارت دیدار سے

سرفراز ہوں۔

(۲) یہ کہ فدوی کی والدہ جو مبروص ہیں انکی یہ شکایت رفع ہو جائے۔

(۳) یہ کہ انتقال کے وقت سرکار عالم کے دیدار سے غلام سرفراز ہو یہ تینوں معروضے آپ کے پیشگاہ رسالت پناہی سے منظور فرمائے گئے اسکی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ جب آپ حرمین شریفین کی زیارت سے فارغ ہو گھر واپس آئے تو آپ کی والدہ صاحبہ نے کہا میاں تم نے تو اپنی والدہ کا حق خوب ادا کیا آپ کا خیال ہوا کہ شاید مفارقت کے رنج سے ایسے کلمات فرماتے ہیں لیکن اسکے بعد آپ کی والدہ نے کہا کہ سرکار عالم میرے خواب میں تشریف لائے تھے اور لب مبارک سے کوٹکے دھبوں کو دور فرمادیا اس کے بعد نذر کے لئے غفراں مآب کے دربار میں حاضر ہوئے تو غفراں مآب نے نذر لیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تابعہ لاری کا حق تو قادر نواز خاں تم ہی نے ادا کیا آپ نے عرض کیا کہ تابعہ لاری کا مطلب نہیں سمجھا غفراں مآب نے فرمایا کہ سرکار عالم میرے خواب میں تشریف لائے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ قادر نواز خاں کی تمنا اسی میں تھی کہ میں تمہارے خواب میں آؤں غفراں مآب قادر نواز خاں سے فرماتے تھے کہ مجھ کو اس سے اتنی خوشی ہوئی ہے کہ اگر حیدر آباد کے برابر ایک اور ملک ملجاتا تو مجھے اتنی خوشی نہیں ہوتی تھی غرض شعبان ۱۲۳۸ھ میں آپکا انتقال ہو گیا اور پتھر گٹھی کے مسجد کے صحن کے ایک گوشہ میں آپ دفن

بڑے صاحبزادے ہیں ۲۰۹ سالہ میں تولد ہوئے اور ۲۳۰ سالہ میں مولوی عبدالکریم رضا کے ساتھ شہید ہوئے اور اپنے مسجد کے صحن میں دفن ہوئے آپ بہت ذی علم اور بڑے نامور واعظ تھے آپ کی شہادت کا حال گلزار اصفیہ کے صفحہ ۱۱۲ میں اور نیز تاریخ مکھن لعل کے صفحہ ۲۱ میں مذکور ہے آپ حضرت شیخ جی حالی صاحب قدس سرہ کے خاص خلیفہ تھے آپ کو سراج النساء بیگم کے بطن سے ایک لڑکا پرورد صاحب نامی پیدا ہوا جو ان کے بازو دفن ہوئے ہیں

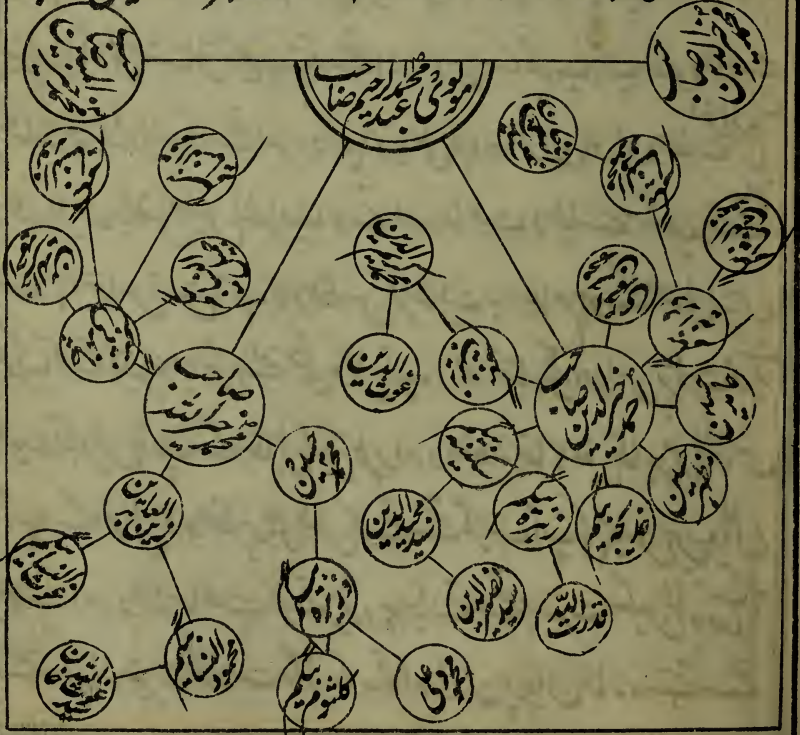
ف مولوی حافظ محمد عبدالرحیم صاحب ۲۲۴ سالہ میں تولد ہوئے اپنے بعد تحصیل علوم عربیہ و غلط گوئی کی بنیاد ڈالی آپ کا وعظ ایسا دلچسپ اور دل فریب تھا کہ ہزار ہا آدمی آپ کے وعظ میں جمع رہتے تھے اور آپ کی زبان سے جو کلمات صادر ہوتے تھے لوگوں کے دلوں پر موثر ہوتے جاتے تھے آپ نے محلہ پتھر گھٹی میں ایک خاص مکان اسی غرض سے بنایا آپ کے پرورد وعظ سے صد ہا آدمی مشرف بہ اسلام ہو گئے علاوہ علوم ظاہری کے حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ سے علوم باطنی میں بھی ملازمت حاصل تھی حضرت صاحب قبلہ کی بجز عنایت آپ پر تھی اور آپ ہر روز بعد نماز عشر ثنوی تشریف حضرت مولانا روم رح اور مکتوبات شریف حضرت امام ربانی رح حضرت شاہ صاحب قبلہ کے روبرو مجلس میں پڑھتے تھے اسی برکت اور حضرت پیروم رشد کی دعا کے سبب سے آپ کے بیان میں خدا نے یہ تاثیر عنایت

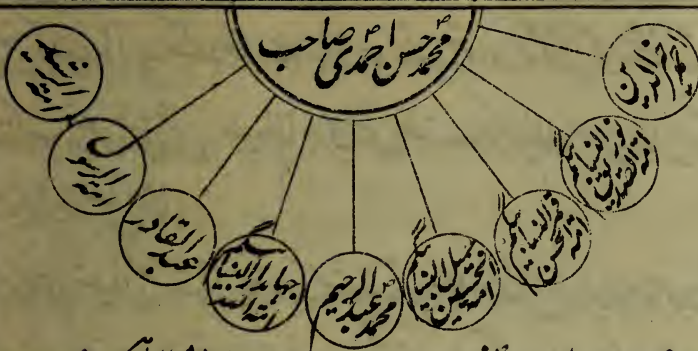
کی تھی کہ صد ہا آپ کے وعظ سے متاثر ہوتے تھے اور لوگوں کو بیٹھنے کے لئے جگہ تک نہیں ملتی تھی۔ علوم ظاہری میں حضرت حکیم غلام حسین خاں صاحب سے تلمذ حاصل تھا۔

بتایں غرہ شعبان ۱۲۰۲ء بروز دو شنبہ آپ کا انتقال ہو گیا اور مسجد کے صحن میں دفن ہوئے آپ نے نواب سکندر یار جنگ بہادر کی صاحبزادی شمس النساء بیگم عرف پوتی بیگم سے شادی کی اور ان کے بطن سے حسب ذیل ولادے ہوئے۔

(۱) مولوی محمد خیر الدین صاحب - (۲) مولوی احمد خیر الدین صاحب -

(۳) مولوی خیر الدین صاحب - (۴) مولوی خیر المبین صاحب





ف مولوی احمد خیر الدین صاحب ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ میں تولد ہوئے
 اعلیٰ درجہ کے خدا پرست اور علوم ظاہری و باطنی میں فاضل اور حضرت
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے آپ نے بھی اپنے
 پدر بزرگ کے بعد وعظ کرنا شروع کیا آپ کا بھی وہ دچسپ وعظ تھا کہ
 ہزار ہا آدمی مشتاق جمع رہتے تھے اور اودن کے قلوب آپ کے وعظ سے
 متاثر ہوتے جاتے تھے امر اردکن اور اعلیٰ عہدہ داران اور خود حضرت
 علیہ الرحمہ بہ نفس نفیس تشریف لاتے اور سماعت وعظ سے مستفید ہوتے تھے
 صد ہا اشخاص محض آپ کا وعظ سن کر مشرف بہ اسلام ہو گئے معمولی لباس
 ترک کر کے فقیرانہ لباس یعنی لنگی و کھل آپ نے اختیار کی اور اس پر ثابت قدم
 حیدر آباد میں آپ کے مقابل کسی کا پردہ وعظ نہ تھا بعض ظاہر میں اشخاص
 آپ کے اقوال و وعظ پر بھی طعن کرتے تھے مگر جب آپ کی مجلس میں داخل
 ہوتے اور وعظ سماعت کرتے بیخود ہو جاتے تھے حضرت مسکین شاہ صاحب
 سے روزانہ شرف ملازمت حاصل کرتے اور اودن پر جان نثار رہتے تھے

افسوس کہ ایسا فاضل و متبحر بزرگ ۱۰ ابر صفر ۱۳۱۵ء میں انتقال کیا حیدر آباد سے
 وعظ گوئی کا لطف جاتا رہا آپ ان صفات کے علاوہ ایک عمدہ طبیب بھی
 آپ کی تشخیص نہایت اچھی تھی صد ہا آدمیوں نے آپ کے علاج سے صحت
 پائی حضرت مسکین شاہ صاحب کے پائین مسجد الماس واقع اندرون
 علی آباد میں آپ دفن کئے گئے آپ کی اولاد حسب ذیل ہے:- حسب
 (۱) محمد حسن احمدی صاحب۔ از بطن حبیب النساء بیگم صاحبہ بنت مولیٰ عبد الوہاب
 (۲) دروانہ بیگم صاحبہ۔ ایضاً ایضاً ایضاً
 (۳) محمد حامد حسین محمد ظہر حسین خدیجہ بیگم زہرہ بیگم۔ امیرنی منکوحہ کے بطن سے
 (۴) سکینہ بیگم۔ زینب بیگم۔ فاضلہ بی کے بطن سے۔ ۱۲۹۱ھ
 ضمن (۱) مولوی محمد حسن احمدی صاحب بتاریخ الریبع الثانی
 تولد ہوئے خانگی تعلیم ہونے کے بعد آپ نے مدرسہ دارالعلوم میں تعلیم
 پائی اور امتحان مولوی میں کامیابی حاصل کی اس کے بعد آپ نے علم طب کے
 طرف توجہ کی اور حکیم عبد الوہاب صاحب نابینا سے سند حاصل کی او
 سرکاری دواخانہ میں آپ کا تقرر ہو گیا اور ایک بڑا محلہ علاج کے لئے
 آپ کے تفویض کیا گیا۔ آپ کی اولاد حسب ذیل ہے:-

(۱) { احمد خیر الدین } امت الصدیق امت المحسن امت الحسین } نور النساء بیگم قمر النساء بیگم جمیل النساء بیگم
 از بطن چاندنی بیگم

(۲) محمد عبد الرحیم محمد عسکری۔ جہاندار النساء گیم۔ محمد عبدالقادر۔ از بن خیر النساء گیم

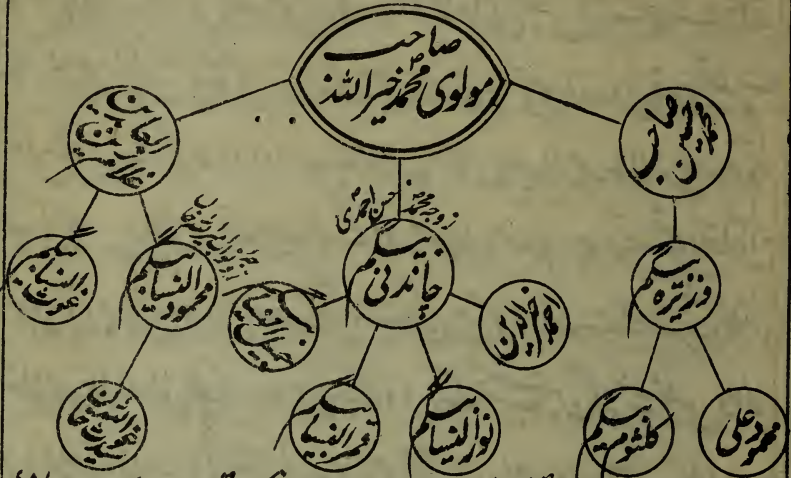
(۳) امت الرسول ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ از بن کریم نبی

جب امت الصدیق آپکی صاحبزادی تولد ہوئیں تو آپ نے کہا کہ بچوں کے نام پر و مرشد تجویز فرماتے تھے اب کیا کرنا آپ اسی ترد میں شب میں آپ نے حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ کو دیکھا حضرت نے فرمایا کہ لڑکی کا نام امت الصدیق رکھو چنانچہ حسب ہدایت پر و مرشد کے نام رکھا گیا۔

ایک بی بی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ پاس مولوی احمد خیر الدین صاحب حاضر ہیں اور عرض کر رہے ہیں کہ فدی ^{نمودہ} کو لڑکیاں ہی ہوتے ہیں کوئی لڑکا نہیں ہوتا شاہ صاحب قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ مختار سے فرزند کو اس دفعہ لڑکا ہوگا تم اُس لڑکے کا نام اپنا ہی نام احمد خیر الدین رکھو چنانچہ چند دن کے بعد آپ کو لڑکا ہوا تو انکا نام احمد خیر الدین رکھا گیا جو آپ کے بڑے فرزند ہیں

ف مولوی محمد خیر اللہ صاحب ^{۱۲۵} لکھ میں تولد ہوئے ابتدائی مراحل تعلیم کے طے ہونے کے بعد آپ نے قرآن شریف کا حفظ کیا آپ کی اکثر وقت و ظایف سے معمور رہتا تھا بزرگان دین کی زیارات بہت اعتقاد سے فرمایا کرتے تھے نہایت نیک مزاج اور خلیق و بامروت تھے۔

آپ کے دو صاحبزادے ہیں اور ایک صاحبزادی۔



مولوی محمد خیر المبین صاحب ۲۵۱ سال میں تولد ہوئے ابتدائی تعلیم کے بعد مولوی نیاز محمد صاحب و مولوی حسن الزماں صاحب سے حد وفقہ و تفسیر آپ نے پڑھی اور حضرت محمد حسن کلیمی مرحوم سے بیعت و خلا حاصل کی ہمیشہ سے کتب مینی اور بزرگان دین کے تذکرہ کا آپ کو شوق رہا آپ اپنے بھائی کے قائم مقام ہو کر ربیعین شریفین میں عالمانہ وعظ فرمایا کرتے ہیں مقام شکر ہے کہ آپ کے وعظ میں بھی مہی و کجی اور دلفریبی ہے جو آپ کے پدر بزرگوار اور بھائی صاحب مرحوم کے وعظ میں تھی آپ کا وعظ نہ صرف عالمانہ ہے بلکہ وعظ کے وقت پیران طریقت کے فیضان کا خاص اثر آپ پر پایا جاتا ہے اور وعظ میں آپ کے خلق اللہ کا بے حد ہجوم رہتا ہے بیٹھے تک جگہ نہیں ملتی لیکن مخلوق کی یہ حالت ہے کہ کھڑے رہتے

جگہ مل جائے تو غنیمت سمجھتی ہے اور فخر کے ساتھ اسی پر فاعیت کرتی ہے
 بعض اوقات تو اس قدر ہجوم رہا ہے کہ تمام اہل مجلس کھڑے ہوئے وعظ
 سنا کئے ہیں لیکن کسی کو گراں باری نہیں ہوئی یہ دلچسپی اور دل فریبی تعلیم سے
 متعلق نہیں ہے بلکہ خدا داد امر ہے غفر اہل مکالم علیہ الرحمہ سالانہ مع خدم و حشم
 آپ کی مجلس وعظ میں تشریف لاتے اور محفوظ و مسرور ہوتے تھے اتفاقاً آج
 دسویں تاریخ ربیع الاول ۱۳۴۲ء کی ہے آج ہی کا واقعہ ہے کہ حضرت گاندی
 متعالی مدظلہ العالی ٹھیک دس بجے دن کے حسب نین گزشتہ مجلس وعظ
 میں تشریف لائے پاؤ گھنٹہ تک مولوی محمد حسن احمدی صاحب کا اور
 پون گھنٹہ تک جناب مولوی محمد خیر البین صاحب کا وعظ سماعت فرماتے رہے
 اور باریک نکات و نازک مضامین کی سرکار نے تعریف کی اور بیحد سرکار
 خوش ہوئے چونکہ سرکار علم دوست ہیں اس لئے جب مجلس برخاست ہوئی
 اور سب اٹھ کھڑے ہوئے تو وعظ کے تخت سے مولوی صاحب نے بھی
 اٹھنا چاہا تو سرکار نے بیٹھنے کا حکم دیا وہ بیٹھے رہے اور سرکار کھڑے ہوئے چند
 تک خیر و برکات کے تذکرے فرماتے رہے اور اس کے دوسرے روز تاریخ
 ۱۱ ربیع الاول ۱۳۴۲ء ہجری کو بھی سرکار مکر تشریف لائے اور دیر تک بیٹھا
 رہے خدائے تعالیٰ سے دعا یہ ہے کہ یہ قدیم مجلس قائم رہے اور مولوی صاحب
 عرصہ دراز تک اسی طرح وعظ فرماتے رہیں اور ہمارے علم دوست ظل اللہ

قائم و دائم رہیں۔ آمین ثم آمین۔

ہے مہربان تک فلک پر درشاں رہے عہد نواب عثمان علی خاں

ایسی مبارک مجلس میں نہ صرف سرکار ہی تشریف لاتے ہیں بلکہ شہزادے اور خردسال شہزادیاں بھی ساتھ رہتی ہیں۔

مولوی محمد عبدالقوی صاحب ^{۱۲۲۱} لکھنؤ میں تولد ہوئے

علوم ظاہری سے فراغت پا کر علوم باطنی کی طرف آپ نے توجہ کی اور حضرت

شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ سے بیعت و خرقہ خلافت حاصل کیا چنانچہ حضرت

شاہ صاحب کے ایک خاص خلیفہ سمجھے جاتے تھے علوم باطنی میں بڑے

تیز رفتار اور نہایت تشریع و متوجع اور خدا ترس تھے جب بیان آپ کے

فرزند مولوی غلام محمد صاحب کے ^{۱۲۲۱} ربیع الاول ^{۱۲۲۱} آٹھ یوم و دو شنبہ

میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے صاحبزادے مولوی غلام محمد صاحب تھے

اور صاحبزادی مولوی علاء الدین صاحب سے منسوب تھیں۔

مولوی غلام محمد صاحب فرزند مولوی محمد عبدالقوی صاحب

^{۱۲۲۱} لکھنؤ میں تولد ہوئے آپ اپنے ماں کے بطن ہی میں تھے کہ آپ کے

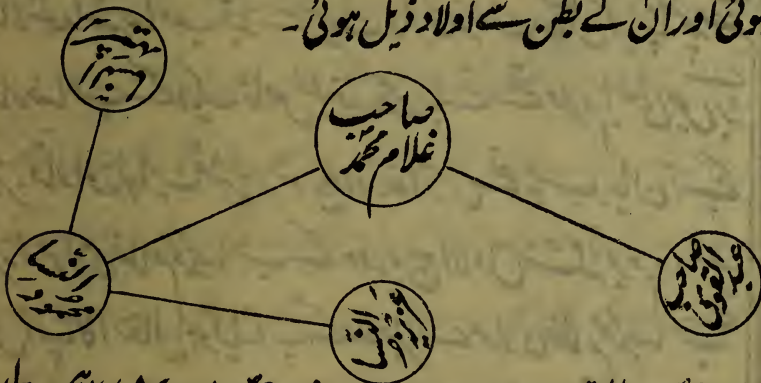
والد کا انتقال ہو گیا اور کوئی سرپرست نہیں رہا اس لئے آپ کی تعلیم

انتظام نہ ہو سکا لیکن باوصف اس کے قدرتی طور پر آپ خوش بیاں اور

فضیح اللسان تھے جب کسی مجلس میں تقریر فرماتے تو سب لوگ آپ کی

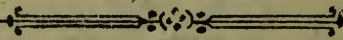
تقریر سننے پر متوجہ ہو جاتے تھے آپ کے خلاف تقریر کرنے پر کسی کو جرأت نہیں ہوتی تھی آپ کا حافظہ ایسا قوی تھا کہ حیدر آباد کے واقعات و حالات دیرینہ سب نوک زباں تھے اور لطف یہ ہے کہ گذشتہ حالات ایسے بیان فرماتے تھے کہ گویا چشم دید واقعات ہیں اس کے سوائے آپ صوم و صلوة کے سخت پابند اور بڑے وظائف تھے۔

احمدی بیگم صاحبہ بنت حضرت سید احمد صاحب شطاری سے آپ کی شادی ہوئی اور ان کے بطن سے اولاد ذیل ہوئی۔



مولوی محمد عبدالقوی صاحب فرزند مولوی غلام محمد صاحب ۱۲۷۱ھ میں تولد ہوئے خانگی طور پر آپ کی تعلیم ہونے کے بعد جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب سے آپ نے صرف و نحو و فقہ پڑھے آپ بہت سلیم الطبع اور خلیق و نیکبخت ہیں اور حضرت سردار بیگ صاحب قبلہ سے آپ نے بیعت حاصل کی۔ پہلی شادی آپ نے نواب افتداریار جنگ کی ہمشیرہ سے کی ان کے بعد مولوی محمد حسن احمدی صاحب کی دختر نور النساء بیگم سے کی۔

محمود النساء بیکم بعمر ۲۲ سال ۹ شعبان ۸۳۰ ہجری کوئی اور انکی لڑکی رشید النساء بیکم
 بعمر دو سال ۶ رمضان ۸۳۰ ہجری کوئی انتقال کیں اور دونوں اوجالہ شاہ صاحب
 کی درگاہ میں بہ مقبرہ نواب قوت جنگ بہادر مدفون ہیں عزیز النساء بیکم
 ۲۳ رجب ۸۳۰ ہجری کو بعمر چار سال انتقال کیں اور بودے شاہ صاحب
 کے مقبرہ میں حضرت قادر یار خاں صاحب کے پائین مدفون ہیں۔



طبقات حکماء و مشائخ

متعلقانہذا حکیم جعفر یار خاں محی الدولہ ثانی

آپ علوم عربی و فن طب میں مثل اپنے بھائی کے فاضل و تبحر تھے آپ کے
 بھائی قادر یار خاں محی الدولہ اول کے انتقال کے وقت چونکہ اون کے
 دونوں فرزند صغیر السن تھے اس لئے احمد آباد سے بجگم غفران مآب آپ طلب
 کئے گئے اور اوزنگ آباد میں حاضر ہوئے آپ کا نام حکیم محمد جعفر تھا ۸۸۱ھ
 میں خطاب جعفر یار خاں حکیم الحکماء محی الدولہ ثانی بہ اصل و اضافہ ہفتصدی
 سرفراز ہوئے اور پھر ۹۲۱ھ ہجری میں از اصل و اضافہ دو ہزاری و یک ہزار
 سوار ممتاز من بعد ۹۳۱ھ میں اپنے بھائی کی خدمت پر مامور کئے گئے۔ اور
 بالآخر وہ خدمت آپ ہی کے گھر رہی اس کے بعد ستر پنج مصرع خلعت و غفر
 سے سرفراز ہوئے پھر ۹۵۱ھ میں اصل و اضافہ دو ہزاری و پانصدی بہا
 سے مفتخر کئے گئے ملاحظہ ہوں صفحات ۲۳۶ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۶۵ و ۲۶۹ و ۲۸۵

تو تک آصفیہ۔ غرض بندگ اللہ کی پیشگاہ میں آپ کو ایک خاص اعزاز حاصل تھا
تاریخ مکھن لال کے صفحہ ۳۴ کے دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ عبدالقادر خاں صاحب
خدمت صدارت سے سرفراز ہونے کے بعد محمد جعفر صاحب آپ کے بھائی
حاضر دکن ہوئے اور اپنے بھائی کی سفارش سے بظاہر حکیم محمد جعفر یار خاں
سرفراز ہوئے اور بعد انتقال حکیم عبدالقادر خاں صاحب محی الدولہ اول
کے خدمت صدارت و خطاب محی الدولہ بہادر سے ممتاز و مغزز ہوئے۔
آپ کے صاحبزادے حکیم عزت یار خاں محی الدولہ ثالث تھے۔

ف عزت یار خاں بہادر کا اصلی نام محمد عبدالرحمن تھا آپ نے
اپنے نانا کے زیر نگرانی تعلیم پائی طبابت میں بہت مشہور اور نامور اور علامہ وقت
تھے جمیع علوم عقلی و نقلی و ریاضی میں ممتاز تھے علم حدیث میں آپ نے علماء
حرمین شریف سے استفادہ کیا اور آپ سے حضرت مولوی محمد شجاع الدین صاحب
نے علم حدیث میں استفادہ کیا اور زرعیین میں اپنے وعظ سے خلق اللہ کو
مستفید کرتے تھے آپ نہایت قوی الجشہ و کثیر الغذا اور بڑے جری و بہادر
تھے بعد انتقال نواب جعفر یار خاں بہادر کے مناصب و خدمت پر بی بی خطاب
حکیم اکمل محی الدولہ عزت یار خاں بہادر کے سرفراز و مفتخر ہوئے ملاحظہ
ہو تاریخ دکن مرتبہ مکھن لال صفحہ ۱۳۴ و مرشد زادہ ہائے بلند اقبال و محلات
عصمت اختصاص کا معالجہ آپ ہی کے تفویض تھا حضرت غفران مآب کے

مقرب و معالج خاص بھی تھے آپ کے ہمعصر حکماء میں آپ کا دمقابل محنت
میں نہ تھا حضرت شاہ قاسم صاحب عرف شیخ جی حالی صاحب قدس سرہ
آپ کو بیعت تھی ملاحظہ ہو صفحات ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ گلزار آصفیہ لیکن مولف کو
تحقیقات سے معلوم ہوا کہ عزت یار خاں بہادر کو آپ کے ناما حضرت مولوی
خیر الدین صاحب مرحوم سے بیعت و ملازمت حاصل تھی آپ کا مفصل حال
گلزار آصفیہ کے صفحہ ۲۲۹ میں مذکور ہے آپ کی اولاد حسب ذیل ہے:-



قادر یار خاں صاحب ثانی کی ہمیشہ صاحبہ کے بطن سے دردانہ بیگم اور بی بی رضا
تولد ہوئیں باقی چار صاحبزادیاں تلج النساء بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئیں
عالی بیگم صاحبہ منجلی بیگم صاحبہ امیر النساء بیگم رضا نصرت النساء بیگم رضا
والدہ شجاعیت علیا حاجی والدہ صفدر علیا والدہ سکندریات علیا خان والدہ علی بزرگ خان
ایک روز آپ میانہ میں سوار ہو کر حضوری دیوڑھی کو تشریف لیجا رہے تھے
ایک مہدی نے نبض دکھلانے کے حلیہ میں راہ میں آپ کو شہید کیا شعبان ۱۲۳۹ھ
میں آپ شہید ہوئے۔

لیکن وہ خود متردد تھے کہ وہ نسخہ کو سنا تھا اور اس وقت کی تشخیص کیا قرار پائی
تھی اور معلوم نہیں کہ انہوں نے یادداشت بھی رکھے تھے یا نہیں اس کے بعد
پھر جب احمد یار خاں صاحب دربار میں حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا کہ کیا
نسخہ نکل آیا احمد یار خاں صاحب نے عرض کیا کہ باوجود کوشش کے وہ نسخہ
برآمد نہیں ہوا اور تلاش کر کے گذرانا ہوں ارشاد ہوا کہ جلد نکال کر پیش کرو
اس کے بعد آپ مکان پہنچے اور اسی تردد میں سو گئے خواب میں دیکھا
کہ ایک عظیم الشان مکان میں وہ داخل ہوئے وہاں آپ کے والد عزت یار خاں
مرحوم بھی ہیں آپ نے اپنے فرزند احمد یار خاں صاحب سے پوچھا کہ تم یہاں
کیوں آئے ہو احمد یار خاں صاحب نے نسخہ کا حال عرض کیا عزت یار خاں
بہادر نے فرمایا کہ استعد تردد کیوں کرتے ہو وہ نسخہ کتاب عجالہ نافعہ کے ترہو
صفہ پر لکھ رہا ہوں اور وہ کتاب دیوانخانہ کے میز پر رکھی ہوئی ہے غرض آپ
بہت خوشی کے ساتھ خواب سے اٹھے اور مطابق نشان دہی کے وہ نسخہ
لکھا ہوا آپ نے پایا فوراً اسی کا استعمال شروع کر دیا اور مرضیہ کو صحت پہنچی
غرض آپ نے بہت عزت اور احترام کے ساتھ زندگی بسر کی۔ آپ کو حضرت
حافظ محمد علی صاحب قدس سرہ سے بیعت تھی ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰۴ و ۲۱۱ ملاحظہ فرمائیے
آپ نہایت حسین اور خوش رو و عالی ہمت اور بلند آواز و فقیر دوست تھے
علم طب کو اپنے قبلہ گاہ سے حاصل کیا لیکن نسخہ نویسی کا تجربہ حکیم غلام حسین خاں صاحب

سے حاصل فرمایا۔

احمد یار خاں محی الدولہ

حکومت

بایں

نیا نخل

پڑا نخل

۱۹ ربیع الثانی ۱۲۶۹ ہجری یوم جمعہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

محمد یار خاں محی الدولہ پنجم ۱۲۶۹ ہجری میں تولد ہوئے
نواب افضل الدولہ بہادر کے مقرب خاص تھے سلطنت کے امور آپ ہی
کے توسط سے سالار جنگ اعظم بندگان حضرت سے عرض معروض کرتے
تھے آپ ہی کے زمانہ میں ہندوستان کے اکثر علماء و فضلا و فقراء
حیدر آباد میں آئے اور آپ ہی کی حسن سفارش و کوشش دلی سے مندرجات
و وظائف و مناصب جلیلہ سے ممتاز ہوئے حیدر آباد میں ہندوستان کے
لوگوں کی آنے کی بنیاد آپ ہی نے ڈالی۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے طبیب
اور نہایت نیک نفس اور غریب پرور و خوش عقیدت اور خدا ترس تھے
آپ ہی کی کوشش سے حیدر آباد میں بہ طرف مولود خوانی کا چرچا اور مولود خوانی
کی قدر ہوئی مولود شریف کے مبارک مجالس آپ کی یادگار ہیں آپ کی بی بی
نواب بیگم صاحبہ نواب قوت جنگ بہادر کی صاحبزادی تھیں آپ کو اولاد
نہیں ہوئی اپنے لایق و ذی علم برادر زادے یعنی نواب رسول یار خاں
کو آپ نے گود لیا تھا جو بعد میں آپ کے قائم مقام اور خدمات موروثی

آپ ہی کے تفویض ہوئیں۔ ۱۲۸۲ھ میں ۲۸ روز و شبینہ آپ کا انتقال ہو گیا
اور مقبرہ پدری میں دفن ہوئے۔ مادہ تاریخ انتقال جو آپ کی قبر پر کندہ ہے یہ ہے
اَلَا اِنَّ اَوَّلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
۱۲۸۲ھ

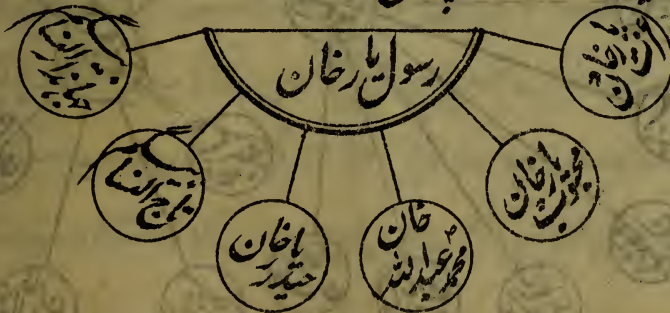
ف نواب رحمان یار خاں عرف رضا علی صاحب کاس و ملاو
۱۲۴۱ھ ہجری ہے آپ بہت نیک نفس اور ذاکر و شاعر اور
سیلح تھے چھ سات میل روزانہ آپ کی معمولی مشی تھی اپنے ناما حاضر
سید علی صاحب رضوی المدنی قدس سرہ کے جانشین و قائم مقام
تھے آپ کو بھی کوئی اولاد نہیں تھی اس لئے محمد عبداللہ صاحب
خلف نواب رسول یار خاں بہادر کو آپ نے گود لیا تھا آپ کو علاؤ
جاگیرات و منصب کے سرکار سے یومیہ بھی تھا۔ آپ کا انتقال
۱۲۴۳ھ ہجری میں ہوا۔

ف حاجی نبی یار خاں بہادر ۱۲۴۳ھ ہجری میں تولد ہوئے
آپ بہت نیک نفس اور لایق شخص تھے آپ کی یادگار باقیات
الصالحات آپ کے لایق صاحبزادگان ہیں جو سب کے سب
لایق ذی علم کسی نہ کسی علم یافتہ میں ان کو دستگاہ ہے۔

نبی یارخان نے ۲۶ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ ہجری میں انتقال کیا اور مقبرہ
موروثی میں دفن ہوئے۔

ف رسول یارخان نواب محی الدولہ بہادر سادس نبی یارخان بہادر
کے بڑے فرزند اور نواب محمد یارخان محی الدولہ خامس کے برادر زادے
اور فرزند آغوشی تھے اس لئے بعد وفات اپنے چچا کے آپ اون کے
قائم مقام ہوئے خدمت و جاگیرات موروثی آپ ہی کے سپرد ہوئے۔
بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ ہجری تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادی
محی الدولہ حکیم الحکماء کا خطاب عطا ہوا۔

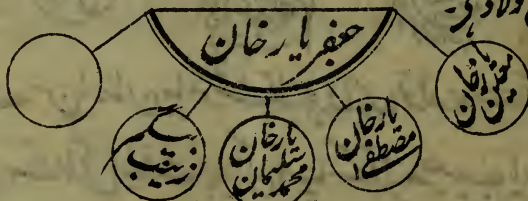
آپ بہت ذی علم اور سلیم الطبع تھے دوازدہم شریف میں عالمانہ وعظ فرما
تھے اور بہت سے امرا وعہدہ داروں اور اقربا کو پر تلخت دعوت دیا
کرتے تھے آپ کی بے وقت و ناگہانی موت سے خاندان کو سخت صدمہ پہنچا
آپ نے بتاریخ ۲۹ شوال ۱۳۰۱ھ ہجری انتقال کیا آپ اپنے بزرگوں کا
ادب کیا کرتے تھے اور چھوٹوں سے شفقت۔



آپ کی پہلی صاحبزادی صادق جنگ بہادر سے منسوب تھیں ان کے بعد
دوسری صاحبزادی منسوب ہوئیں۔

ف نواب جعفر یار خاں بہادر ۲۱ ربیع الاول ۱۲۷۲ ہجری میں تولد ہوئے
عربی فارسی کے علاوہ مرہٹی میں بھی آپ نے کامل مہارت حاصل کی۔
بعض اوقات امتحان جوڈیشل ڈپارٹمنٹ میں زبان مرہٹی کے پرچہ میں
منجانب سرکار آپ محکم قرار دیے گئے زبان مرہٹی ایک مفید کتاب
شبد مالہ عام نفع کی غرض سے آپ نے تصنیف کی ہے حقیقت میں یہ
کتاب مفید ثابت ہوئی۔ مرہٹی میں عمدہ نظم بھی آپ لکھتے ہیں اسکے علاوہ
آپ نے خوش نویسی کی طرف توجہ کی اور عرصہ قلیل میں کامیابی حاصل کی اور
مرصع رقم سے مخاطب ہوئے آپ کے استاد محمد مظفر الدین صاحب امیر یار خاں
تھے جو حیدر آباد کے ایک نامی استاد تھے نواب جعفر یار خاں بہادر امامی مکیہ
بنت قوت جنگ اول منسوب تھیں ان سے اولاد نہیں ہوئی۔

ادن کے انتقال کے بعد قطب النساء بیگم بنت نواب تہمتن جنگ بہادر منسوب ہوئیں
اور حبیبیل اولاد ہیں۔



محمد سلیمان یار خاں وزنیب بیگم بطن ثانی سے ہیں۔

ف حسین یار خاں بہادر ۱۷۳۷ ہجری میں تولد ہوئے اور عربی و فارسی میں ایک مناسب حد تک آپ نے تعلیم پائی اس کے بعد انگریزی علم کے طرف توجہ کی آپ ہی کی کوشش سے علم انگریزی کا رواج و چرچہ اس خاندان میں ہوا اور نہ علم انگریزی سے آپ کے خاندان کے افراد کو کچھ سی نہ تھی آپ بہت روشن خیال اور علم دوست ہیں آپ نے اپنے فرزند کی تعلیم کے لئے بہت محنت اٹھائی اور کثیر روپیہ صرف کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے فرزند نبی یار خاں بہادر سرکاری خدمت کے قابل ہو گئے اور سرکار نے سوم تعلقہ داری کا عہدہ دیا ان صفات کے علاوہ آپ بہت خوش رو ہیں گویا صورتہ و سیرۃ خدا نے آپ کو نیک پیدا کیا ہے۔

بتقریب دربار جشن چہل سالہ بتایہ یکم ذی قعدہ ۱۲۳۷ پیشگاہ جہاں پناہی سے صدارت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔



ف حسن یار خان بہادر ۱۷۳۷ ہجری میں تولد ہوئے آپ نے بھی اپنے بھائیوں کے مثل لیاقت پیدا کی آپ کے فرزند جمیب یار خاں ہیں جو اولیا بیگم صاحبہ کے بطن سے تولد ہوئے۔

ف احمد یار خاں بہادر کے تین صاحبزادے دو صاحبزادیاں ہیں

سروار یار خاں - صفدر یار خاں - چاندنی بیگم اللہ رکھی بیگم صاحبہ کے بطن سے
جہانگیر یار خاں - زہلولی منکوہ کے بطن سے اور افضل بیگم بطن ثانی سے تولد ہوئیں

ف نواب عزت یار خاں بہادر بتاریخ ۲۶ رجب ۱۲۹۲ لکھنؤ پر قبضہ

تولد ہوئے ابتداء اپنے قبلہ گاہ کی زیر نگرانی آپ نے تعلیم پائی۔ من بعد

سرکاری مدارس میں داخل ہو کر عربی و فارسی و انگریزی میں ایک مناسب

حد تک لیاقت پیدا کر کے خوش نویسی کی طرف توجہ کی آپ کے استاد حافظ

محمد باقر صاحب زیریں قلم تھے جو ایک مشہور اور نامور خوش نویس گذرے ہیں

من بعد اس کی تکمیل اپنے چچا نواب جعفر یار خاں بہادر سے کی ہے۔ نواب

عزت یار خاں بہادر نے وراثتاً نہ صرف اپنے قبلہ گاہ کی خدمات و مناصب حاصل

کئے بلکہ ان کی قابلیت و اخلاق سے بھی حصہ لیا ہے بعد انتقال اپنے پدر بزرگ

کے خدمات صدارت و معتمدی امور مذہبی و خطاب حکیم الحکام محمدی الدولہ بہادر

سے ممتاز ہوئے اور جاگیرات کی تقسیم مابین بھائیوں کے منظور کی سرکار

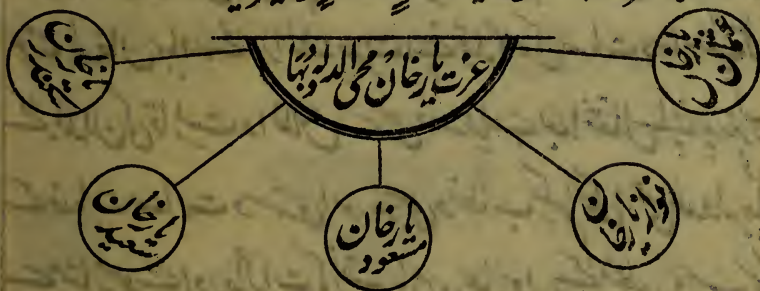
حسب مندرجہ جریدہ ۲۴ مارچ دیہشت شریف خزانہ خزانہ صنف (۶۴۰)

عمل میں آئی جو صراحتاً درج ذیل ہے:-

عزت یار خاں بہادر محبوب یار خاں بہادر سید علی اللہ صاحب

دو موضع تین موضع ایک موضع پانچ موضع

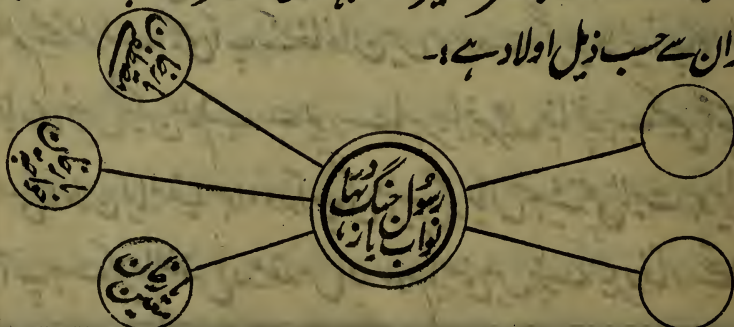
نواب عزت یار خاں محی الدولہ بہادر بھی اپنے قبلہ گاہ کے قایم مقام ہو کر دو تہذیبوں میں وعظ فرماتے ہیں مقام شکر ہے کہ آپ کے بیان میں وہ بات پیدا ہو گئی ہے جو ایک تجربہ کار واعظ کے بیان میں ہوتی ہے باوصف نوعمری و حالت ابتدائی کے بغیر دیکھنے کتاب کے وعظ کو بلاشبہ قابل تعریف ہے مولف نے آپ کی نوعمری میں آپ کا وعظ سنا ہے اس کے علاوہ آپ علم طب سے بھی باخبر اور اچھے طبیب و ڈاکٹر ہیں آپ سے نواب فیاض الدین خاں قوت جنگ سہا کی صاحبزادی منسوب تھیں ان کے انتقال کے بعد جرجار جنگ بہادر کی نواسی آپ سے منسوب ہوئیں آپ کے نانا نواب قوت یار الدولہ بہادر صوبہ دار برید تھے نواب عزت یار خاں گویا عن آبائے و اجداد میر ہیں۔



نواب محبوب یار خاں بہادر ۲۸ ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ میں تولد ہوئے اردو و فارسی اور انگریزی کی تعلیم کے بعد آپ نے قانون کی طرف توجہ کی اور تھوڑے دنوں میں امتحان جڈیشل میں شریک ہو کر کامیابی حاصل فرمائے ملاحظہ جریہ ۱۰ آذر ۱۳۰۹ھ ان جزو ثانی صفحہ (۱۶) اسکے بعد آپ نے عدالت عالیہ

کے سررشتہ ابتدائی میں مولوی محمد نسیم خاں صاحب رکن کے اجلاس پر
بیٹھ کر کام سیکھا۔ سلسلہ ان میں بے طوائے اختیارات فوجداری کے عدالت
فوجداری بلکہ میں آنریری مجسٹریٹ مقرر کئے گئے چونکہ عدالتی کام کر کے
آپ نے اپنے کو قابل ثابت کر دیا اس لئے ضلع ونگل میں آپ مددگار عدالت
مقرر کئے گئے اور پھر سررشتہ مال میں ترقی کے ساتھ آپ منتقل ہو گئے اور
اس وقت آپ کا نمبر سررشتہ مال میں اول تعلقہ داری کا ہے لیکن خاص طور پر
آپ کی تعیناتی محکمہ صدر المہامی ہائیگاہ میں انسپکٹری پر بہا ہوار بارہ سو
روپیہ عمل میں آئی ہے ہائیگاہوں کے عہدہ انتظامات کے صلہ میں ہائیگاہ خسری
سے بطور خاص چار سو روپیہ منصب ہائیگاہوں سے آپ کے نام جاری فرمایا گیا اور
پھر حضرت اقدس واعلیٰ نے نوازش شاہانہ سے ولیعہد بہادر کی اتالیقی کا کام
بھی آپ سے متعلق فرمادیا۔

حضرت غفران مکاں علیہ الرحمہ کے زمانہ حکمرانی میں آپ کو رسول یا جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ نواب سردار دلیر الدولہ بہادر کی صاحبزادی آپ سے منسوب ہیں اور ان سے حسب ذیل اولاد ہے:-

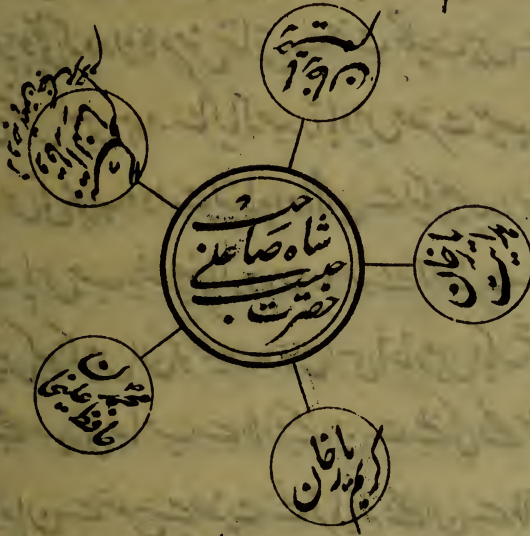


ف نواب حیدر یار خاں بہادر ۱۲۹۸ھ ہجری میں تولد ہوئے آپ کی بھی اچھی تعلیم ہوئی اور بالآخر آپ کو سوم قلعہ داری کی خدمت سرکار سے مل گئی اور تقریب سالگرہ مبارک بتاریخ ۱۲۳۶ھ احمدیاد جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

ف نواب حبیب یار خاں بہادر عرف حبیب علی شاہ صاحب پتی آپ نواب احمد یار خاں بہادر محی الدولہ چارم کے فرزند چارم ہیں۔ غرہ جمادی الثانی ۱۲۳۸ھ ہجری روز یکشنبہ کو آپ تولد ہوئے اور بعد حصول علوم ظاہری کے میدان فقیری میں آپ نے قدم رکھا اور ترک لباس معمولی فقیرانہ لباس اختیار فرمایا آپ نہایت نیک نفس اور اعلیٰ درجہ کے بزرگ تھے ہزار ہا آدمی آپ کے مرید و خادم ہیں اپنے مرشد کا عرس نہایت تزک و احتشام سے ادا فرماتے تھے آپ کو حضرت حافظ محمد علی صاحب مرحوم سے بیعت خرقہ خلافت حاصل تھا آپ کے مرید و خادم نہ صرف حیدر آباد و ہندوستان میں بلکہ دیگر ممالک مثل کوکن۔ کابل۔ نیتال۔ مدراس میں بھی ہیں اور آپ کا موثری علم یعنی علم طب ابھی آپ کے خاندان میں موجود ہے اگرچہ علانیہ آپ کا طب جاری نہیں لیکن علم طب سے پورے ماہر و باخبر ہیں چنانچہ جب کبھی آپ نے کسی کا علاج کیا مفید ہوا اور آپ کی پیشین گوئیاں ہمیشہ سچی ثابت ہوئیں اور آپ بہت کریم النفس اور مقدس اور علوم باطنی میں بڑے تیز رفتار تھے اور

علوم ظاہری سے پورے واقف اور حافظ قرآن مجید تھے ایک روز کا واقعہ ہے
 کہ مولوی سید علی صاحب شوستری کو اُن کے فرزند کی خبر علالت ان کے ملک
 مسکو نہ سے پہونچی کہ وہ لڑکا مرض خناق سے سخت تکلیف میں ہے ہر خدایہ علاج
 کیا گیا مگر نفع بخش نہیں ہوا۔ سنا گیا کہ حیدر آباد میں حضرت حبیب علی شاہ صاحب
 کے پاس اس کی مجرب دوا ہے لہذا یہ دوا اُن سے لیکر بھیج دو مولوی سید صاحب
 شوستری کے پاس جب یہ خط پہنچا تو وہ متردد ہوئے کہ حضرت سے تو مجھ کو تعارف
 نہیں ہے پس کیونکر میں ان کو تکلیف دوں اسی اثنا میں ایک شخص حضرت سے
 کہا کہ آپ مجھے سید علی صاحب سے ملا دیجئے ان سے ملنے کی مجھے سخت ضرورت ہے
 اور ایک کام ان سے متعلق ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھے ان سے ملاقات نہیں ہے
 اُس نے کہا کہ آپ کو وہ جانتے ہیں اور ملا دینے میں کیا مہرج ہے میری حاجت آری
 ہوتی ہے حضرت نے اخلاقاً منظور فرمالیا اور چلتے ہوئے حبیب میں کچھ دوا بھی
 رکھ لی حضرت جب مولوی سید علی صاحب کے مکان پر پہونچے تو حضرت کی
 تشریف آوری کی خبر سن کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں خود آپ کے پاس حاضر
 ہونیوالا تھا حضرت نے وجہ دریافت کی تو مولوی صاحب نے واقعہ ظاہر فرمایا
 حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں نے دوا لائی ہے اور حبیب سے نکال کر وہ دوا دیدی
 مولوی سید علی صاحب سخت متعجب ہوئے کہ جو خط آیا تھا اس کا علم سوائے
 میرے کسی کو نہ تھا آپ کا تشریف لانا اور خاص کر اس دوا کا لانا کرامت سے

خالی نہیں ہے غرض اس کے بعد مولوی سید علی صاحب بہت خوش و مقصد ہوئے اور معلوم ہوا کہ اس دوا سے مریض اچھا ہو گیا۔



آپ کے خلفاء بہت سے ہیں منجملہ اُن کے چند حسب ذیل ہیں :—
 مولوی حاجی عبداللہ صاحب جو ملک عرب میں ہیں۔
 مولوی عبدالصمد صاحب جو کابل میں ہیں۔
 شاہ غلام محمد صاحب جو افریقہ میں ہیں۔

غلام علی شاہ صاحب شاہ مظفر حسین صاحب سید شاہ امین الدین صاحب
 سید سردار الدین صاحب شاہ محمد مرتضیٰ صاحب میر رحمت علی صاحب ہیں
 بتایں، رزقِ حق ۳۲۳ ہجری آپ کا انتقال بمبئی میں ہوا۔ بمبئی سے
 بلدہ میں نعش لائی گئی اور دفن کی گئی۔

ضمیمه اول

نقل رقعہ حضرت تہنیت النساء بیگم صاحبہ الدہ نواب سکندریہ بہا
موسومہ جمیلہ بیگم صاحبہ محل قادر یار خان صاحب اولی
:- (والدہ صاحبہ شفقت مکرملہ سلمہا) :-

بعد ابلاغ مراسم نیاز مندی ہا مشہود باد پیش ازین خط گرامی متضمن واقعہ
پیاری بیگم وصول نموده باعث انواع تاسف گردیدہ بود چنانچہ در جواب
آل تحریر رفتہ رسیدہ باشد از خواہش حق چارہ و تدبیر نیست راضی چنان
حق بودن بر صبر و شکیب پر داختن است دریں پیرانہ سری کہ ضعف عا
مزاج آل مشفقہ است زیادہ غموم و کوفت بنایک شید و این جانب را
بجائے بیگم متوفی اصبیہ خود تصور باید ساخت و آنچه از علحدہ داشتن اینا
بنا بر شادی اولاد خود و استدعائے اجازت نوشتہ بودند معلوم شد بالفعل
تا توجہ رایات عالیات در بلدہ حیدر آباد اسباب مذکور ہرچنان امانت باید
داشت بعد آمدن در بلدہ دریں امر اجازت خواہد شد و این جانب را ملازم خواہ
خیریت خود تصور نمودہ بنگارش حالات طمانیت افزا خواهند بود زیادہ چه
گذارش نماید حق تعالی صبر و شکیب عطا فرماید فقط

تہنیت النساء بیگم

نقل تهنیت النبی اکرم ص
عنا بنا حضرت بیکرم

قادر با خادیا
موسویمه ن قادر خان بهادر

برادر عزیز القدر

بعد دعای ترقی واضح و واضح باد بفضلہ تعالیٰ خیریت باست و زاید خیریت
آن عزیز القدر مدام خواسته می آید خط بہجت منقطع مع ند و روضہ منہلی
و کرہ و غیرہ بہجت تولد نو بہال صبیئہ سکندر جاہ وصول فرحت شمول نمود
منہلی و غیرہ نزد بخور دار سکندر جاہ بہادر فرستادہ شد خاطر جمع دارند و بہو
از خیریت نامجات مسرور می نموده باشند زیادہ چہ بر طراز و فقط

تہنیت النبی اکرم ص

شرح لفافہ

برادر عزیز القدر قادر یار خاں و قادر نواز خاں

=====

نقل تهنیت النبی اکرم ص
عنا بنا حضرت بیکرم

موسویمہ جمیلہ بیکرم ص والد قادر خان بہا

والدہ صاحبہ شفقہ مکرمہ مدظلہ العالی

بعد سلام و نیاز میرساند بفضلہ تعالیٰ دریں جا خیریت باست و نوید صحت
و تندرستی آن صاحبہ از در گاہ ایزد متعال خواسته می باشد گرامی نامہ
ورود فرمود مغز ساخت و از کوالف مندرجہ آگہی یافته و سنجید جاگیر
در دستخط و بیض و مہر است متعاقب خواهد رسید خاطر شریف جمع فرمایند

و همواره از گرامی نامه منقح میفرموده باشند زیاده چه گذارش نماید فقط

تهنیت النسا بیکم

شرح لفافه

بگرامی مطالعہ والدہ صاحبہ شفقہ مکرمہ جمیلہ بیکم صاحبہ ظلہ العالی
فایز باد

نقل رقعہ حضرت تهنیت النسا بیکم صاحبہ
موسومہ جمیلہ بیکم صاحبہ
والدہ صاحبہ شفقہ نطلہا العالیہ

بعد از مراسم نیاز مشہود ضمیر صافی پذیر گردانیدہ می آید نوازش نامه تقدیر آرد
ورود نموده سرور و مغر ز گردانید درینو لامراجعت معکریعل آمده انشاء اللہ
در عرصہ عنقریب فایز انجامی شود و بوقت ملاقات ہمہ کوا یف بالمشافہ
گفتہ خواہد شد زیاده چه گذارش سازد فقط و تخط و مهر

تهنیت النسا بیکم

نقل عنایت نامہ نو ان نظام علینجان نظام الملک آصف جاہ بہا
موسومہ قادیار خان

رفت پناہ عرضی مرسل متضمن مبارکباد عید اضحی از نظر گذشت و مذکور
بر سوخ ارادت ابلاغ داشتہ بودند بجزید الطاف پذیر باشد برکات
ایں روز جہاں افروز بہ جناب پیر و مرشد مبارک و ہمایوں فرمودہ

بجمع بنده بامبارک و مهنا ساز و زیاده چه نوشته شود فقط
 شرح دستخط و مهر مبارک
 نواب نظام الملک بهادر

نقل عنایت نامه نواب نظام الملک آصف جاه بهادر
 موسومہ قادر یار خاں

رفت پناہ عرضی مرسل متضمن آداب مبارک باد و نوید فرزند نور چشم
 سعادت آثار سجد رجاہ بہادر از نظر گذشت و چہار روپہ نذر کہ بصدق
 عقیدت و وثوق فدویت ابلاغ داشتہ بودند بزیالطاف پذیرا شد
 اللہ تعالیٰ مقدم مولود مسعود بسایر فدویان دولت خواہ ذریعہ شادمانی گنا
 زیاده چه نوشته شود فقط

مهر مبارک - نواب نظام الملک بہادر

نقل عنایت نامه نواب نظام علیخان نظام الملک آصف جاہ
 موسومہ قادر یار خاں

رفت پناہ عرضی مرسل متضمن آداب مبارک باد علیحدگی از نظر گذشت
 و نذر یکہ بخاوص ارادت و رسوخ عقیدت ابلاغ داشتہ بودند بالطاف نذر

پذیراشد الله تعالی برکات این عید سعید بپادشاه و بسیار فدویان با اعتقاد
ذریعه سعادت و بهروری کناد زیاده چه نوشته شود فقط

مهر مبارک
نظام الملک بهادر

نقل عنایت نامه نواب سکندر جاه بهادر

موسومہ قادر یار خان بہا

رفت پناہ عرضی مرسل متضمن تهنیت عید سعید فطر از نظر گذشت و ندیکہ
مجاہد ارادت ابلاغ داشتہ بودند ہمزیہ الطاف پذیرا گردید الله تعالی
ظہور این روز سیمت افروز بپادشاه مبارک فرمودہ بمجملہ خواہا
ذریعہ بہروری کناد زیاده چه نوشته شود فقط

شرح دستخط و مهر مبارک
نواب سکندر جاه بهادر

ضَمِيمٌ مُّكَرَّمٌ

نقل عن نامه نواب سلاطین مختار الملک بآل و بیرون و عظم خاندان

موسوم مولوی محمد فضل الله صاحب حرم میر مجلس عدالت العالیه

بعد انقضای عرصه دراز امر و زایس جانب را موقع دست داد که جواب درخواست آل مهربان نوشتن تواند درخواست آل مهربان مع وصول بقای که داده بودند و وصول باقی مرتبه دفتر برای اطلاع آل مهربان بلفظ نهاد است به آل مهربان ظاهر است که این جانب در دادن بقایای قبل عمل خود خیل احتیاط دارد چرا اگر این احتیاط مرعی ننماید سرانجام ادای بقایا خلل اندازد و دیگر امور خواهد شد مگر چونکه این جانب همواره از نیکو بیگی آل مهربان مسرور و همیشه خواهشمند این معنی است که تا امکان در اعات آل مهربان کوتاهی ننهد بخوشی تمام تجویز نماید بیان نمودن می تواند که شش هزار روپیه به این طریق که اندامها و از دلیقه به شرکت بهر ماهوار یا نصف روپیه ماهوار تا ادای شش هزار روپیه رسد در بقایا خواهد رسید از اینجا که این رقم صرف به خاطر آل مهربان داده می شود به آل مهربان اختیار است

که نصف در بقایای ذاتی خود و نصف در بقایای علمه بگیرند یا به چیز
تغیر و تبدیل در خواست کنند که به آن نام و به آن طور ایصال بقایا شود
یک تجویز دیگر که شاید از آن بهم نوعی به آن مهربان موجب آسایش خوا
بود و مرقوم می گردد که آن مهربان سوال اضافه خود از سر رشته دار طلبیده
بدهند که یک صدر و پیه ماهوار اضافه از غره ذی الحجه ۱۲۸۰ که دستخط خواهد شد نقطه

شرح دستخط

نواب مختار الملک

نقل عنایت نامه نواب سالار جنگ بهادر موسوم مولوی محمد فضل الله خا
مضمون رقعہ آن مہربان اینجانب را متعجب ساخت زیرا کہ ترقی و اعزاز
آن مہربان کہ مرکز این جانب بودہ دلیل آن قول اینجانب کہ بالمشافہ
گفتہ و مؤد آن این بر بان بین است کہ عہدہ مجوزہ عہدہ رکن اول است
بہ مجلس مراجعہ ثانیہ کہ صحیح و غلط کنندہ احکامات محکمت دیگر است از لوازم
آن متصف بودن این چنین عہدہ دار بہ صفت ہر یک لیاقت برتر از ہم
ہمہ امانت و دیانت است پس اگر این جانب را اعتماد این امور کہ تحریر
آن تا حال شدہ است بر آن مہربان مبنی بود کہ ام باعث این جانب را
بر این خواہش آورد کہ آن مہربان را در قبولیت این عہدہ اختیار دہد

درین صورت ظاهر است که مضمون مندرجه رقعہ آل مہربان از قبیل خیالات
 و توہیات است البتہ یک امر قابل لحاظ است کہ ضرورت گذشتن عہدہ
 قدیمی آل مہربان می شود و این امر بنظر عقلی خوشنودی دہندہ و ترغیب
 سربراہی عہدہ بسرگرمی است لیکن بنظر ظاہری و بحسب رویہ مروجہ و بہ چند
 خیالات مال اندیشی کہ ارقام آل نامناسب و نزدکسانیکہ تکار برخواہش
 و ارادہ حق جل شانہ داشتہ باشند ناچیز البتہ قابل غور تصور شدہ باشد
 بہر حال غرض از ترقیم این سطور صرف این اظہار است کہ این جانب بخوبی
 تمام بر رویہ دنیا و روئی آل مہربان اعتماد داشتہ و میدارد چنانچہ
 بہ ہمین طور بہ پیشگاہ اقدس معروض داشتہ و اگر ممکن می بود بحال داشتن
 ہر دو عہدہ ہم قبول می نمود لیکن بدو سبب یکے آنکہ این تجویز بقاعدہ و بآئین
 و دیگر اینکہ در مجلس مراجعہ نہ این قدر کار خواہد بود کہ رکن اول آل مشغول کار
 دیگر شدن توانند و ضرور خواہد بود کہ از پھر روز برآمدہ تا چارگفتری روز
 حاضر مجلس باشند در قدرت این جانب است کہ آنرا این جانب قبول دارد
 و صاف اطلاع می دہد کہ از ہر دو عہدہ ہر کدام کہ پسند و منظور آل مہربان
 بہ خوشنودی و اطمینان تمام باشد آل باعث کمال مسرور و اطمینان این جانب
 بہ تہ دل خواہد بود و غیر این موجب نارضا مندی خود و ابری کار تصور خواہم نمود
 زیادہ اشتیاق فقط ۱۴ ربیع الثانی ۱۲۸۰

دستخط
 نجف علی صاحب

مکرر آنکه

یقین است که آن مهربان از اراده خود بلا خوف و اندیشه آگهی خواهند داد
که بحسب آن تجویزات قرار یابند فقط

————— (چ) —————

نقل رقعہ غیاتی نوای سالار جنگ ^{جنگجو} موسومہ لوی محمد علی ^{جنگجو} فضل اللہ رضا
و ستور العمل مجلس مراجعہ ثانیہ بلفند امیر سداول تجویز شدہ بود کہ مقتدر الدین
ہم بنام صدر مجلس شریک مجلس شوند احوال بسببی موقوفی آن شدہ چنانچہ
از قلم سرمائی بر مضمون مذکور خط کشیدہ شدہ از دریافت بہ آن مهربان
ظاهر خواہد گردید کہ تا امکان در دادن اقتدار مجلس کوتاہی نشدہ و بغور
تمام بند و بست ہذا مقرر گردیدہ برائیں ہم اگر بہ آن مهربان قباحتی معلوم شود
از ان بلا تا مل اطلاع باید داد البتہ بعد اجرائے کار در تجویزات ہذا اگر اتفاق
رائے مجلس چیزے کمی و بیشی مناسب معلوم خواہد شد بعمل خواہد آمد و ایں ہمہ
بہ آن مهربان معلوم باشد کہ اجرائے فیصلہ جات مجلس متعلق بہ محکمہ اجرا خواہد بود
و برائے اجرائے فیصلہ نامہ جات دیگر محکمہ جات نائین محکمہ اجرا در ہماں
عدالت ہا مقرر خواہند بود کہ اجرائے میگردہ باشند از دستور یکم مقرر گردیدہ محال
جاگیر آن مهربان کہ بطور مدد معاش قدیم است سوائے ماہوار مقررہ خواہد بود
اگرچہ قبول نمودن عہدہ ہذا آن مهربان را ضرور خواہد افتاد کہ عہدہ قدیم خود را

ترک نمایند مگر چنانکه این امر با ترقی است عیب ندارد و قطع نظر از آن بهم این غایب
 بخشی خود قبول دارد که اگر خدا نخواسته موقوفی مجلس ندارد و بدینعلیه رفته
 به سرکار عالی لازم و ضرور است که باز عدالت دیوانی مفوض بآن مهربان
 شود و آن مهربان که عهده میر مجلسی قبول دارند به شرط مذکور است که
 بالفعل عدالت دیوانی خواه به مولوی محمد عبدالحلیم صاحب یکس دیگر مفوض
 خواهد شد زیرا که چون محکمه آن مهربان مصحح فیصله جات دیگر محکلات است
 تأمین آن از اختیار بودن بالفعل خوشنما است باین همه اگر چه منظور
 ولی این جانب است آن مهربان را در قبول نمودن عهده هذا گونه بخش
 هم باشد خوشنودی آن مهربان بسبب خوش روئی آن مهربان منظور این جانب
 است زیاده اشتیاق فقط بستم جامدی الشانی ۱۲۸۱ هجری.

شرح دستخط

نواب مختار الملک بهادر

نقل مرسله عدالت خاص موسومہ مولوی محمد حمید الدین صا.

ثبت نشان مشغقات (۳۱۲)

حسب ارشاد سرکار ترقیم است که آن گرام فرما رکین خپشم مجلس مرافعه بنامه
 مقرر شده اند تا شش ماهه او را چهار صد روپیه رسیدنی و بعد از آن اضافہ

ایک صدر روپیہ شدنی است فقط تحریر و ہم بیع الاول ۲۸۴ھ ہجری
محمد امین الدین خاں - معتمد سرکار عالی

نقل جواب تسلیمی نواب مختار الملک سے سالار جنگ اولی
بہ عرضی مولوی محمد حمید الدین صاحب مرحوم رکن عدالت عالیہ
از ہمہ حال اطلاع شد گاہے میر مجلس دریں عرصہ ذکر آں مہربان نمودند
البتہ میر مجلس نیز نیک و بد میداند چراغیات خواہند گفت حقیقت این
کہ در ہمہ حال اتفاق اہلکاران اولی و انسب است تا وقتیکہ واجبیت
از دست نرود و وقتیکہ ظاہر شود کہ در اتفاق بے انصافی یا ابطال حق میشود
بہر کس کہ باشد از دست نرود و احتراز اولی بہر گاہ چنیں شد الحق یعلو ولا یصل
کافی است العاقل یکفیه الاشارة فقط چہار دہم بیع الاول ۲۸۵ھ
شرح دستخط

نواب مختار الملک بہادر

۳۰۴ھ

نقل مراسلہ دفتر الہام سرکار عالی علاقہ یوٹیل و فنانس واقع البریل اول
منجانب منیر نواز جنگ بہادر معتمد یوٹیل و فنانس
بنام مجلس انتظام تحفیف یا فنانس
نشان صدر ۱۵۷۸ھ

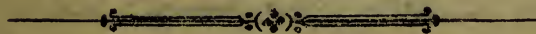
مقدمہ۔ درخواست تقریر مولوی محمد حسین صاحب
مددگار عدالت کروڑگیری جال تخفیف یافتہ برگذامی مدت

حسب احکام دارالہمام سرکار عالی

بوصول تحریر تنہیت یا ورنہ دولہ بہادر موزعہ دوم ذی الحجہ ۱۳۰۳ ہجری
در سفارش حسن کارگزاری و عالی خاندانی مولوی حمید الدین صاحب
وغیرہ مراتب لکھا جاتا ہے کہ فی الواقع مولوی صاحب موصوف بڑے
عالی خاندان ہیں اور ان کے بزرگ اس ریاست میں نہایت عزت اور
آبرو کے ساتھ بسر کئے ہیں اور ان کے حق میں جو رعایت کی جاوے وہ
بیجا نہیں ہو سکتی اس لئے کوئی عہدہ موافق لیاقت و قابلیت مولوی صاحب
تجویز کر کے اور ان کی ماموری کے حکم کے لئے پیش کریں اور ماموری تک
مولوی صاحب کو پوری تنخواہ ملا کر کے فقط

شرح دستخط

مددگار معتمد



۱	۲	۳	۴	۵
الف	ب	ج	د	هـ
مولانا محمد علی صاحب عرف بہتہ اللہ یوم شنبہ	۱۵ جمادی الثانی یوم شنبہ	تقریباً فتح دروازہ	ابتداء آپ سے جیلانی بیگم صاحبہ حضرت زرد علی صاحب مرحوم منسوب ان سے ایک لڑکا تولد ہو کر انتقال کیا بہ مرتبہ دوم نور شید بیگم صاحبہ سید فضل اللہ صاحب در آسمان یا جنگ منسوب ہوئیں ان کے بطن سے حسب ذیل اولاد ہوئی:- محمد شمس الدین محمد ضیاء الدین زینت النساء بیگم زینب النساء بیگم بہ مرتبہ سوم فضل بیگم صاحبہ عرف بندہ صاحب تعلقدار و جاگیر دار پلے گاؤں سے شادی ہوئی اُنہی محمد نور الدین صدیقی تولد ہوئے۔	کیفیت

۱	۲	۳	۴	۵
شمس الدین صدیقی	جمادی الاول	۱	۲	کیفیت
ابتداء مولوی غلام محمد صاحب کی لڑکی محمد النبی				
سے شادی ہوئی اُن کے بطن سے اولاد ذیل				
غوثیہ بیگم عقیہ النسا بیگم تاریخ تولد ۲ بھج اشانی				
رشیدہ بیگم تاریخ تولد ۲۹ شوال				
دونوں کا انتقال خرد سالی میں ہوا۔				
بہ مرتبہ دوم۔ مولوی حافظ محمد اکبر صاحب				
کی دختر صاحبہ بیگم سے شادی ہوئی اُن سے				
حسب ذیل اولاد ہوئی۔				
قطب النسا بیگم۔ البرج الاول ۲۶ شوال				
سراج النسا بیگم۔ ۸ شعبان ۳۲۶ ہجری				
بہر الدین صدیقی۔ ۱۹ جمادی الثانی ۳۳۱				
مولوی سید محمد مدنی صاحب کی لڑکی محمد النبی				
منسوب ہوئیں اُن سے حسب ذیل اولاد ہوئی۔				
سید النسا بیگم محمد حمید الدین محمد قمر الدین				
۶ محرم ۳۳۱				
۲۸ محرم ۳۳۱				
۱۳ شوال ۳۳۱				

صاحب غوثیہ بیگم ۱۲۹

[illegible]

۱	۲	۳	۴	۵
تاریخ ولادت	تاریخ وفات	زمانہ	کفایت	
۱	۲	۳	۴	۵
زیب النساء بیگم	۱۲۹۰ء ۱۲ صفر	مقبور حضرت سید صاحب قاضی صاحب تیفہ پائین الدہ	عالم شباب میں قبل شادی انتقال ہو گیا۔	منسوب ہیں۔ مولوی صاحب موصوف ذی علم فارغ التحصیل ہیں۔ بیکم ضامن محمد سے حسب ذیل اولاد ہے۔ سید بہاء الدین شطاری کامیاب امتحان مولوی ونشی عالم و امتحان جوڈیشل بدرجہ اعلیٰ و کامیاب امتحان شریعت مال سنہ ولادت ۲۳ شوال ۱۲۹۸ء سید علاء الدین کامیاب امتحان مولوی ونشی - ۱۲ شعبان ۱۳۰۲ء ہجری سید وہاب الدین شطاری - ۲۳ ذو القعدہ ۱۳۰۳ء فاطمہ بیگم - ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۹۵ء زہرہ بیگم - ۲۶ صفر ۱۳۰۴ء ہجری صائمہ بیگم - ۱۰ ربیع الاول ۱۳۰۸ء

نام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	یمن	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
ب محمد القاسم صاحب نوری عبد صالح	۱۲۵۱ھ نہم بیشتانی یوم یکشنبہ	۱۳۰۹ھ ۳ ذی الحجہ دکاہ شاہ صاحب	حسب دکاہ شاہ صاحب	ابتداءً بانو بیگم صاحبہ بنت میرزا الفقار علیخان مرحوم آپ سے منسوب تھیں آپ کے بطن سے اولاد حسب ذیل ہوئی۔ قطب الدین سعد اللہ یسین بیگم غفور بیگم محمد فضل اللہ بہ مرتبہ دوم۔ انور بیگم صاحبہ بنت سید بادشاہ صاحب مرحوم منسوب ہیں ان کے بطن سے حسب ذیل اولاد ہوئی محمد عبد القدیر صاحب محمد عبد القدر صاحب حافظہ بیگم۔ فخر النساء بیگم کے بطن سے عبد الستار ولد ہوئے اور لا ولد فوت ہوئے۔ بطن ثانی سے عبد الشاکر عبد الجبار حمید النساء بیگم محمد النساء بیگم تولد ہوئے

۱	۲	۳	۴	۵
محب مولوی عبدالغفور مولوی عالم	۲۹ محرم	۲۹ محرم	۲۹ محرم	کیفیت
سیدین بکیم زو میر لای علی حسین	۲۹ محرم	۲۹ محرم	۲۹ محرم	شادی ہوئی اُن سے حسب ذیل اولاد ہوئی حسن محی الدین عرف محی الدین بادشاہ سلج معین الدین عبدالقادر عرف قادر بادشاہ آپ سے مولوی غلام حسین صاحب کی صاحبزادی امیر بیگم صاحبہ منسوب ہیں اور حسب ذیل اولاد ہے۔ محمد عبدالغفور صدیقی غزہ دیحجہ ۱۳۱۸ حسینی بیگم فاطمہ امہ اللہ ۳ محرم ۱۳۱۸ محمد و عبد الصبور یوسف بادشاہ فاطمہ امت الخالق احمد عبدالقدوس فاطمہ امت الرحمن ان سے حسب ذیل اولاد ہوئی۔ میر امانت علی صاحب امد سید حمید الدین امیر بیگم زوجہ سید محمد و صاحب کلی مہاں

۱	۲	۳ تاریخ وفات	۴ سنہ	۵ کیفیت
حافظہ بیگم زوجہ سید صفیر حسین چشتی	۱۲۸۵ ۲۹ ذی الحجہ	.	.	(۳۴) جیلانی بیگم زوجہ عابد یار جنگ آپ کی اولاد حسب ذیل ہے۔ سید غلام صاحب حسینی ذیقعدہ ۱۳۱۱ فرید النساء بیگم صفر ۱۳۱۱ داؤدی بیگم صفر ۱۳۱۲
محبوبہ الشاکر صاحبہ محمد عبدالرحمن	۱۲۸۸ ۲۳ محرم	.	.	مولوی غلام حسین صاحب کی لڑکی سعادت بیگم منسوب ہیں اور صبر ایک لڑکا عبد الغافر تولد ہوا۔ ۵ ابر ۱۳۲۵ مولوی غلام حسین صاحب کی چھوٹی لڑکی منسوب ہے اور حسب ذیل اولاد غوثیہ بیگم ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ قادری بیگم ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۱۸ امت اللہ بیگم رمضان ۱۳۲۰
حاجہ اکرمہ مولوی فطامہ محمد عرف حمد اللہ	۱۲۵۷ ۱۳ ذیقعدہ دوشنبہ	۱۲۳۷ ۲۷ رجب الثانی ۱۳۲۸ ۲۷ ذی الحجہ پنجشنبہ	۱۲۳۷ ۲۷ رجب الثانی ۱۳۲۸ ۲۷ ذی الحجہ پنجشنبہ	ابتداءً آپ سے بشیر النساء بیگم بنت مولوی محمد فضل علی صاحب منسوب یائین درگاہ حضرت شاہ صاحب بقعہ

۱	۲	۳	۴	۵
۱	۲	۳	۴	۵
				کیفیت
				بگیم ہوصوفہ کے بطن سے کریم النساہم تولد ہوئے۔
				بہ مرتبہ دوم۔ ساجدہ بگیم بنت سید شاہ عبدالوہاب صاحب نجوم منسوب تھیں جو اولد انتقال کیں۔
				بہ مرتبہ سوم۔ رابعہ بگیم بنت سید صلاح الدین صاحب اورنگ آبادی سے شادی ہوئی جن کے بطن سے حسب ذیل اولاد ہے۔
				محمد زکیم اللہ۔ محمد غیاث الدین عرف فضل اللہ محمد اسد اللہ۔ امت الرحیم بگیم قر النساہم صاحبہ بگیم۔ رحمت النساہم بہ مرتبہ چہارم۔ کلثوم بگیم دختر مولوی عبدالصمد صاحب فندھاری منسوب تھیں ان سے حسب ذیل اولاد

کلیفیت	روز	تاریخ وفات	تاریخ ولادت	سماء
۵ خدیجہ بیگم عرف خورشید بیگم شعبان ۱۳۲۳ء یوم شنبہ وقت شام شمس النساء بیگم عرف شہزادی بیگم ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۳ء یوم شنبہ شام کے پانچ بجے احمد معین الدین ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۱ء دس بجے شب کے۔ محمد نظام الدین ۶ ارشوال ۱۳۳۱ء یوم دو شنبہ ۳۳ ساعت شب۔ محمد عطاء الدین ۱۰ رزولقیدہ ۱۳۳۲ء روز دو شنبہ ۶ ساعت صبح۔ احمد الدین ۵ ربیع الاول ۱۳۳۵ء شہ جہاں محمد افتخار الدین ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۳۹ء خلف محمد مصباح الدین ۱۳۳۹ء یوم شنبہ از بطن امیر النساء بیگم پونے گیارہ بجے بنت محمد یار خجہاں دن کے				

آ	آینہ و لوح	آینہ و لوح	منہ	کیفیت
۱	۲۲	۲۲	۲	۵
لوگوں کے لئے	لوگوں کے لئے	لوگوں کے لئے		افضل النسا بکیم بنت نواب سلیمان و بیبا
لوگوں کے لئے	لوگوں کے لئے	لوگوں کے لئے		سے آپ کی شادی ہوئی اور ان کے بطن
و کا مینا جو دیں	و کا مینا جو دیں	و کا مینا جو دیں		حسب ذیل اولاد ہے۔
بدرجہ اعلیٰ	بدرجہ اعلیٰ	بدرجہ اعلیٰ		واحد النسا بکیم۔ ۷۔ صفر ۱۳۲۹ ہجری
				م ۵۔ فروردی ۱۳۲۸۔ ان یوم شنبہ
				محمد احسن اللہ۔ ۵۔ ابر رمضان ۱۳۳۱
				مطابق ۲۔ مہر ۱۳۲۲۔ ان یوم دو شنبہ
				الف نسا بکیم۔ ۲۵۔ جمادی الثانی ۱۳۳۲
				مطابق ۲۶۔ اردی بہشت ۱۳۲۵
				روز پنج شنبہ۔
				محمد امجد اللہ۔ ۷۔ جمادی الثانی ۱۳۳۵
				مطابق ۶۔ خرداد ۱۳۲۶۔ ان یوم شنبہ
				محمد احمد اللہ۔ ۱۱۔ ابر رمضان ۱۳۳۸
صاحب	۱۹ شوال ۱۳۲۹	فتح دروازہ	۲۲ سال کی عمر میں	قبل شادی طالعون
محمد انوار اللہ	۱۳۰۷			سے انتقال ہوا۔

۱	۲	۳	۴	۵
حضرت امام رضا کریم النساءیم زوجة خواجه محمد شهر الدین	۱۳۲۲ ۲۴ رجب بیع الثانی	۱۵ رجب ۱۴ رجب ۱۳ رجب	۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰	کیفیت
۱۳۲۲ ۲۴ رجب بیع الثانی	۱۵ رجب ۱۴ رجب ۱۳ رجب	۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰	۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰	کیفیت

[illegible]

آ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	زمانہ	کیفیت
۱	بشیر النساء بیگم عزت حرم	۲۰ سالہ	۰	مولوی سید محمد صاحب شطاری سے منسوب اور حسب ذیل اولاد ہے:- تاریخ ہائے ولادت
				سید محمود شطاری - ۱۹ جمادی الاول ۱۲۲۶ سالہ
				سید حامد شطاری - ۲۰ محرم الحرام ۱۲۲۸ سالہ
				سید حمید شطاری - ۲۹ صفر ۱۲۳۱ سالہ
				سید محمود شطاری - ۳ جمادی الثانی ۱۲۳۹ سالہ
				حمید النساء بیگم - ۱۸ ذیقعد ۱۲۳۵ سالہ
۲	بدینہ بیگم عزت جان	۳۰ سالہ	فتح دروازہ	مولوی عبدالحی صاحب سے منسوب ہیں ان سے ایک لڑکا عبدالمجید ہوا اور چھ سال کی عمر میں گزر گیا۔
				سلیمان یار خاں صاحب سے منسوب تھیں۔
۳	نجم النساء بیگم امہ الباری	۱۶ سالہ	۱۰ ربیع الثانی ۱۲۳۴ سالہ	آپ سے اولاً امت السلام بیگم بنت مولوی محمد اللہ رضا
				یوم شنبہ
				یوم شنبہ

۱	۲	۳	۴	۵
عزیز احمد صاحب مولوی محمد حسن عزیز احمد صاحب	۱۲۶۶ دوم شوال دوشنبہ	۱۳۰۶ ۱۹ شوال پہلین دیکھتہ شاہ ولی صاحب	۲ ۲	کیفیت
مولوی احمد حسین صاحب ۲۶ رجب ۱۲۹۰ مولوی نوشی فاضل	۲۶ رجب ۱۲۹۰	۲	۲	ان کے بعد فاطمہ بیگم بنت مولوی احمد شاہ صاحب منسوب ہوئیں کسی سے اولاد نہیں ہوئی سید شاہ پیر صاحب دہلوی کی صاحبزادی مریم بیگم صاحبہ منسوب تھیں اول سے حسب ذیل اولاد ہے۔ احمد حسین صاحب شریف حسین صاحب بادشاہ بیگم وزیر بیگم امیر بیگم بطن ثانی سے - سعادت بیگم - محبوب بیگم - آپ سے سید عبدالرحمن صاحب تحصیلدار کی صاحبزادی منسوب ہے ان کے بطن سے حسب ذیل اولاد ہے۔ تایخ ولادت ۲۰ رمضان ۱۳۱۲ حیدری بیگم یوم شنبہ وقت ہم صبح

۱	۲	۳	۴	۵
۱	۲	۳	۴	۵
				کیفیت
				۵
				۲۶ شوال ۱۳۱۶
				محمد حسین خان نظامیہ
				۹ ربیع الاول ۱۳۱۹
				جمیلہ بیگم
				۲۹ شوال ۱۳۲۲
				عمن بیگم
				۲۲ جمادی الاول ۱۳۳۳
				اولاد حیدری بیگم
				۵ ربیعہ ۱۳۳۸
				عائشہ بیگم
				رحمت النساء بیگم صاحبہ بنت مولوی
				محمد اکبر صاحب منسوب تھیں ان کے
				بطن سے ایک لڑکا ہوا۔
				۲۹ شوال ۱۳۲۳
				محمود حسین
				برترتہ دوم نور شید بیگم سے شادی
				ہوئی ان سے حسب ذیل اولاد ہے۔

صاحب
مولوی شرفیہ
بیک صفر ۱۳۳۰

۱	۲	۳	۴	۵
بادشاہ بیگم	۱۲۸۹ بیج الاول	۱۲۸۹ شوال ۱۲	محبوب آقا واقع	علی حسین ۲۳ ۲۵ رمضان ۱۳۲۵
وزیر بیگم	۱۲۹۲ چاوی الثانی	.	تلا بید عالم	صدیق حسین + مولوی عبدالقدیر صاحب سے منسوب اولاد کی حالت مولوی عبدالقادر رضا کی فہرست ملاحظہ ہو۔ سید الطاف الرحمن صاحب سے منسوب اولاد حسب ذیل ہے۔ سید محمد اشفاق الرحمن - ۲۴ رجب ۱۳۱۰ سید محمد انوار الرحمن - ۲۵ صفر ۱۳۲۲ سید محمد خلاق الرحمن - ۱۲ بیج اول ۱۳۳۴ ملکہ بلقیس سلطان جان بیگم - ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۳۰ مولوی محمد عبدالمقتدر صاحب سے منسوب اولاد کا حال مولوی عبدالقادر صاحب کی فہرست میں مذکور ہے۔ عبدالشاکر صاحب سے منسوب ہیں
امیر بیگم	۱۲۹۵ صفر	.	.	.
سادت بیگم	۱۲۸۵ صفر	.	.	.

۱	۲	۳	۴	۵
ایک سالہ	دو سالہ	تین سالہ	چار سالہ	پانچ سالہ
محبوب بیگم	۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۰۳۰ھ	۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۰۳۰ھ	درگاہ شاہ خاموش صاحب	ان سے ایک لڑکا ہے۔ عبدالغافر ۱۵ رجب سنہ ۱۰۳۵ھ
صاحب مولوی محمد رفیع اللہ عرف عبدالوداد	۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۵ھ			کی فہرست میں مذکور ہے۔ آپ سے میر شجاعت علی خاں عرف حاجی میاں کی صاحبزادی خیر النساء بیگم منسوب ہیں ان سے حسب ذیل اولاد ہے۔ عبد الغنی محمدی بیگم از بطن رابعہ بیگم عرف شرف بیگم۔ شب نجم صفر سنہ ۱۰۳۷ھ محمد عبدالرشید فضل اللہ سنہ ۱۰۳۸ھ بجے روزِ شنبہ الحاکم سعید اللہ سنہ ۱۰۳۹ھ شعبان روزِ شنبہ وقت صبح ۵ بجے بطن ثانی سے۔ محمد عبد الحمی

۱	۲	۳	۴	۵
محمد بن الغنی عن غلام فی صفا	۱۲۹۹ ۲۲ صفر	۱۳۰۱ ۲۲ جمادی الاول	مقبور فقیحہ	محمد عبدالقیوم یئین بیگم عن ہنی بی عالم شباب میں انتقال ہو گیا شادی نہ ہوئے پائی۔
محمدی بیگم	۱۳۰۱ جمادی الثانی	.	.	سید شہاب الدین صاحب تحصیلدار سے منسوب ہیں۔
محمد عبدالرحیم صاحب	۱۳۰۵ ۳ شوال	.	.	بدر النساء بیگم دختر مولوی محمد اکبر صاحب منسوب ہیں۔
یئین بیگم محمد عبدالقیوم	۱۳۰۹ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۲۴ ۲۲ صفر	.	.	محبوب حسین صاحب سے منسوب ہیں زیر تعلیم ہے۔

کیفیت خیران حضرت مولوی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم

جملہ بیگم صاحبہ غرفہ طلبہ بیگم احمد صاحب زور بیگم صاحبہ ری بیگم صاحبہ شفا اور بیگم صاحبہ	۱۳۰۵ ۱۲ رمضان دوشنبہ	۱۳۰۹ ۲۴ شوال	محمد حضرت سید شیخ صاحب واقع محلہ دبیر پورہ حیدر آباد	آپ کو حسب ذیل اولاد ہے۔ سید غلام عسکری صاحب سید صلاح الدین صاحب محمدی بیگم صاحبہ قادر بیگم صاحبہ
---	----------------------------	-----------------	---	--

۱	۲	۳	۴	۵
مولوی سید غلام محمد صاحب	۵ ذی الحجہ ۱۲۴۱	.	.	از بطن محمد النسا بیگم - حسب ذیل اولاد ہے سید ابوالخیر - جمیلہ بیگم - عایشہ بیگم -
مولوی سید صاحب محمد الدین	غزوہ شعبان ۱۲۴۲	.	.	از بطن زینت النسا بیگم بنت مولوی محمد حمید الدین صاحب مرحوم -
				سید بہار الدین سید علاء الدین سید وہاب الدین فاطمہ بیگم زہرا بیگم صاحبہ بیگم از بطن چاندنی بیگم -
				سید غلام محمد الدین سید غلام مصطفیٰ الدین سید غوث محمد الدین سید سلطان محمد الدین سید قادر محمد الدین محبوب بیگم حکیمہ بیگم - جیلانی بیگم - شطاری بیگم حضرت محمد حسن کلیمی کی صاحبزادی آپ سے منسوب ہیں اور ان کے بطن سے حسب ذیل اولاد ہے -
مولوی سید صالح الدین صاحب	جلادی ۱۲۴۶	.	.	

۱	۲	۳	۴	۵
۱	۲	۳	۴	۵
نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدفن	کیفیت
عبد الباقی شطا۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ				نام
عبد الزروق شطای۔ ۸ رجب ۱۳۱۲ھ				سنہ ولادت
عبد الغفار شطاری۔ یکم جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ				سنہ وفات
ہاجرہ بیگم۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۱۵ھ				مدفن
مولوی غلام محمد صاحب سے منسوب				کیفیت
اور ان سے حسب ذیل اولاد ہے۔				
محمد عبدالقوی۔ ۱۲۷۸ھ				
محمود النساء بیگم۔ ۱۲۸۳ھ				
ان سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔				
مریم بیگم عرف ہدایت بیگم۔ ۸ شوال ۱۲۸۹ھ				
زود خواجہ محمد محی الدین خاں جنا۔ شب شنبہ				
آپ سے حسب ذیل اولاد ہے۔				
سید یوسف حسینی صاحب				
سید حیدر حسینی صاحب				

کثیف	کثیف	کثیف	کثیف	کثیف
۵	۴	۳	۲	۱
آمنہ بیگم منیر النساء بیگم آپ سے حسب ذیل اولاد ہے واجد علی عرف غلام غوث صاحب مختار النساء بیگم مکرم النساء بیگم مظم النساء بیگم آپ سے صرف ایک لڑکا عبدالرزاق عرف غلام یحییٰ تولد ہوا آپ سے حسب ذیل اولاد ہے زینب بیگم زوجہ میرا نٹ علی صاحب خیر النساء بیگم زوجہ مولوی حسن احمد صاحب	حب مقبورہ کو دشا ۱۲۹۳ الربیع الاول جمعہ ۱۳۱۵ جادی الثانی دعا حضرت برہنہ صاحبہ ۱۲۹۴ ربیع الاول جمعہ	۱۲۶۳ شعبان ۱۲۹۳ الربیع الاول جمعہ ۱۳۱۵ جادی الثانی دعا حضرت برہنہ صاحبہ ۱۲۹۴ ربیع الاول جمعہ	۱۲۶۳ شعبان ۱۲۹۳ الربیع الاول جمعہ ۱۳۱۵ جادی الثانی دعا حضرت برہنہ صاحبہ ۱۲۹۴ ربیع الاول جمعہ	خدیجہ بیگم صاحبہ محمود علی صاحب شمس النساء بیگم زوجہ محمد عبدالصاحب درواہ بیگم زوجہ حمید الدین صاحب

تقریظ عالیجناب لانا مولوی حاجی محمد عبدالقادر صاحب قلم حرم

کتابت اللہ تعالیٰ علیہ السلام علیہ السلام

الحمد لله جلیل الشان رفیع المکان عظیم البرهان خلق الانسان
 علمه البیان والصلوة والسلام علی سید ولد عدنان الذی انزل
 علیه القرآن وعلی الله واصحابه الذین مهدوا قواعد الایمان
 اما بعد کتھا ہے عبد ضعیف فقیر حقیر المعترف بالذنب والتقصیر محمد عبدالقادر
 صدیقی نسباً و مجددی مشرباً کہ اس آدان خیر اقرآن میں سعادت مند اقبال
 نشان عزیز از جان نور الاعیان مولوی محمد شمس الدین صاحب ابن اخویم
 محترم صاحب الفضل والہم مولانا مولوی محمد حمید الدین صاحب مغفور نے
 ہمارے اجداد کے واقعات و حالات مختصر تحریر فرمائے ہیں شروع سے آخر
 تک دیکھا گیا سب صحیح و درست ہیں کوئی فقرہ محل تردد نہیں ہو جزاۃ اللہ
 فی الدارین خیر الجزاء یہ واقعات ایسے عمدہ اسلوب سے لکھے گئے ہیں کہ
 آئندہ تمام خاندان کی اولاد و احفاد کے لئے کار آمد اور ایک وثیقہ ہوا ہے
 شکو اللہ تعالیٰ سعیدہ والصلوة والسلام علی خیر الانام فقط تحریر مجاہد الاول
 سقر علیہ السلام تحفیظ مترشم کلکے احی سکا بانی سجادہ نشین جان فطشہ
 مجد الدین شطاری القادری سندیا ب لوی فاضل غفر اللہ الا عظم الاجل
 تحمید فراوان و تمجید بے پایان مصلح ازلی و واضح ابدی را سز کہ ذات

ستوده صفات و رافع سماوات و خافض زمینات واقع و لایع شده -

منظوم

رموز آموز عقل سخت میوند	شناسائی ده جان غرومند
جواهر بخش حکمت های باریک	بروز آرزو شب های تاریک

باز تحفه در و ذمامد و دبا سلام خانی و روحانی پیام بابر گاه فلک اشتباه
حضرت خیر الانام احمد و محمد نام - محبوب و محمود مقام صلوات الله الغریه
السلام علیه و علی الله و اصحابه الی یوم البعث والقیام - ثنوی -

گنجینه کیمیا عالم	پیش از همه از وجود آدم
شد شکر آسمان غلاش	حلال عقود گشته نامش
مجدیت غلام سرفاده	نظر ز کرم بر ایستاده

و بعد بر ضار فیوض آثار نفوس دانش - و شمس بنیش مخفی و متواری
نماناد بل چشم بصیرت و عین بصارت را مژده بواد که اندرین آوان
فضل اقران این نسخه تاریخی مصنفه عزیز می مولوی محمد شمس الدین صاحب
صدیقی که تنویر بخش هر تاریکی است شائع و ذائع شده لفظاً بایعبارة
و حکایت بوده و مغنا سرمایه خبرت و هدایت بمنطوق مستلزم الوثوق -

خوش تر آن باشد که سر دلبران	گفته آید در حدیث دیگران
مجدعبرت را بس است این اشان	کار خود کن از تکلف با زبان

نظم تاریخی

صبحدم کرد و ریخته ادراک
 شاپر طبع خویش تن دیدم
 بسند برقع کشاده و سرمست
 گاه اندیشه ناک و حیران و ش
 گاه چیں حبس و آزار یافت
 گاه ابر و کشاده از دریافت
 رفتم آهسته پیش و نبودم
 خنده آمیز و چیں با بر و گفت
 چیت کاندر چیں دم آمده
 نقش شمس دین چو آمده
 فیض الله و فضل و منظر مجید
 منور انور و ضیاء منیر
 فتح و نصرت چو شد بر آمدات
 قادر مقتدر قدرت کرد
 اقربایت همه رشید و حکیم
 قوی اقبال حیدری با است

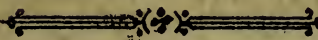
نگریستم به ساحت افلاک
 رسته از قید آب و آتش و خاک
 نیم پوشیده حلقه و بیاک
 که عبارت نور و در غم ناک
 زده بر فهم طغنه امساک
 غزل شکر خوانده برادر اک
 خویش را در مقام استدر اک
 کاس کهن مجد دین من دراک
 که نفس راست از شد آمد باک
 هست تاریکی باعث خفاک
 عسکر حافظ است باز چه پاک
 بدر و قمر مست دوز در فراق
 یوسفی زیب و زینت افلاک
 هم بهاد و افتخار لیس سواک
 حجت و قیوم در صلاح و علاک
 محی دین غوث و هم معین افلاک

قادری در ظهور چوں سلطان
 اکبری شان فیض گرداند
 شان و تاجی نطق تو دارد
 حامی احمد مع حسین شریف
 هست فکر است اگر بگوی و پوش
 تلخ گردیده گفت گوش بباش
 شمس دینم سراج نجم بمن
 مشرق دودمان من زلف
 خوش به بینی مصفا تم را
 کیست آل کز جمیله انوارم
 مجد محفت مصدقا کاشمس
 گر طرازی دمی دهد کلکست
 گوهرت دست برده از دریا
 گرزند لطف تو در آتش دم
 چوں کند نام تو بجا تم نقش
 والد نیت حمید و خورشید اند
 چهل و سه صد و یک هزار چو رفت

هم اسد خود غیاث رافع پاک
 تو وحید بدیع خواجہ تیاک
 زین گرفتگی به نطق عرصه خاک
 بهر خل عقد و صد پیاک
 محرم مجد بشنوی در آک
 نطق را مهر کن مشوسفاک
 می نماید جنید خود در شاک
 مطلع شمس بوده نه ز مناک
 ز سبک شهرت تابناک
 عایشه و شمس نمی کند ادراک
 صیت محمود دست در آملاک
 خوشه لؤلؤاں چو خوشه تاک
 سایه ات نور بسته بر فتراک
 ماهی از کوره می کشد سکاکی
 خامه دزد و عطار داز حکاک
 نور الله شمس فی الافلاک
 کردی تالیف ایس بلا امساکی

عیسوی سال (فضل غیب) آمد
 سینه فضل بسین ^{۱۹} محمد (ابا)
 شمس دین (مجد) از شینای نور
 بحر و تم نه پوش در آن فغلیس
 عزم از عجز خویش تن به خدا
 (مجد) باشی میان خوف و جا
 باز بانفس خویش گو- قهراً
 می زند و مبدم چو مرگ و اهل
 ثم قولي شفيعي مولا ئی

نظم مجذبات همچو خوشتر تاک
 (گلشن شمس دین شود نناک)
 ز خضیض سبک بر آوج سماک
 که ز قوس الهیاریافت شرک
 اِستَجِبْ دَعْوَتِي وَرُوحِي فِداك
 اِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ وَهُوَ يَرَاكَ
 وَاعْبُدِي وَاشْكُرِي لِمَنْ رَبَّكَ
 هَيَّئِي مَا اسْتَطَعْتُ قَبْلَ هَلَاكِ
 نَجِّنِي عَنْ سَعِيرِ رُوحِي فِداك



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

————— ﴿ ۱ ﴾ —————

بفضلہ تعالیٰ خاکسار نے سب سے پہلے حضرت قبلہ والد مرحوم جناب
 مولوی محمد حمید الدین صاحب مرحوم کے نانا حضرت حکیم غلام حسین صاحب
 مرحوم کے حالات میں ایک رسالہ موسوم بہ یادگار شمسہ مرتب کیا تھا
 جس میں ایک بڑا شجرہ خاندانی بھی منسلک تھا لوگوں نے اس رسالہ کو بہت
 پسند کیا اور خاندان کے بزرگوں نے اس کے صحت کی تصدیق کی چنانچہ عیون
 مولوی حاجی محمد عبدالقادر صاحب مرحوم اور حضرت سید شاہ شیخ احمد صاحب
 شطاری نے تقریظ لکھی اور حکیم صاحب کے شاگردوں سے جناب نواب
 باقر نواز جنگ بہادر نے بھی سبیطرائے ظاہر کی اور تعریف لکھی اس کے بعد
 رسالہ ہذا کی ترتیب کے جانب میں نے توجہ کی جس کا تعلق خاص ہمارے خاندان
 سے ہے کم و بیش دیر سے سو برس کے حالات اسمیں درج ہیں اور تقریباً ایک ہزار
 اشخاص خاندان کے اسماء اسمیں لکھے گئے ہیں منجملہ انکے (۵۲) افراد خاندان کے
 تفصیلی حالات بیان کئے گئے ہیں جس میں تاریخ تولد و طریقہ تعلیم و حالت ملازمت
 و ترقیات عامہ و نتیجہ امتحانات بوالہ جراید سرکاری یا استاد مکذرج ہر سیرالہ
 سالہ میں مرتب ہو چکا تھا جس کو آج چوبیس سال ہوتے ہیں چنانچہ جناب
 مولوی محمد عبدالقادر صاحب نے اس رسالہ کو ملاحظہ فرمانیکے بعد تقریظ بھی تحریر

فرما دی تھی جسکی نقل جنبہ درج ہے۔ جناب میرے لوسی حبیب علیشاہ صاحب بھی
رسالہ ملاحظہ فرما کر پسند کیا اور فرمایا کہ میرے پاس بھی جو مواد موجود ہے میں آپ کے
دیدتیا ہوں آپ تکمیل کر لیجئے مجھ کو اب علیحدہ طور پر کسی رسالہ کی ترتیب کی ضرورت
باقی نہیں رہی شاہ صاحب موصوف ہی کے مواد کے انتظار میں سالہ تاریخ شمشیر
ہذا کسی مفید کارروائی کے یوں ہی دھڑلہ میری تعیناتی ضلع پر پونیسے شاہ صاحب
کی خدمت میں یاد دہی نہ ہوگی شاہ صاحب کا انتقال ہو گیا اور چند سال کے
گزرنے پر انقلاب عظیم ہو گیا از سر نو رسالہ کی تکمیل و نظر ثانی کی ضرورت واقع ہوئی
اور اس عرصہ دراز میں میں نے اخلاقی مضامین کے پچیس رسالے شائع کر دیئے لیکن
تاریخ شمشیر کی تکمیل کی نوبت نہیں آئی بالآخر خاندان کے بہت سے بزرگوں کے ہمراہ
سے از سر نو نظر ثانی کی گئی اور مضامین کے کم و بیشی کے بعد طبع کیلئے رسالہ دیا گیا
بھلا اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کا وقت آگیا اگر کوئی اس کا کسی شجرہ میں متروک
ہو گئے ہوں یا کوئی اور قسم رہا ہو تو اس غلطی کے بابت میرا قصور معاف فرمایا جا
اور دعاے خیر سے یاد کیا جاوے وَمَا أَسْأَلُكَ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَرِيَ إِلَّا
عَلَى رِبِّ الْغَلْبَيْنِ تحریر ۲۰ صفر المظفر ۱۳۴۱ھ ہجری۔

محکم شمس الدین صدیقی

منصف و طیفہ یاب حسن خدمت سرکار عالی
ساکن محلہ کالی کمان فرخندہ بنیاد حیدر آباد

نہایت افسوس ہے کہ اس کتاب کے طبع ہو جانیکے بعد بتایا کہ ۲۳ صفحہ ۱۲۴
 یوم یکشنبہ بعد مغرب بزرگ خاندان جناب مولوی محمد خیر المبین صاحب نے
 ایک عرصہ کی علالت کے بعد انتقال فرمایا جب یہ خبر بارگاہ خسروئی میں
 پہنچی تو جہاں پناہ نے بید افسوس ظاہر کیا اور مرحوم کی تعریف فرمائی
 اور ارشاد ہوا کہ تجھیز و تکفین سے لیکر حلیم تک جملہ رسوم منجانب سرکارِ عمل
 میں لائے جائیں۔

اکثر مجمع کے ساتھ افضل گنج کی مسجد میں نماز جنازہ ادا ہوئی حضرت اقدس ^{علیہ}
 نے بھی افضل گنج کے راستہ سے جنازہ ملاحظہ فرمایا جنازہ سے آگے آگے کوٹوالی میں
 کا ایک جوق بھی ہمراہ تھا نماز میں اور بوقت تدفین مولوی صاحب کے
 نواب انظر جنگ بہادر منتظم پیشی حضرت اقدس و اعلیٰ و میجر عثمان یاد و اللہ
 سپہ سالار فوج آصفی۔ نواب صادق جنگ بہادر نواب صر نواز اللہ
 نواب رحیم یار جنگ بہادر مولوی محمد علی صاحب صد زناظم کوٹوالی اضلاع
 مولوی محمد اسد اللہ صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بدہ بھی تھے
 کوٹوال صاحب بدہ اور سرسین سلطنت بہادر شیکار جنازہ کے ہمراہ اور
 مقبرہ میں بھی موجود تھے حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ شیعیت علی شاہ صاحب
 قبایع کثیر خادموں اور مریدوں کے گھر سے مقبرہ تک کھاندا دیے ہوئے
 ساتھ تھے نماز بھی حضرت ہی نے پڑھائی زیارت بھی اکثر مجمع کے ساتھ افضل گنج

کی مسجد میں ہوئی۔

جناب سید محمد صاحب بغدادی مرحوم کے مقبرہ واقع امام علی میں بروز روز
ساڑھے گیارہ بجے دن کے شیخ السادات کے بازو تدفینِ غل میں آئی
مولوی صاحب کے انتقال سے لوگوں کو سخت رنج ہوا مقامی اخباروں
نے اظہارِ رنج کیا اور مولوی صاحب کے حالاتِ زندگی لکھے۔ فقط
—۔ تا تحریر ۲۶ صفر المظفر ۱۳۳۱ھ —۔

فضیلِ علم

دنیا میں صحت اور عافیت کے بعد علم سے بہتر انسان کے حق میں
 کوئی چیز نہیں ہے علم ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر خدا کو ہم پہچان
 نہیں سکتے نہ اُسکے احکام سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں دنیا میں کئی
 ترقی کر سکتا ہے مسلمانوں نے علم ہی کی وجہ سے حیرت ناک ترقیاں
 کیں اور عرصہ قلیل میں بڑے بڑے ممالک پر قبضہ حاصل کیا آج یورپ
 میں جو ترقی نظر آتی ہے اس کے اسباب محض علوم و فنون ہی ہیں
 بزرگان دین نے جو اعلیٰ مدارج حاصل کئے اسی علم کی بدولت غرض
 دین و دنیا کی ترقی کے لئے علوم و فنون درکار ہیں خدا کا شکر ہے کہ
 کہ ہمارا خاندان کبھی علم سے محروم نہیں رہا ہمارے خاندان کے جدِ اعلیٰ
 مولانا عبدالقادر صاحب محی الدولہ اول اور آپ کے بھائی مولانا مولوی
 جعفر یار خاں صاحب محی الدولہ دوم نے محض سچے علمی اور خداقت طبعی
 کی وجہ سے بارگاہ سلطانی میں ممتاز جگہ پائی اور تقرب خاص حاصل کیا
 عزت یار خاں بہادر محی الدولہ ثالث بھی ایک حاذق طبیب اور
 باعمل عالم اور نامور محدث تھے۔

مولوی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم اور آپ کے برادران و صاحبزادگان
اور نیز مولوی محمد عبدالرحیم صاحب اور آپ کے بھائی و صاحبزادگان
بھی اپنے زمانہ کے تعلیم یافتہ اور فاضل وقت تھے۔

مولوی محمد فضل اللہ صاحب ایسے فاضل و متقی تھے کہ جن کو نواب
سر سالار جنگ بہادر وزیر اعظم نے میر مجلسی عدالت العالیہ کے لئے
منتخب کیا اور پیشگاہ سلطانی سے منظوری حاصل فرمائی مولوی صاحب
موصوف کے خسر حضرت حکیم غلام حسین خاں صاحب ایسے کامل فرد
اور جید عالم تھے کہ راجہ چند لال بہادر نے نظامت دیوانی بزرگ
کے لئے آپ کا انتخاب فرما کر چند علماء کے ساتھ نواب ناصر الدولہ بہادر
کے پیشگاہ میں پیش کیا بہادر مدوح نے یہ فرما کر کہ حکیم غلام حسین خاں صاحب
صورۃ و سیرۃ سب میں بہتر معلوم ہوتے ہیں نظامت پر مامور فرمادیا۔
اس رسالہ کے صفحہ ۵۵ و ۵۶ میں جناب مولوی سید صدیق علی صاحب

مرحوم اور آپ کے بھائیوں کا نام بھی آیا ہے جناب مدوح جس شان اور
مرتبہ کے بزرگ گذرے ہیں بہت کم اشخاص اس سے واقف ہوں گے
حقیقت یہ ہے کہ مرحوم موصوف بڑے باخدا اور عاشق رسول خدا صلی
علیہ وسلم اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خاص خادین سے تھے
علوم عربیہ کے بحر موج اور فن شاعری کے ممتاز فرد اور یکے صوفی تھے

لیکن آپ اپنے فضل و کمال کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے تھے اور اپنی بزرگی کی تشہیر ہونے نہیں دیتے تھے اس لئے آپ کی شہرت نہیں ہوئی آپ کی بزرگی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جناب مولوی حاجی حافظ سید صاحب مرحوم مشہور واعظ اور باعلیٰ عالم جیسے کامل فرد حضرت سید صدیق علیضاً ہی کے فیض یافتہ تھے آپ کے برکات ہی کا اثر ہے کہ خاندان کی ایک ایک فرد مولوی عالم مولوی فاضل ہو گیا مولوی سید عمر صاحب ایک برگزیدہ فرد اور خوش بیان واعظ تھے آپ کی بے وقت اور ناگہانی موت پر لوگوں کو بڑا افسوس تھا کہتے تھے کہ ایسا پر اثر اور دلچسپ وعظ کون کرے گا شکر ہے کہ وہی اثر اور وہی دلچسپی آپ کے صاحبزادے جناب مولوی سید محمد بادشاہ صاحب کے وعظ و بیان میں خدا نے عطا فرمائی۔

۱۲۹۴ھ کے بعد جب باقاعدہ امتحانات کا سلسلہ اس ملک میں شروع ہوا اور ملازمت کے لئے امتحانات کی کامیابی لازمی قرار دی گئی تو ہمارے خاندان کے لوگوں نے بھی شریک امتحان ہو کر کامیابیاں حاصل کیں۔ جن لوگوں کے حالات و واقعات اس رسالہ میں مندرج ہیں یا جن اصحاب کا نام اس کتاب کے کسی شجرہ میں لکھا گیا ہے انیسے کامیاب افراد کے چند نام تبصریح امتحانات بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں۔

کامیابان علوم مشرقیہ

مولوی محمد عبدالقدیر صاحب فنیہ کلیہ جامعہ عثمانیہ - مولوی فاضل - منشی فاضل -
مولوی محمد عبدالمتقد صاحب س میدک - مولوی فاضل -

مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مدرس الہندو - ایضاً

مولوی محمد اسد اللہ صاحب ناظم اول عدالت جدری - منشی فاضل مولوی عالم جوڈیشل بدرجہ
مولوی احمد حسین صاحب گارہنتہ اعراض نیازت - منشی فاضل - مولوی -

کامیابان امتحان جوڈیشل و کالت

کامیاب امتحان جوڈیشل بدرجہ اولیٰ و کامیاب
مولوی سید بہار الدین صاحب ری منصفیہ { امتحان سرتر مال منشی عالم - مولوی

کامیاب امتحان جوڈیشل بدرجہ اولیٰ و کامیاب
مولوی محمد عبدالحی صاحب منصف { امتحان سرتر مال منشی فاضل و اردو فاضل

مولوی سید محمد صاحب شطاری - جوڈیشل درجہ اولیٰ -

مولوی محمد فتح اللہ صاحب صدیقی - وکالت و جوڈیشل

محمد شمس الدین صدیقی - - - ایضاً ایضاً

مڈل پاس شدگان

مولوی شریف حسین صاحب صدیقی - مڈل - منشی -

مولوی محمود حسین صاحب صدیقی - مڈل -

مولوی انوار الرحمن صاحب۔ مڈل۔

مولوی سید ابراہیم حسینی صاحب۔ مڈل۔

میٹرک پاس شدگان

مولوی محمد حامد علی صاحب ناظم عدالت۔ میٹرک و کامیاب امتحان سرشتہ مال۔

مولوی محمد عبد الصبور صاحب صدیقی۔ میٹرک۔ منشی و کامیاب امتحان
مختصر نویسی انگریزی وغیرہ

مولوی محمد عبدالحی صاحب مصنف۔ میٹرک۔

کامیاب شدگان ایف۔ اے

مولوی محمود عالم صاحب۔ ایف۔ اے۔

مولوی محمد حسین صاحب صدیقی۔ ایف۔ اے۔

کامیاب امتحان بی۔ اے و ایم۔ اے وغیرہ

نواب محی الدین یار جنگ بہادر۔ بی۔ اے۔ بیرسٹراٹ لا۔

نواب محمد سعد الدین خاں بہادر۔ بی۔ اے۔ بیرسٹراٹ لا۔

نواب محمد نصیر الدین خاں بہادر۔ ایم۔ اے۔ بیرسٹراٹ لا۔

مولوی محمد محبوب علی صاحب پروفیسر فائنون۔ بی۔ اے۔

نواب محمد فرید الدین خاں بہادر۔ کامیاب امتحانات راحت جٹکاوی سال ۱۹۱۰ء

مولوی محمد مصام الدین صاحب صدیقی۔ کامیاب امتحان اول سرس امتحان اعداد و شمار۔

اعداد و شمار کا کام سیکھنے کیلئے آپ ۲۲ الف میں بمقام کلکتہ بھیجے گئے تھے وہاں آپ نے محنت و دہچسپی کے ساتھ کام کیا جس کی وجہ سے سرکار عظمت نے آپ کے کام و لیاقت کی تعریف کی اس لئے منجانب سرکار عالی آپ کے قابل قدر خدمات کی نسبت اظہار خوشنودی فرمایا گیا ملاحظہ ہو جو مرین
 جزو اول مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۲۲۲ھ ص ۸۰

صحت ۱۲۱۳ شمسیہ بہ بہ مولوی محمد مسعود اللہ صاحب دلفی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۲۲	۱	ک	س	
۲۳	۸	شیخ ابوبکر محمد	شیخ ابوبکر احمد	
۲۴	۲	امام حسن	امام حسین	
۵۵	۷	زینت النساء بیگم	زیب النساء بیگم	
۵۱	۴	تقریب	تقرب	
۷۵	طر آخر	۱۲۳۲ھ	۱۲۳۲ھ	
۱۴۷	۸	از	وز	
۱۴۸	۱۱	آمدہ	آمدہ	



$$72 \frac{145}{72} \times 50$$





31761 6.000.065

CT
1504
S46
1922